



اقراء کتابک

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

تذکرہ عظیم حیات جاوید الی

اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ جناب سید برکت علی شاہ صاحب قادری

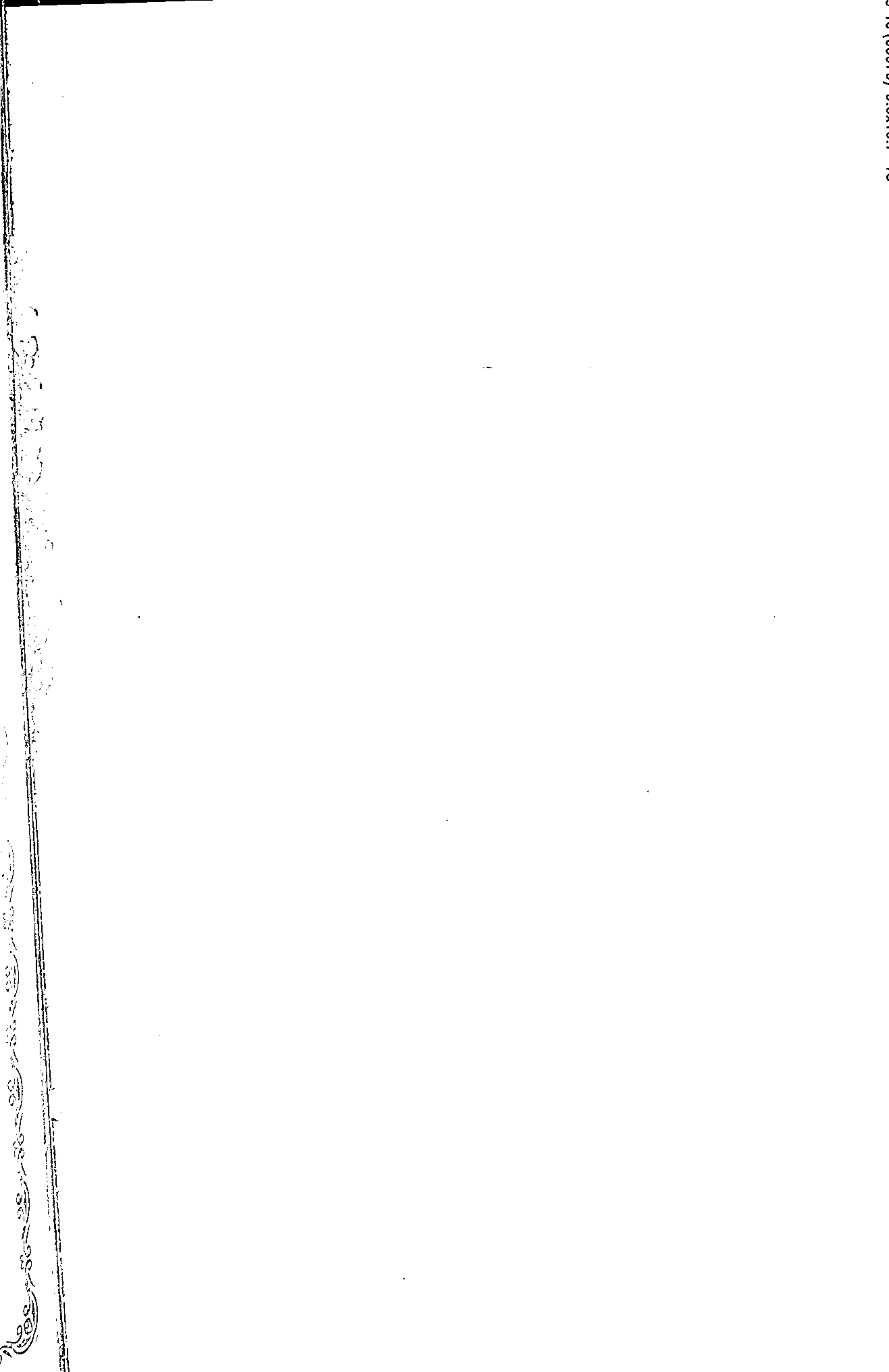
یعنی

تذکرہ سفر نور الہی ومصطفائی

بانیل حضرت جناب پیر سید فیض محی الدین شاہ صاحب قادری

تالیف وترتیب

امراء الوقت جانشین حضرت پیر سید اشفاق محی الدین شاہ صاحب قادری



بانیض

نشانِ قلب

با برکت

اقراء کتابك

الْم ۝ ذَلِكِ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝

الم یہ کتاب ایسی ہے جس میں کوئی شعبہ نہیں راہ بتلانے والی ہے متقیوں کو۔

تذکرہ عظیم حیاتِ جاوداں

اعلحضرت شیخ المشائخ جناب سید برکت علی

شاہ صاحب قادری

یعنی

تذکرہ سفرِ نورِ الہی و مصطفائی

جلد نمبر 1

باطفیل حضرت جناب پیر سید فیض محی الدین شاہ صاحب قادری

تالیف و ترتیب

امر الوقت جانشین حضرت پیر سید اشفاق محی الدین شاہ صاحب قادری

سلسلہ عالیہ قادریہ فاضلیہ با برکت بانیض

کوٹ شریف غربی چک نمبر 477 گ۔ ب، تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد۔

کتاب
تاریخ
۱۳۲۸ھ

جملہ حقوق محفوظ بحق

دربار عالیہ قادریہ فاضلیہ بابرکت بانفیض

تالیف و ترتیب :-

جانشین جناب حضرت پیر سید اشفاق محی الدین شاہ صاحب قادری

نام کتاب :- تذکرہ عظیم حیات جاوداں

اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ جناب سید برکت علی شاہ صاحب قادری

یعنی تذکرہ سفر نور الہی و مصطفائی

کپیوزنگ :- خادم محمد ابوبکر اعجاز قادری

مالی معاونت :- خادمان کوٹ شریف (لاہور)

500 فسٹ ایڈیشن :-

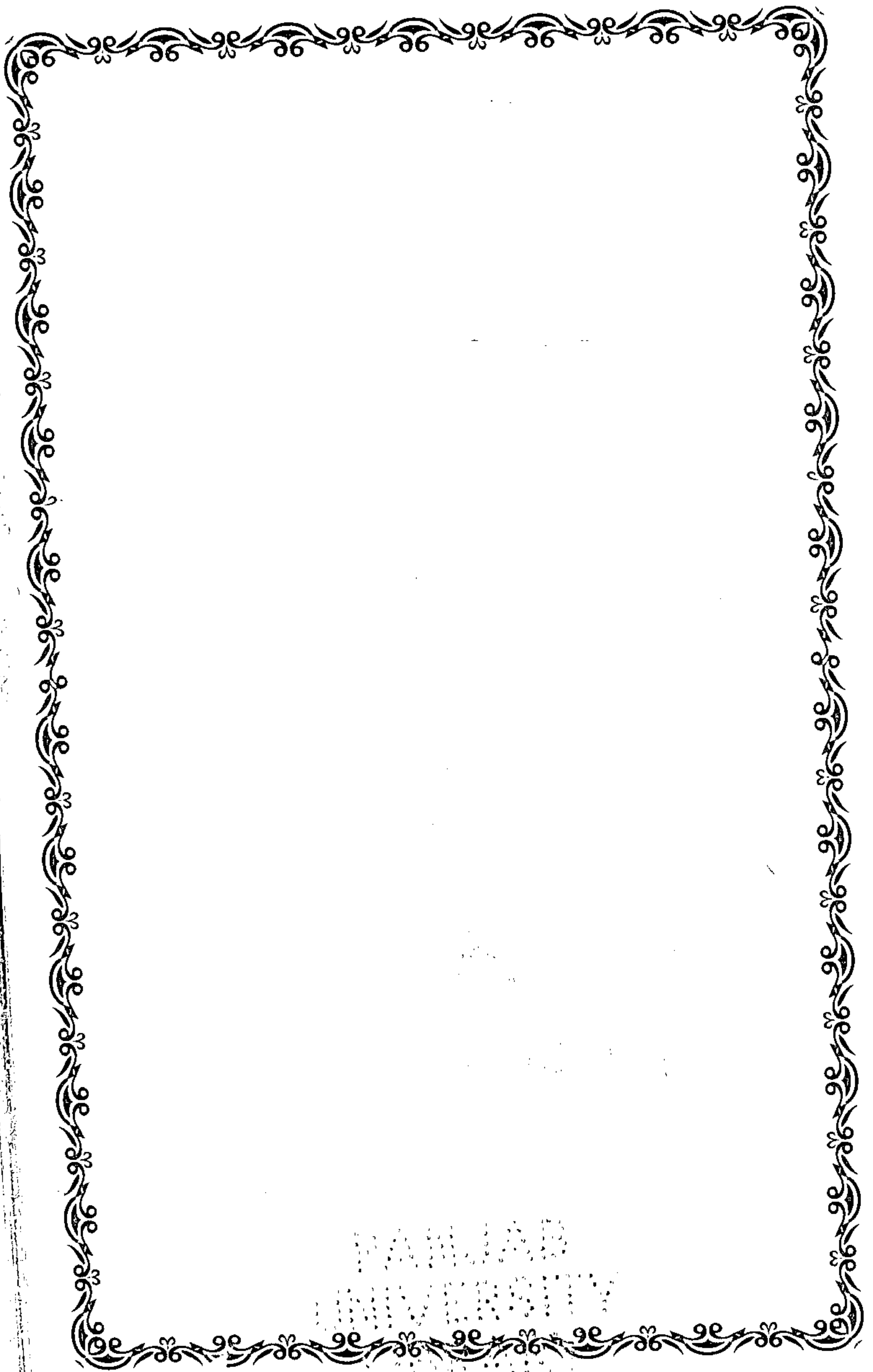
سن اشاعت :- ستمبر 2016

بابرکت یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً لله بانفس

نبیاں پیغمبراں نوں جیہدیاں ایڈیکاں سن ازلاں توں
ترس دے چلے گئے اوہ دنیاں توں

اہو

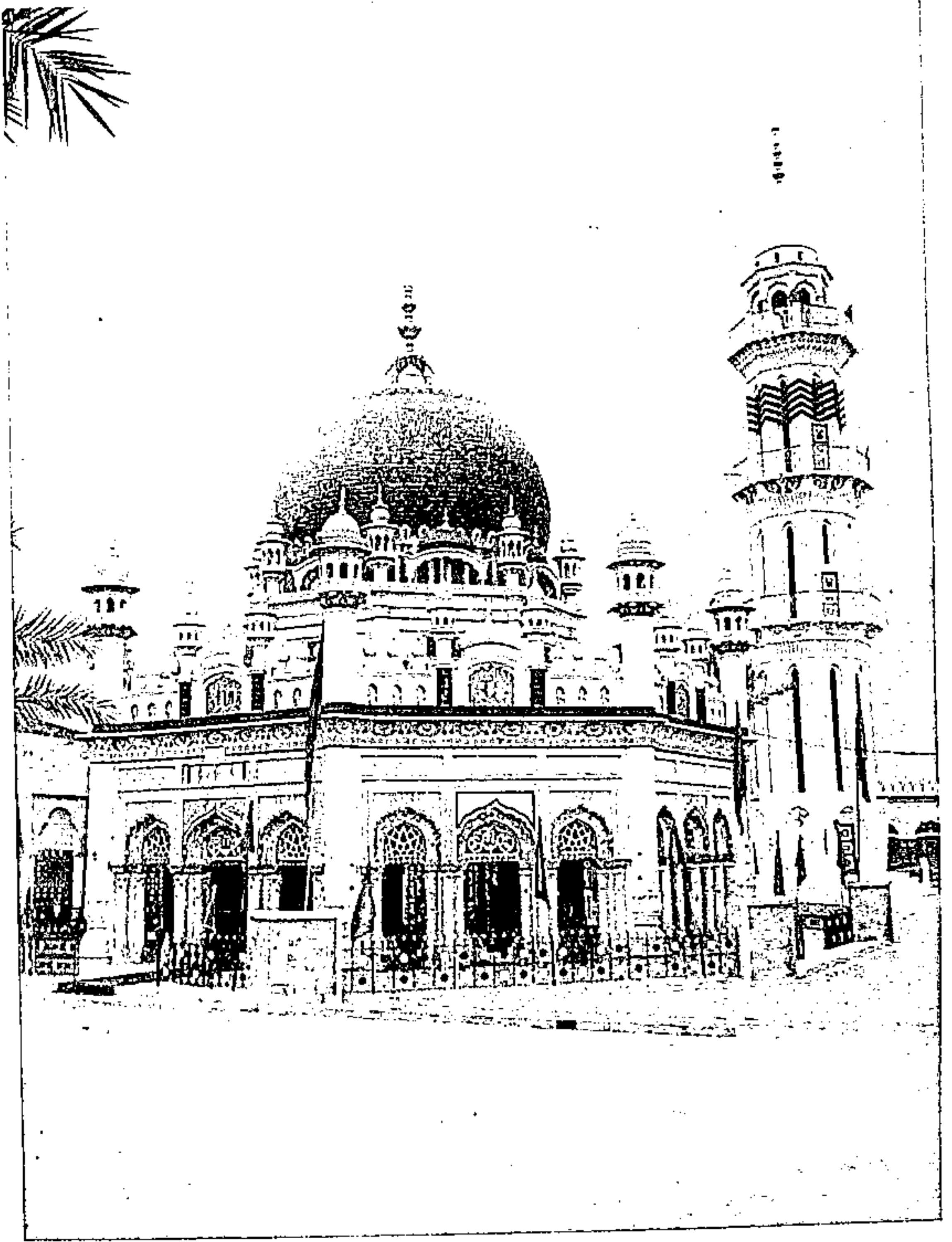
آگیا آگیا آگیا نی جیہدے دیکھن داسی مینوں چا سیو
عربوں آبخداد وسایا پاکستان وچ آ ڈیرہ لایا



تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے
 عقلِ غیب و جستجو! عشقِ حضور و اضطراب!



مکتبِ عشق



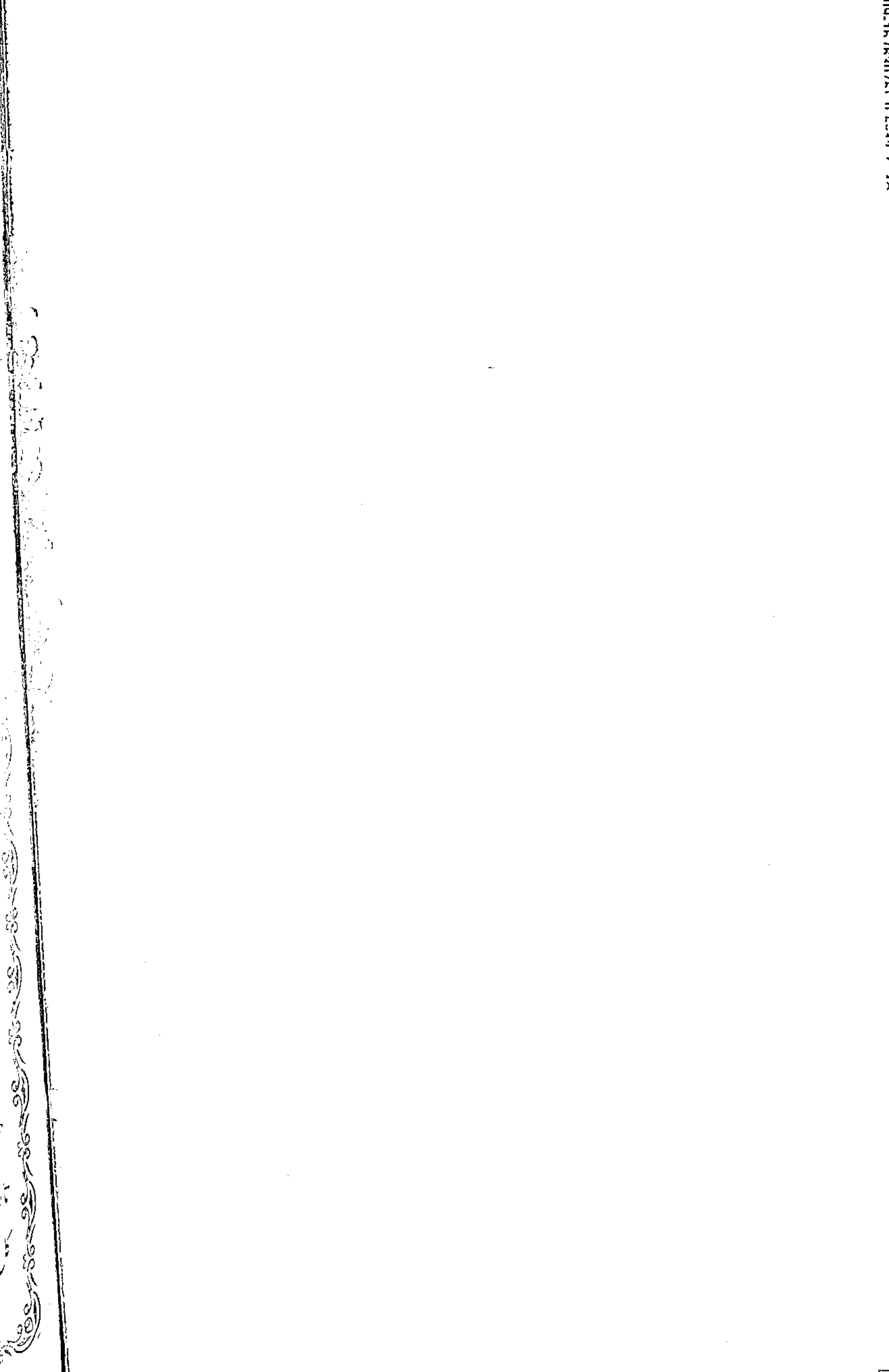
در بار عالیہ قادریہ فاضلیہ بابرکت بافیض کوٹ معالی



امر الوقت اوج ولايت شاه شهنشاه صاحبزاده

پير سيد اشفاق محي الدين شاه صاحب قادري

جانشين دربار عاليه قادريه فاضليه كوث شريف



حمد باری تعالیٰ جل شانہ

اللہ واحد خالق اکبر کل صفتاں دے والی
 سانچے قدرت کامل اندر شبیہ محمد ڈھالی
 قدم اپنے وچہ رب العزت خود تھیں ہو یا سوالی
 شوق جمال دیدار اپنے وی ایہ تدبیر نکالی
 قطب ستارے اندر دھر کے نور محمد ﷺ عالی
 صد ہاسال رہیا پھر دا تک دا اپنا نور کمالی
 خلقی خلق محمدی نوروں کن آواز نکالی
 شہودی نقشہ قائم کر کے لوح محفوظ بنالی
 شوق ہولارے کھاوے سرجی مورت آدم والی
 زلف معطر نال سہا پاپا دے تنویر تعالیٰ
 خلد بریں وچہ رکھیا اس نوں ذات بے مثل معالیٰ
 خمر طہور پلا وحدت دا دتی شان نرالی
 حوراں غلاماں وچہ نہ رچی ایہ صورت متوالی
 تاں آدم دے وچوں خوا حکمت پیش دکھالی
 کل ملائک سجدہ کیتا حکم خداوند عالی

عزازیل کیتی مغروری بات خداوند ٹالی
 میں ناری ایہ خاک دا پتلا قدر میرا ہے عالی
 راندہ گیا درگاہ الاہوں ہویا حال ملالی
 شان خلافت بخشی اللہ نے آدم خوشحالی
 تے شیطان نہ قدر چھاتا قسمت دی بدفالی
 آدم وقت گزارے خوش ہو ساتھ حوا خوشحالی
 منع کیتا اک شجروں اللہ نہ کھانا کسے حالی
 شجر بلند تناور بھارا شاخ ظاہر اقبالی
 ایہ نہ لائق تیرے تائیں دور رہیو ہر حالی
 انا میری پر ضرر بشر نوں ایہ نہ خام خیالی
 اپنا آپ بچا اس شجروں رکھ اپنی رکھوالی
 شیطان حسد تپایا دیکھی شان جو آدم والی
 قرب الاہوں دور کرن دی اس تدبیر نکالی
 مکر فریب دلا سے دیدے رغبت خوب اچھالی
 کہندا آدم تائیں حضرت ثمر تاثیر والی
 کھادا ثمر آدم تے حوا چھٹی جنت خوشحالی
 فرش زمین پر رُلدے پھردے حال بے حال ملالی

بافیض

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً لله

بابرکت

مدت بعد جمع رب کیتے توبہ انہاں قبولی
وحدت تھیں کثرت دا منبع کھول دتا رب عالی
توبہ کرے جو اس شجر توں کثرت بیچ کھٹالی
فخر اللہ دا ہوگ نصیبے مستی تے خوشحالی
احدیت دی بے کیف فضا تھیں ہویا راز بحالی
جامع کامل انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم دتی آن دکھالی
اوج ولایت شرف نبوت اتے مہر ختم رسولی
شہنشاہ حسن وراں دا خلق فراست عالی
جمیع اوصاف حمیدہ والا آیا صاحب کمالی
تاج لولاکی سر پر سوہے موڈھے کملی کالی
شرک شبہ ظلمت دی گردش نال ہدایت ٹالی
راہ طریقت پر چلا کے معرفت حق دکھالی
ساقی مست استی رکھی رنداں پیش پیالی
وحدت دے قلزم دا پانی رکھ بھٹی اگ بالی
آتش عشق مچایا بھانبر ہر شے خود بن جالی
قائم قدیم رہیا ہو آپے ہست نیست کر ڈالی
کعبے اندر قدم ٹکایا دو عالم دے والی

گر پڑے بُت سجدے اندر تک مسجود معالی
 بُت نوں رکھ کے سجدہ کرنا ہے رسم کفاراں والی
 بُت چھوڑو منہ کعبے موڑو ہے سنت احمد صلی اللہ
 بے پر مرغ حادث پر عنصر ہے پروازوں خالی
 ہے قوت پروازی حاصل طائر لاہوت اجمالی
 عقلاں ناقص ہو یاں عاجز سن مقام رسولی
 لی مع اللہ شان اوچیری پاک محمد صلی اللہ
 نور پاک محمدی وچوں ظاہر خلعت خلقت والی
 غیریت نوں دخل نہ اتھے ہے کار محمد صلی اللہ
 انامن نور اللہ قول نبی دا جڑ بنیاد احوالی
 منبع علم حلم تے حکمت خیر الوری اقبالی
 شان نزول سبھی اس شانوں غوث قطب ابدالی
 شرف فضیلت تے بزرگی عطا محمد صلی اللہ
 ڈانواں ڈول امت مذنب دی نیاً خوب سنبجالی
 رحمت عالم رحمت کر کے کفر سیاہی ٹالی
 شمس مہر کرم دا چڑھیا زمیں روشن کر ڈالی
 تنزیہوں تشبیہ چمکاوے کرن محبت والی

خلق ادب تہذیب اسلامی توڑی حد ضلالی
 مشتاق دیدار ہوئے مستغرق سوئے پا نہالی
 فضل کرم دے بادل اُڈے بارش رحمت والی
 جذب تاثیر جہاں وچ ازلوں ہوئی شاخ ہریالی
 پتھر رہے پتھر دے پتھر طبع جہاں دی کالی
 موتیا بند جہاں وچہ اکھیاں پائی طبع رزالی
 جہاں لٹک آئینے ڈٹھی ڈنگیاں زلفاں والی
 دنیاں ہیچ گئی ہوساری اگے روح بلالی
 مَنْ عَرَفَ حَضْرَتَ فَرَمَايَا اَصْلَ نَهْ اِنِّي بَهَالِي
 رسمی علم پڑھے بہتیرے مڑ چلیوں ہتھ خالی
 گُنْتُ كَنْزاً وَالَا اَوْلَا رَكِيَا حَسَنَ كَمَالِي
 توں جاویں تاں دلبر آوے رمز حقیقت والی
 مالک مخزن مخفی توہیوں جند عشرت کیوں گالی
 اُنت ویلے پچھتاوا رہسی نہ حسرت دید نکالی
 اُمت سرور عالم ہوکے کریں کار شیطاناں والی
 پیغمبر اُمتی بنے کارن ہوہو گئے سوالی
 فقر محمدی فخر اللہ دا لدنی علم رسولی

وَابْتِغُونَ فرمان قرآنی ڈھونڈو مرشد والی
 خلاصی مرشد کامل باجھوں ہوگ نہ کدے سوکھالی
 باجھ ملاح توں غرقن بیڑے لگن پار محالی
 حرص ہوا ہوس دنیا دی فضا کرے دھندیالی
 الجھن دنیا والی وچوں کرے نکاس محالی
 ایہ قدرت ہتھ مرشد کامل دیوے گھول پیالی
 سوختہ کرے رطوبت ساری کذب کدورت والی
 کون امکان وچہ مرشد کامل ہے مقام اتصالی
 کوٹاں چار جھکایاں جسدی زلف مخطت کالی
 ہے مرشد کامل بزرخ اعظم ذات خدائے تعالیٰ
 مشعل نور ہدایت جسدی تاباں بدر کمالی
 رکھے جو نیت طالب صادق حج گزارن والی
 کرے طواف اوہ پیر اپنے دا ساتھ خلوص احوالی
 لکھ لکھ واری شکر گزاراں پایا میں پیر کمالی
 برکت علی شاہ مرشد کامل کیتی راز سنجالی

خليفة غلام دستگیر راز

دربارِ محمدی ﷺ

وحدت کے نشیالے مخمور ہوئے سارے
 جب نظر عنایت کی احد کے پیارے
 حسن محمدی نے عشاق یوں ابھارے
 شبیہ محمدؐ پہ قربان ہوئے سارے
 دربارِ محمدی ﷺ کی پُر کیف بہاریں ہیں
 عشاق کا مجمع ہے رحمت کی فواریں ہیں
 گلزار ہے عرب کیوں نظروں میں مومن کی
 مبارک ہے ہر ذرہ لحاظ ہے پنچتن کی
 دنیا کو اچھ ہے تاثیر یہ حسن کی
 صحرا کو حاصل ہے فضیلت کیوں چمن کی
 دربان ہیں فرشتے عاشق ہیں درباری
 معشوق کبریا سے فرمان ہوا جاری
 دربار ہمارا ہو کہ خلوت ہو ہماری
 جسکو حاصل ہے حاصل ہے مختاری

بابرکت

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً اللہ

بافیض

تاثير زباں ميں ہے اور لب پہ مسیحاى
مستی ہے نظروں ميں مسحور ہے خداى
حیرت ميں زمانہ ہے کہ ایسی ادا پائی
حبیب اللہ کا جلوہ ہے جلوہ کبریائی
درختاں ہے ہر ذرہ نور محمدی سے
افشاں ہے شان خدا اطوار محمدی سے
فیض یاب ہوئے ہم راز دربار محمدی سے
برکت ہے دُرُونِ دل اذکار محمدی سے

خليفة غلام دستگیر راز

شانِ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابوطالب دے گھر شیر بہادر جنگی شان میں نادِ علی ہے
لولاک لما درشان محمد ﷺ لحمک لحمی شانِ علی ہے
من کنت مولا آن ہے جنگی اہل عطاء در شانِ علی ہے
أمت دا سردار محمد ﷺ لشکر دا سردار علی ہے
دلِ دل کا اسوار ہے حیدر، ہاتھ میں ذوالفقار پھڑی ہے
کر اسواری ناد بجایا ہچل ہچل کفار پڑی ہے

بافیض

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً لله

بابرکت

احمد ناد ہے نادِ علی کا لافتاح بے شک علی ہے
نام سے جس کے رستم کانپے نائب احمد خاص علی ہے
جن بشر سر نیویں کہتے ملک نوری تعظیم کری ہے
گونج ناد کی جس دم گونجی زیر ہفت اقلیم ہوئی ہے
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کا نیزہ الم تر کیف شمشیر علی ہے
خیبر توڑا منہ نہ موڑا صدا ناد کی خوب دھمی ہے
لال دو حسن حسین شہزادے برکت گھر بار علی ہے
کیا اللہ نام تصدق کنبہ تن من دھن نثار علی ہے
شیاً لله کرے تجلا ولیوں کا سرتاج محی ہے
علی ہے کاردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم دستگیر دیوان نبی ہے
المدد مشکل کشا کہو کیا دیو کیا جن پری ہے
آسیب فریب جادو ہو باطل ہیبت غالب شاہ علی ہے
اے راز جو سمرے شاہ علی کو غیب سے آ امداد ملی ہے
علی علی کرتے تر گئے لاکھوں ہر بلا افتاد ٹلی ہے
درود بر محمد صلی اللہ علیہ وسلم صلوات بر علی مدح محی الدین برکت علی ولی
صدقہ حسن حسین کرو امداد یاعلی یاعلی یاعلی

خلیفہ غلام دستگیر راز

شانِ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

پادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است
 سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است
 آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
 نور قلب از نور اعظم شاہ عبدالقادر است
 غوث اعظم درمیاں اولیا چوں محمد درمیاں انبیا
 شاہ شاہاں شاہ عبدالقادر است
 رنیش و دربا و دل است
 محمد گل است و علی بوئے گل
 بود فاطمہ درمیاں بوئے گل
 چوں عطرش برآمد حسین و حسن
 بود غوث گلدستہ پنچن
 دو ست سے مرکب ہے وجود مقدس تیرا
 نسبت بتول و حیدر کا ہے خاصا تیرا
 تو گل پاک و شگفتہ از باغ حسن

بافض

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً لله

بابرکت

حسینی آغوش نبی پاک پنگوڑا تیرا
محبی اور محبوبی تیرے ہر دو مراتب اعلیٰ
سید حسنی و حسینی جوہر ہے ہویدا تیرا
یا غوث الاعظم کہہ کے تجھے حق نے پکارا
دشگیر دو عالم لے نام زمانہ تیرا
محبوب سبحانی تیرا ثانی نہیں کوئی جہاں میں
اعظم اسم ہوا ہے اسم حسنی تیرا
کیا صفت تیری کرے یہ راز گدا آل رسول
گل اولیا کے کندھے ہے قدم رنج تیرا

خلیفہ غلام دشگیر راز

تذکرہ عظیم حیاتِ جاوداں

اعلحضرت شیخ المشائخ

جناب سید بרכת علی شاہ

سفرِ نورِ الہی و مصطفائی

نورِ الہی کا سفر:- جب کچھ نہ تھا تو اللہ تعالیٰ تھا اور اللہ تعالیٰ ہے جب کچھ نہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہوگا۔ حسبِ خواہش اللہ تعالیٰ کو خود کو دیکھنے کا شوق ہوا تو خود کو دیکھنے کے لیے آئینہ چاہیے انسان نے اگر اپنی آنکھوں میں سرمہ ڈالا ہو تو اپنی آنکھوں میں سرمہ دیکھنے کیلئے ایک آئینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اپنے شوق اور عشق کو پورا کرنے کیلئے اپنے نور سے نور جدا کیا اُس نور کو حضرت محمد ﷺ کا نام دیا اور ان کو اپنا آئینہ قرار دیا۔ اس سلسلے میں حضور پاک ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی جاتی ہے جو درج ذیل ہے:-

☆ حضرت جابر عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: ”میں نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں

باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس شے کو پیدا فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا، یہ نور اللہ تعالیٰ کی مشیت سے جہاں اُس نے چاہا سیر کرتا رہا۔ اُس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ کوئی فرشتہ تھا، نہ آسمان تھا نہ زمین، نہ سورج تھا نہ چاند تارے، نہ جن تھے اور نہ انسان، جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو اُس نے اُس نور کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلے حصے سے قلم بنایا، دوسرے حصے سے لوح اور تیسرے حصے سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے حصے کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصے سے عرش اٹھانے والے فرشتے بنائے اور دوسرے حصے سے کرسی اور تیسرے حصے سے باقی فرشتے پیدا کیے۔ پھر چوتھے حصے کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصے سے آسمان بنا، دوسرے حصے سے زمین اور تیسرے حصے سے جنت اور دوزخ بنائی۔

الحديث رقم 11 اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف (الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف) 63/1 الرقم: 63، والقسطلانی فی المواهب اللدنیة، 71/1، وقال: اخرجہ عبد الرزاق بسندہ، والزرقانی شرح المواهب اللدنیة: المنہاج السوی

☆ مذکورہ بالا حدیث کی روح سے کائنات کی ہر شے مثلاً فلک، زمین سورج، چاند، ستارے، لوح و قلم، عرش و کرسی، جنت دوزخ اور فرشتے پیدا کیے گئے اس کے علاوہ

درند، پرند، چرند اور نباتات وغیرہ کائنات کی ہر شے حضور پاک ﷺ کے نور سے پیدا کی گئی اس طرح کل کائنات حضور پاک ﷺ کی محرونی منت ہے۔ ایک اور حدیث مبارکہ جس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن شفیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے: آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کب شرف نبوت سے سرفراز کیے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھ سے میثاق نبوت لیا گیا اُس وقت حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح، مٹی اور جسم کے درمیانی مرحلے میں تھے یعنی ابھی تک روح و جسم کا تعلق قائم نہ ہوا تھا۔

۳۹۲/۱، الرقم: ۶۵۳، والسیوطی فی الخصائص الكبرى، ۱۸، ۸، ۷/۱، وایضاً فی الحاوی للفتاویٰ، ۱۰۰/۲، والقسطلانی فی المراهب اللدنیة، ۶۰/۱، والھیثمی فی مجمع الزوائد، ۲۲۳/۸، وقال: رواه الطبرانی والبزار، و ذکره الالبانی فی سلسلة الاحادیث الصحیحة، ۲۷۱/۳، الرقم: ۱۸۵۶۔

☆ ایک اور حدیث:-

“انا من نور الله وکل خلائق من نوری“

ترجمہ: میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام مخلوق میرے نور سے ہے۔

الوفاباحوال المصطفیٰ تشریح حاشیہ امام عبدالرحمن ابن جوزی صفحہ 207. مرقاة جلد
نمبر 1 صفحہ 144 مدارج جلد نمبر 1، صفحہ 2 اور جلد ثانی صفحہ 2.

☆ ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور پاک ﷺ کا نور حضرت آدم علیہ

السلام کی پیدائش سے پہلے موجود تھا اور کائنات کی تمام مخلوق آپ کے نور سے تخلیق کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کو اپنے نقش پر پیدا کیا (القرآن سورۃ التغابن آیت نمبر ۳) ”خلق السموات والارض بالحق وصورکم فاحسن صورکم والیہ المصیر“ ترجمہ: اسی نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا اور تمہارا نقشہ بنایا سو عمدہ نقشہ بنایا۔ انجیل مقدس کی آیت نمبر 6 اور حدیث قدسیہ (ان اللہ خلق آدم علی صورته) ترجمہ: ”تحقیق اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا“۔ سورۃ الفاتحہ کی پہلی آیت الحمد للہ کا مطلب یہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں سورۃ القمان آیت نمبر 27۔ میں فرمایا ولوان ما فی الارض من شجرة اقلام والبحر یمده من بعدہ سبعة ابحر ما نفذت کلمت اللہ ان اللہ عزیز حکیم۔ ترجمہ: ”اور جتنے درخت زمین بھر میں ہیں اگر وہ سب قلم بن جائیں اور یہ جو سمندر ہے اس کے علاوہ سات سمندر اور ہو جائیں تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں بے شک خدا تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔“ مطلب یہ ہوا کہ تمام درختوں کی قلمیں اور سات سمندر بھر جتنی سیاہی ہو جائے تو اللہ کی تعریف نہیں ہو سکتی اس طرح اللہ نے اپنے نور سے حضور پاک ﷺ کا نور علیحدہ کر کے اُس کا نام ”محمد ﷺ“ رکھا ہے۔ اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ جس کی تعریف کر دی گئی ہو اوپر والی حدیث اور

آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی تعریف نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کائنات میں سے کوئی ہستی حضور پاک ﷺ کی تعریف کر سکتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی خود تعریف کی ہوئی ہے اور یہ ہستی کسی غیر کی تعریف کی محتاج نہیں۔

☆ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو حضور پاک ﷺ کے نقش پر پیدا کیا اور حضور پاک ﷺ کا نور حضرت آدم علیہ السلام کے صلب میں رکھ دیا۔

☆ شجرہ نسب اقدس حضرت آدم علیہ السلام سے حضور پاک ﷺ تک ذیل تحریر کیا گیا ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تک کا نسب نامہ انجیل مقدس کے صفحہ نمبر 8,9 اور 12,13 سے منتخب کیا گیا ہے اس کے علاوہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضور پاک ﷺ تک کا شجرہ نسب ”الوفا باحوال مصطفیٰ ﷺ از امام عبد الرحمن ابن جوزی صفحہ نمبر 97“ شبلی نعمانی کی کتاب سیرت النبی ﷺ صفحہ نمبر 108 سے اخذ کیا گیا ہے جو درج ذیل ہے:-

- | | | | |
|----|----------------------|----|----------------------|
| 1. | حضرت آدم علیہ السلام | 2. | حضرت شیث علیہ السلام |
| 3. | انوش | 4. | قینان |
| 5. | محلل ایل | 6. | یارد |
| 7. | حنوک یا اخنوک | 8. | متوخ یا حضرت ادریس |

- | | | | |
|--------------------------|-----|-------------------------|-----|
| حضرت نوح علیہ السلام | 10. | لمک یا لامک لائح | 9. |
| ارقلسد یا ارقلشند | 12. | سام | 11. |
| عابر یا عبر | 14. | شایخ قینان یا سلح | 13. |
| ارغو یا رغو | 16. | فالغ یا فلج | 15. |
| ناحور یا نحور | 18. | ساروغ یا سروج | 17. |
| حضرت ابراہیم علیہ السلام | 20. | تارح | 19. |
| نایت یا نابت | 22. | حضرت اسمعیل علیہ السلام | 21. |
| تارخ | 24. | المقوم | 23. |
| یعر ب | 26. | یشجب | 25. |
| عدنان | 28. | عدویا ادو | 27. |
| نزار | 30. | معد | 29. |
| الیاس | 32. | حضر | 31. |
| خزیمہ | 34. | مدرکہ | 33. |
| نفر | 36. | کنانہ | 35. |
| فہر | 38. | مالک | 37. |
| لونی | 40. | غالب | 39. |
| مرہ | 42. | کعب | 41. |

43. کلاب
44. قصی
45. عبدالمناف
46. بن ہاشم
47. حضرت عبدالمطلب
48. حضرت عبداللہ
49. حضرت محمد ﷺ

☆ حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالے جانے کے بعد اُن کی توبہ بھی حضور پاک ﷺ کے وسیلہ سے قبول ہوئی۔ (اے اللہ مجھے حضرت محمد ﷺ کے طفیل بخش دے) دیکھئے کتاب (مخزن فیض صفحہ 9) اس طرح یہ نور محمدی ﷺ کئی ہزار سال قطبی ستارے میں رہا اور مختلف صلبوں سے سفر کرتا ہوا شجرہ نسب کے مطابق آخر کار سن 571ء بروز سوموار کو حضرت عبداللہ کے صلب اور حضرت آمنہ کے لطن پاک سے پیدا ہوا۔ اس کائنات میں ظہور پذیر ہونے کے بعد حضور پاک ﷺ نے اپنی سچائی اور پاکیزگی کو اپنے کردار سے ثابت کیا۔ چالیس سال غارِ حرا میں گزارنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی نبوت کا اعلان کیا اس نورِ نبوت نے اپنے آپ کو بشری لبادے میں ملبوس کر کے چھپائے رکھا لیکن آپ نے اپنی بعض حدیث مبارکہ اور قرآن پاک کی بعض آیتوں (حروفِ مقطعات) کے ذریعے اپنے ازلی اور لافانی وجود کے بارے میں اشارے دیئے ہیں۔ جسے اقبال نے یوں بیان کیا ہے:-

اگر نہ ہو تجھے الجھن تو کھول کے بیان کر دوں
وجودِ حضرت انسان نہ روح ہے نہ بدن

☆ ایک اور حدیث کے مطابق راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میرا رخ اُدھر دیکھتے ہو اللہ تعالیٰ کی قسم مجھ پر تمہارے رکوع اور تمہارے سجود پوشیدہ نہیں میں تمہیں اپنی پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

صحیح بخاری شریف جلد نمبر 1، صفحہ 226، حدیث نمبر 267، مسلم شریف جلد نمبر 1، صفحہ 429، حدیث نمبر 950، امام جوزی صفحہ نمبر 395۔

☆ اس کے علاوہ مخزن فیض حدیث نمبر 6، صفحہ 62 "من رأى فقد رأى الحق" ترجمہ: "جس نے مجھے دیکھا اُس نے خدا کو دیکھا" یہ حدیث قدسیہ سن کر ایک شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے علیؑ آپ کے نبی نے ایک نئی بات "جس نے مجھے دیکھا اُس نے خدا کو دیکھا" کی ہے۔ اے علیؑ تو پھر ابو جہل نے بھی دیکھا ہے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہی اک راز ہے کہ ابو جہل نے دیکھا لیکن نہیں دیکھا۔ ایک اور حدیث قدسیہ کتاب مخزن فیض حدیث نمبر 34، صفحہ 69 پر درج ہے یہاں بھی دی جاتی ہے:-

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُس سے

اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے میرا قرب نہیں پاتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ نفلی عبادات کے ذریعے برابر میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اُس سے محبت کرتا ہوں تو اُس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے اور اُس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اُسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور اُسے پناہ دیتا ہوں۔ میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اُس میں کبھی اس طرح متردد نہیں ہوتا جیسے بندہ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہوں۔ اُسے موت پسند نہیں اور مجھے اُس کی تکلیف پسند نہیں۔“

الحديث رقم 68: اخرجہ ابو داود فی السنن، کتاب: البيوع، باب: في الرهن، 3: 288، الرقم

3527، سورة يونس، 362/6، المنهاج السوي، صفحه نمبر 645

☆ حضور پاک ﷺ نے اکثر فرمایا کہ (عبدہ) یعنی میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں تو اوپر والی حدیث قدسیہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو بندہ میرا ہو جائے تو میں اُس کی زبان، کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں بن جاتا ہوں۔ اس کے علاوہ القرآن سورة الفاتح آیت نمبر 10۔ ”ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله يد الله فوق ايديهم“ ترجمہ: جو لوگ آپ سے

بیعت کر رہے ہیں تو وہ (واقع میں) اللہ سے بیعت کر رہے ہیں خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اللہ کے اس حکم پر غور کریں کہ حضور پاک ﷺ کے ہاتھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں تو باقی وجود کس کا ہے۔ اس کے علاوہ کتاب مخزن فیض کے باب فضائل اہل بیعت میں حدیث نمبر 4,5 صفحہ نمبر 115، حدیث نمبر 9، صفحہ 117، حدیث نمبر 14، صفحہ 118، حدیث نمبر 19، صفحہ 120 کی روح سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پاک ﷺ کے دستے مبارک پر بیعت کر کے حضور پاک ﷺ کا ازلی اور باطنی وجود حاصل کیا تو حضور پاک ﷺ نے فرمایا دیا کہ ”جس کا میں مولا اُس کا علی مولا“ ”میں علم کا شہر ہوں علی اُس کا دروازہ“ اور مذکورہ بالا حدیث نمبر 19 کی روح سے جب لحمک لحمی مقام حاصل کیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیر خدا خیر شکن امام اوّل اور مشکل کشا ٹھہرے اور یہی وجود ازلی کا مقام حضرت امام حسینؑ کے پاس پہنچا آپ ﷺ نے فرما دیا کہ ”حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں“ دیکھئے کتاب مخزن فیض حدیث نمبر 12 صفحہ 118 حضرت امام حسینؑ نے اس مقام کی ”اپنے خاندان اور دوستوں کی قربانی دے کر آبیاری کی اور سید الشہد اکا مقام حاصل کیا۔ اس کے بعد یہی باطنی وجود سفر طے کرتا ہوں اور مختلف واسطوں سے ہوتا ہوا جناب حضرت پیر سید عبدالقادر جیلانیؒ تک پہنچا تو آپ محی الدین (دین زندہ کرنے والے) دستگیر غوث الاعظم اور محبوب الہی کے القابات سے نوازے گئے۔

بابرکت

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً لله

بافیض

پادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است

سرورِ اولاد آدم شاہ عبدالقادر است

غوثِ اعظم درمیاں اولیا چوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم درمیاں انبیا

شاہ شاہاں شاہ عبدالقادر است

اعلیٰ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کے آباء و اجداد کی بر صغیر ہند میں آمد

☆ آپ (حضرت پیر برکت علی شاہ صاحب) کے آباؤ اجداد عرب سے عراق اور ایران کے راستے مختلف ادوار میں مختلف حکمرانوں کے ظلم و ستم سہتے ہوئے ترمذ پہنچے۔ یہاں سے جب محمود غزنوی نے لاہور کو فتح کیا تو اُس کو ضرورت پڑی کہ لاہور میں کوئی اعلیٰ نسل، صاحب تدبیر اور انصاف پسند قاضی مقرر کیا جائے تو اُس نے اپنے وزراء اور مشیروں سے مشورہ کیا تو اس میں شاہ منور غازی سے بہتر کسی کو نہیں پایا۔ کیونکہ آپ بہادری اور دانشوری میں سب سے یکتا تھے اور محمود غزنوی کے ساتھ مختلف مہمات میں شامل رہتے تھے۔ محمود غزنوی آپ کے علم و فراست سے بخوبی واقف تھا تو اُس نے آپ سے درخواست کی اور آپ نے اس کی درخواست کو قبول کیا تو اس نے آپ کو لاہور کے قاضی کے عہدے پر فائز کیا آپ نے باقی زندگی لاہور میں ہی گزاری اور لاہور میں ہی وصال فرمایا۔ آپ کے وصال کے بعد محمود غزنوی نے آپ کا مزار مبارک تعمیر کروایا اور وہاں ایک مسجد اور کنواں بھی بنوایا۔ جب آپ قاضی کے فرائض کے لئے لاہور تشریف لائے تو

آپ کے ساتھ آپ کے دو بھائی بھی تشریف لائے۔ ایک بھائی لاہور سے ملتان تشریف لے گئے اور وہیں رہائش اختیار کی۔ دوسرے بھائی کچھ وقت کے بعد دوبارہ ترمذ واپس تشریف لے گئے۔ پیر سید برکت علی شاہ کے بڑے بزرگ بابا حیدر شاہ عرف سید بھون شاہ حضرت سید منور شاہ غازی کی چودہویں پشت سے سید جمیل شاہ صاحب کے بیٹے تھے حضرت بابا حیدر شاہ عرف سید بھون شاہ ہندوستان کے علاقہ لدھیانہ تشریف لے آئے اور یہاں ہی رہنے لگے۔ حضرت سید حیدر شاہ عرف بھون شاہ ایک جگہ مستقل طور پر قیام نہیں کرتے تھے اکثر چلتے پھرتے رہتے اس لئے ان کا عرف بھون شاہ مشہور ہو گیا۔ اسی بنا پر اس قصبے کا نام بھونڈری شریف مشہور ہو گیا۔

حضرت بابا حیدر شاہ عرف بھون شاہ صاحب

سے بادشاہ فیروز تغلق کی ملاقات

☆ بادشاہ فیروز تغلق 709 ہجری مطابق 1309ء میں پیدا ہوئے۔ تقریباً 1351ء میں دہلی کی حکومت سنبھالی۔ اس بادشاہ کے تعلقات اکثر بزرگان دین (مثلاً شیخ نصیر الدین محمود، حضرت چراغ دہلوی، شیخ قطب دین منور، سید جلال الدین بخاری) سے تھے۔ ان بزرگوں سے بادشاہ کو بہت عقیدت تھی۔ اکثر ان سے سلطنت کے بارے ہدایات لیتے اور دعائیں کرواتے تھے۔ 1351ء میں حکومت سنبھالنے کے بعد اس نے اپنی سلطنت کو مزید وسعت دینے کا ارادہ کیا۔ دوسرے علاقوں کو زیر کرنے کے لیے حملے کرنے شروع کر دیے۔ اس سلسلہ میں بادشاہ نے سندھ کے علاقہ ٹھٹھہ پر 1361ء میں حملہ کیا لیکن زبان، موسم اور دیگر مخالف حالات کی وجہ سے اس علاقہ کو فتح نہ کر سکے جسکی وجہ سے بادشاہ نے واپسی کا ارادہ کیا۔

☆ فیروز شاہ تغلق کی ٹھٹھہ سے واپسی پر چند سندھی اشخاص اہل لشکر سے چند قدم آگے تھے اور فوج کی راہبری کر رہے تھے۔ سندھی راہبر اس لشکر کو واپسی کے

اصل راستے سے ہٹا کر مشکل راستے کی طرف لے گئے۔ جہاں پینے کے پانی کی قلت تھی جو زمینی پانی تھا وہ شورزدہ تھا اس مقام کے پانی کی شوریدگی کا یہ عالم تھا کہ اگر اس کا ایک قطرہ بھی زبان پر رکھا جاتا تو زبان پاش پاش ہو جاتی۔ اہل لشکر کو جب علم ہوا تو ان سندھی راہبروں کو پکڑ کر بادشاہ کے سامنے پیش کیا انھوں نے اقرار کیا کہ انھوں نے مکاری و غداری سے لشکر کی غلط راہنمائی کی اور ایسی جگہ پر لے آئے ہیں جہاں انسان کا زندہ و سلامت رہنا ناممکن ہے۔ یہاں ہوا کی طرح اڑنے یا دوڑنے سے بھی اس مقام سے نجات پانا محال ہے ان سندھی راہبروں کو بادشاہ نے قتل کروادیا اور حکم دیا کہ تمام لشکر کیلئے آب شیریں مہیا کیا جائے لیکن جہاں تک نظر کام کرتی تھی صرف آب شور ہی نظر آتا تھا۔ اور ہر طرف گھنا جنگل ہی جنگل تھا۔ ایسا جنگل تھا کہ اس جنگل میں ہر طرف ہو کا عالم تھا غرض کہ ایک ہولناک جنگل تھا قحط کی شدت اور ضعف و بیماری کی وجہ سے پیادہ پائی و بیچارگی اور مصیبت کے سبب تمام لشکر جان سے تنگ آ گیا۔ ہر شخص کا یہ حال تھا تھوڑا سا چل کر درخت کے سائے میں بیٹھ جاتا اس طرح ہر شخص کو اپنی جان کی پڑی ہوئی تھی بادشاہ اس صورت حال سے بہت پریشان تھا یہاں تک کہ حالات نے طول پکڑا کہ 6 ماہ تک بادشاہ کے متعلق دہلی تک کوئی اطلاع نہ پہنچی تمام شہر میں یہ شور بلند ہوا کہ فیروز شاہ تغلق مع لشکر کے غائب ہو گیا۔ ہر منزل میں ہزاروں انسان و جانور

تلف ہوئے بادشاہ سفر کی منزلیں طے کرتا کرتا ایک ایسے مقام پر پہنچا اور دیکھا کہ ایک درخت کے سائے تلے پیر مرد فقیر بیٹھا ہوا تھا تو بادشاہ کو جب خبر ہوئی تو اس مرد فقیر کے حضور پیش ہوا اور دست بدستہ سلام کے بعد اپنی مصیبت اور خستہ حالی بیان کی بادشاہ نے سوال کیا؟ کیا تمہارے دل میں کوئی تمنا ہے تو اس مرد فقیر نے جواب دیا کہ مجھ پر بے شمار فاقے گزرے ہیں پاس کچھ نہیں بادشاہ نے حکم دیا کہ فقیر کو دو تنکے زر عطا کیا جائے۔ بادشاہ کا حکم سن کر وہ پیر مرد بادشاہ کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور اپنے مصلے کے نیچے سے دس تنکے زر نکال کر بادشاہ کو دیے۔ بادشاہ نہایت حیران ہوا اور عرض کی کہ ہمارے پاس کھانے پینے کو کچھ نہیں اور چھ ماہ سے در بدر بھٹک رہے ہیں۔ ہماری مشکل آسان کی جائے تو اس پیر قلندر نے اپنے لوٹے کے منہ پر کپڑا باندھ کر فرمایا اس میں سے جتنا چاہے پانی لے لو لیکن اس کا کپڑا کھولنا نہیں۔ بادشاہ نے خود اپنی پیاس بجائی اور اسکے بعد تمام لشکر نے سیر ہو کر پانی پیا اور اپنے جانوروں کو بھی پلایا اور پھر عرض کی کہ جناب کیا اب ہم اپنے مشکیزوں میں بھی پانی ڈال سکتے ہیں ادھر رحمت جوش میں تھی فرمایا ہاں جتنا چاہو پانی لے لو اور دہلی کو واپسی اختیار کرو۔ جب بادشاہ کی غرض پوری ہوئی تو عرض کی کہ جناب آپ اس جنگل میں اکیلے بیٹھے ہیں اور حالت بھی کمزور ہے میری یہ تمنا ہے کہ جب آپ کا آخری وقت آئے تو میں آکر آپ کو سنبھالوں میرے لیے یہ

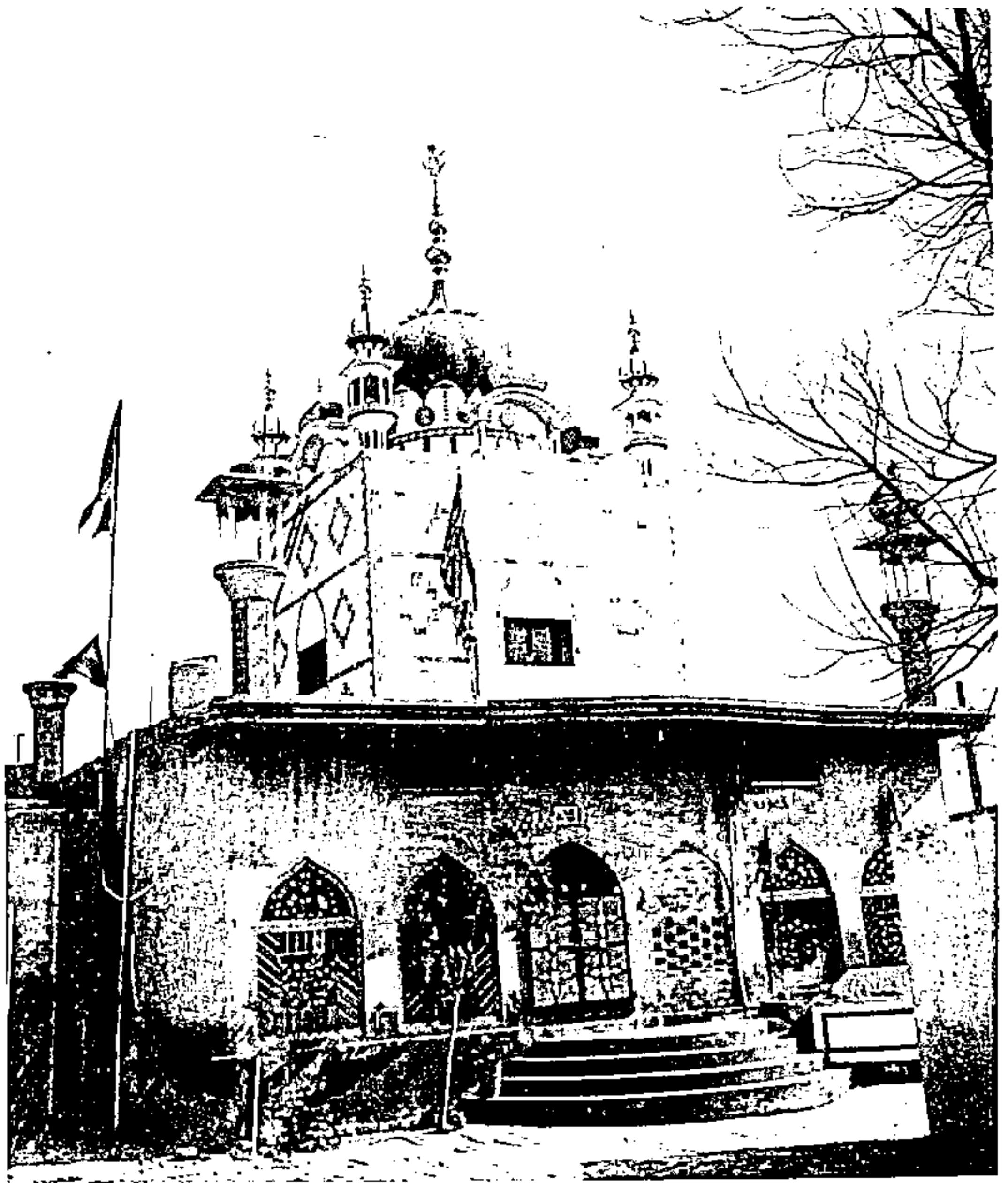
خوش نصیبی ہوگی۔ آپ نے وہاں سے اک پھول فیروز شاہ کو دیا اور فرمایا کہ اس پھول کو قرآن کریم میں رکھو اور جب بھی تلاوت کرو تو اس کو دیکھنا کہ جب تک یہ پھول ہرا بھرا رہے گا ہم یہاں موجود ہوں گے لیکن جب یہ پھول مڑ جائے تو فوراً چلے آنا تب ہمارا آخری وقت ہوگا۔ فیروز شاہ وہاں خیریت سے چھ ماہ بعد دہلی پہنچا۔ ایک دن تلاوت کیلئے قرآن شریف کو کھولا تو دیکھا کہ وہ پھول مڑ جایا ہوا ہے چنانچہ بادشاہ نے وہاں سے اینٹ اور چونا اپنے ساتھ لیا اور اُس جنگل میں جا پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ بزرگ کمزوری کی وجہ سے لیٹے ہوئے تھے اُس بزرگ نے فرمایا کہ فیروز شاہ آگئے ہو۔ ہم نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ بادشاہ نے آپ کے جد امجد اور اولاد کا پوچھا کہ وہ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ لاہور میں ہیں۔ تو آپ کا وصال ہو گیا تو بادشاہ نے وہاں آپ کا مزار تعمیر کیا اور لاہور سے آپ کے والد گرامی سید جمیل شاہ اور صاحبزادے سید نورنگ شاہ کو لاہور سے لا کر بھونڈری شریف ضلع لدھیانہ (انڈیا) میں آباد کیا۔ اور وہاں سے جنگل کو صاف کروا کر زمین کو آباد کیا۔ جگہ کا نام آپ کے نام گرامی کی نسبت سے رکھا۔ سید حیدر شاہ کا شجرہ نسب کچھ درجوں سے ہوتا ہوا حضرت سید غازی منور شاہ سے جا ملتا ہے۔ آپ کی جد امجد بھونڈری شریف میں ہی آباد ہے۔ یہاں بعد میں کچھ راجپوت برادری بھی آکر آباد ہو گئی۔

☆ مابدولت 1999ء میں بھونڈری شریف (انڈیا) گئے تھے اُس وقت دربار حیدر شاہ عرف بھون شاہ کی حالت بہت خستہ تھی کیونکہ اسے بادشاہ فیروز شاہ تغلق نے اپنے زمانے میں تعمیر کروایا تھا۔ اب وہاں کے لوگوں دوستوں کے پُر زور مطالبہ پر کہ دربار شریف کو شہید کر کے دوبارہ تعمیر کیا جائے چنانچہ میں نے دربار کو شہید کروا کر دوبارہ بنیاد رکھی جسکے تحت دربار دوبارہ تعمیر کیا گیا اور اُس کی موجودہ حالت آپ سامنے تصویر میں ملاحظہ فرمائیں۔

ایک اور کربلا

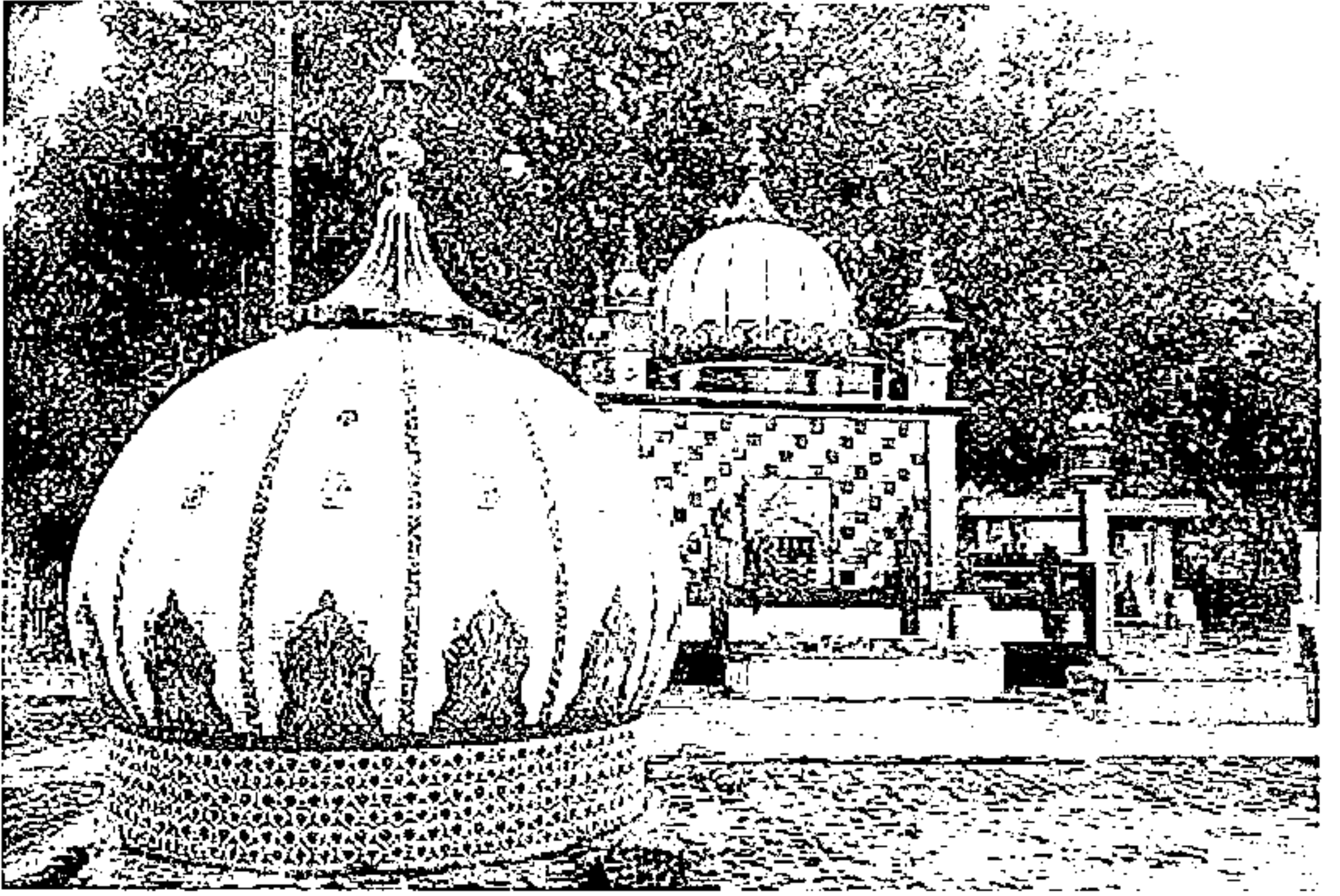
☆ 28 جنوری 1846ء میں دریائے ستلج کے قریب ایٹ انڈیا کمپنی اور سکھ راج کے درمیان عالی وال نزد بھونڈری شریف پہلی اینگلو سکھ جنگ لڑی گئی جس میں برطانوی حکومت کی فتح ہوئی۔ برطانیہ کی طرف سے ہری سمٹھ (Harry Smith) اور سکھوں کی جانب سے رنجود سنگھ مچھٹھا (Ranjodh Singh Majithia) نے فوج کی کمانڈ کی۔ اس جنگ میں برطانیہ کی طرف سے 12000 فوج اور 32 گنوں سے سکھوں کی 20,000 فوج اور 70 گنوں سے مقابلہ ہوا۔ عالی وال سے جب سکھ پسپا ہونے لگے تو پیچھے بھونڈری شریف کا قصبہ تھا تو اُس کے آگے

دریائے ستلج تھا جب سکھ پسپا ہوئے تو انہوں نے بھونڈری شریف کے سادات سے پناہ طلب کی۔ سب سادات کرام کا فیصلہ ہوا کہ جو ہماری پناہ میں آ گیا ہم اُسے پناہ دیں گے چاہیں جان بھی چلی جائے۔ انگریزوں سے بات چیت ہوئی انگریز نے کہا یہ سکھ ہمارے باغی ہیں انہیں ہمارے حوالے کیا جائے لیکن سادات کرام کے وفد نے کہا کہ اب وہ ہماری پناہ میں ہیں ہم آپ کے حوالے نہیں کر سکتے۔ جب معاملات طے نہ ہوئے تو انگریزوں نے کہا کہ پھر جنگ کیلئے تیار ہو جاؤ۔ انگریزوں نے بھونڈری شریف پر توپوں سے حملہ کیا تو وہ گولے گاؤں کی بجائے آگے دریا میں جا کر گر رہے تھے۔ برطانوی فوج کے کمانڈر نے پتہ کروایا کہ اس گاؤں پر توپ کا گولہ کیوں نہیں گر رہا۔ تو اُس کو بتایا گیا کہ اس گاؤں میں سب سادات کرام ہیں اور اس گاؤں میں سید حیدر شاہ صاحب کا مزار بھی ہے یہ بزرگ اس گاؤں پر گولہ باری نہیں ہونے دیں گے۔ برطانوی فوج نے پیدل گاؤں پر حملہ کیا تو سادات کرام نے فوج کا مقابلہ کیا اور سکھوں کو دریائے ستلج کے اُس پار فرار کروادیا۔ اس بات کی پاداش میں برطانوی فوج نے گاؤں کو آگ لگا دی۔ گاؤں کے سب جوانوں، بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو شہید کرنا شروع کر دیا گلیوں میں ہر طرف کہرام مچا ہوا تھا نعشیں بکھری پڑی تھیں اور گلیوں میں خون پانی کی طرح بہہ رہا تھا تمام گاؤں کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا گیا اور گاؤں میں کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑا گیا۔ سادات کرام کا تمام تاریخی ورثہ اور نوادرات جو وہ ترمذ اور



در بار

حضرت بابا حیدر شاہ عرف بھون شاہ، بھونڈری شریف (انڈیا)



ڈیرہ

حضرت پیرسید برکت علی شاہ صاحب قادری

ڈھگارہ شریف (انڈیا)



لاہور سے اپنے ساتھ لے کر آئے تھے وہ سب ختم کر دیا گیا تمام کتب کو آگ لگا دی گئی صرف چند افراد جو وہاں موجود نہیں تھے وہ بچے۔ اس جنگ کے بعد پورا گاؤں جلے ہوئے کھنڈر میں تبدیل ہو گیا۔ اس ظلم و ستم کے اثرات آج بھی بھونڈری شریف میں موجود ہیں۔ آج بھی وہاں کھدائی سے مختلف برتن یا سامان جلی ہوئی حالت میں ملتے ہیں۔ گاؤں کے لوگ وہاں کھدائی کرتے ہیں تو سرخ رنگ کی جلی ہوئی مٹی وہاں سے نکلتی ہے جو انگریز کے ظلم و ستم کو بیان کرتی ہے۔ صرف اور صرف سید حیدر شاہ کا مزار اپنی اصلی حالت میں برقرار رہا۔ جو چند افراد بچے تھے وہ دوبارہ گاؤں میں آکر آباد ہو گئے ان کے تعلقات راجپوت برادری سے بہت اچھے تھے اس لئے گاؤں میں راجپوت آکر آباد ہوئے اس جنگ میں باقی خاندان کے ساتھ ساتھ بزرگ سید ہدایت اللہ شاہ صاحب اور ان کے بیٹے سید حاکم علی شاہ صاحب تھے انہوں نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ سید بھیکے شاہ ہی باقی زندہ رہ گئے تھے جو جنگ کے وقت گاؤں میں موجود نہیں تھے۔

☆ جیسا کہ اوپر تحریر کردہ واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سکھوں نے سادات خاندان سے انگریزوں کے ظلم سے پناہ مانگی اس وقت کے سادات خاندان کے بزرگوں نے اپنی خاندانی روایات اور ہاشمی گھرانے کی شان کے مطابق سکھوں کو پناہ دی۔ اور اپنی جانوں اور ناموس و عزت تک کی پرواہ نہ کی سکھوں کو دی ہوئی زبان اور وعدے کا پاس اپنی جانوں کی قربانی دے کر پورا کیا۔ انگریزوں نے سکھوں کو باغی

قرار دیا تھا حالانکہ وہ خود گھس بیٹھے اور قبضہ گروپ تھے۔ انگریزوں نے بھونڈری شریف پر اتنا ظلم کیا کہ گلیوں بازاروں میں خون اور نعشیں بکھری پڑی تھی ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے دوبارہ کربلا کا میدان سچ گیا اور سادات کے بزرگوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی قربانی کو دوبارہ زندہ کر دیا اور ظالم انگریزوں نے یزید جیسا کردار ادا کیا۔ جہاں یزید جیسا ظلم ہوگا وہاں حضرت امام حسین علیہ السلام جیسا کردار بھی ہوگا۔ جو سادات ہی کو زیب دیتا ہے حالانکہ بھونڈری شریف کے سادات خاندان کا کوئی ذاتی مفاد یا نفسانی خواہش نہیں تھی۔

شجرہ نسب حضرت پیر سید برکت علی شاہ قادری

1. حضرت بی بی فاطمہ خاتون جنت
- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
2. حضرت امام حسین علیہ السلام
3. حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
4. حضرت امام باقر علیہ السلام
5. حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

6. حضرت امام کاظم علیہ السلام
7. حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام
8. حضرت امام تقی علیہ السلام
9. حضرت امام نقی علیہ السلام
10. حضرت امام حسن عسکری
11. سید اسمعیل شاہ صاحب
12. سید اسحاق شاہ صاحب
13. سید احمد شاہ صاحب
14. سید مرتضیٰ شاہ صاحب
15. سید منور غازی شاہ صاحب
16. سید شاہ احمد شاہ صاحب
17. سید عطاء اللہ شاہ صاحب
18. سید شاہ حسین شاہ صاحب
19. سید نور الدین شاہ صاحب
20. سید پیر بخش شاہ صاحب

بابرکت	یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً لله	بافیض
--------	--------------------------------------	-------

21. سید مسعود شاہ صاحب
22. سید نور الحق شاہ صاحب
23. سید احمد شاہ صاحب
24. سید نصیر اللہ شاہ صاحب
25. سید عظیم شاہ صاحب
26. سید مشتاق شاہ صاحب
27. سید جمال اللہ شاہ صاحب
28. سید ظفر علی شاہ ترمذی صاحب
29. سید جمیل شاہ صاحب
30. سید بھون شاہ عرف بابا حیدر شاہ صاحب
31. سید نور رنگ شاہ صاحب
32. سید شاہ محمد زماں شاہ صاحب
33. سید شرف الدین شاہ صاحب
34. سید مولانا شاہ عبدالرحمن صاحب
35. سید جمال شاہ صاحب

36. سید لال شاہ صاحب
 37. سید عثمان علی شاہ صاحب
 38. سید عبدالنبی شاہ صاحب
 39. سید محمد شفیع شاہ صاحب
 40. سید ہدایت اللہ شاہ صاحب
 41. سید حاکم علی شاہ صاحب
 42. سید بھیکے شاہ صاحب
 43. سید محبوب علی شاہ صاحب
 44. سید پیر برکت علی شاہ صاحب

ولادت باسعادت

حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب قادری

☆ سید بھیکے شاہ کی اولادِ اطہر میں دو بیٹے سید امیر علی شاہ اور سید محبوب علی شاہ تھے۔ سید حیدر شاہ ترمذی کا خانوادہ دوبارہ بھونڈری شریف میں آباد ہوا۔ سید امیر علی شاہ کے چار بیٹے 1. سید عطاء محمد شاہ صاحب 2. سید غلام جیلانی شاہ

صاحب 3. سید علی محمد شاہ صاحب 4. سید فتح محمد شاہ صاحب۔ دوسرے بھائی
 سید محبوب علی شاہ کے بھی چار بیٹے تھے 1. سید برکت علی شاہ صاحب
 2. سید شیر محمد شاہ صاحب 3. سید بہاول شیر شاہ صاحب 4. سید شہنشاہ شاہ
 صاحب تھے۔ سب کی سب اولاد اپنی اپنی جگہ لیکتا اور انمول تھی لیکن جن کا ستارا
 سب سے زیادہ روشن پذیر ہوا اور دنیا کے کونے کونے میں نور کی کرنیں بکھیرنے لگا
 وہ ہستی سید برکت علی شاہ صاحب کی تھی جو کہ 3 مارچ 1864ء کی ایک پرنور صبح
 اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئی۔ بچپن سے ہی مدرسوں اور بزرگوں سے تعلیمی پیاس
 پوری کی۔ بچپن سے ہی وعظ و نصیحت شروع کی۔ لدھیانہ، جالندھر اور جگراواں سے
 مختلف علماء اکرام و فوڈ کی صورت میں ہمیشہ آپ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے اور
 پیچیدہ دینی مسائل کو حل کرواتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ طب پر بھی آپ کو
 دسترس حاصل تھی۔ لا علاج مریض آپ کی خدمت میں پیش کیے جاتے تھے اور
 شفا یاب ہو کر واپس جاتے تھے۔ آپ کے والدین نے آپ کا اسم مبارک پیر برکت
 علی شاہ صاحب رکھا۔ آپ کے ایک خادم صوفی محمد اقبال نے آپ کے نام مبارک پر
 اسم نامہ تحریر کیا ہے جو ذیل میں دیا گیا ہے:-

اسم نامہ

ب برکت شاہ پیا پیا مظهر نور حقانی
 بحر عمیق تے بے کنار بے نمون نہانی
 بے پرواہ کہاوے آپے بغدادی دل جانی
 بلند نصیب اقبال ساڈے ملیا شاہ جیلانی
ر رب العظیم کہاوے آپے رب الاعلیٰ
 رنگ اپنے وچہ رنگی جاندا واہ رنگریز کمالا
 روہڑ گواوے جھلک دکھاوے سندر صورت والا
 رمز اقبال پیا دی پائی پیتا وصل پیالا
ک کرم جاں سوپنے کیتا ککھوں لکھ بنایا
 گن کہیا وچہ عشق کمالی کل وچہ جزو زلایا
 گنٹ گنڈا والا ماہی کر اولاً اج آیا
 کر اقبال ادا شکرانہ کامل پیر جو پایا

ت تنگ نظری دا ہے دعویٰ میں تو شور مچایا

تحت النفس نصیب جنہاندے تیزی عقل بلایا

تو ہی تو ہے ہر جاء سائیاں تین بن ہو نہ آیا

تو اقبال نوں مار گویا تیرا عالی پایہ

عقلاں دی جا نہ اتھے عجز نیاز گذاراں

عشق سمندر غوطہ لا کے عینوں و عین پکاراں

عجب نظارہ مکھڑا نوری عاکس نین کٹاراں

عشق اقبال نوں عین حیاتی عشقوں دید بہاراں

لگایا چرنیں اپنی لا دی تیغ چلائی

لا علمی دا پیالہ دیکے لاہی دلوں سیاہی

لطف عنایت ہادی کیتی لنگھی حد جدائی

لا یتحاج اقبال نوں کیتا لے کوچی گل لائی

یاراں دا یار ہے خاصہ عرش فرش دا والی

یارہویں والا نام سداوے صاحب لطف کمالی

اسم مبارک پیر میرے دا ستے حرف متالی

ہفت مراتب کامل انساں برکت علیشاہ عالی

”ب“ برکت ”ز“ رحمت بدلی ”ک“ کل تے وسدی
 ”ت“ تریاق علیلاں تائیں ”ع“ اینویں عین کشف دی
 ”ل“ لاموں لعل بنائے سنگ نون نظر عطا دل رسدی
 ”ی“ تھیں یا شاہا اج سن لے عرض اقبال بے کس دی

حالاتِ زندگی

☆ آپ شروع شروع میں چشت نگر کی گدی بھی چلاتے رہے اور آپ علم شریعت کے بہت بڑے داعی تھے اور اپنے خاندان میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کے خاندان والے آپ سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کرتے تھے ہر کام میں آپ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ آپ کے رشتے داروں میں سے ایک بھائی حضرت سید عطا محمد شاہ صاحب نے حضرت پیر شہباز خاں (سلیم پور شریف لدھیانہ انڈیا) کے دست مبارک پر بیعت کی اور علم لدنی حاصل کیا۔ جب حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کو اس بات کا علم ہوا کہ اُس نے ایک راجپوت خاندان کے فرد پیر شہباز خاں سے ہدایت پائی ہے تو آپ یہ سب کچھ سن کر بہت آگ بگولا ہوئے اور اپنے رشتے دار بھائی سے کہنے لگے آپ کو کیا ضرورت پڑی تھی غیر سید کے سامنے جھکنے کی۔ آپ نے سید خاندان کی توہین کی ہے تو عطا محمد شاہ

صاحب نے اپنے پیر و مرشد شہباز خاں کو سارا ماجرا جاسنایا تو پیر شہباز خاں نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ تو فکر نہ کر ہمیں برکت علی شاہ کو ملاویں اور وہ اپنا بھل بھلیکھا نکال لے۔ کچھ عرصہ کے بعد امر و امری حضرت پیر برکت علی شاہ صاحب کی پیر شہباز خاں سے ملاقات ہوئی تو پیر شہباز خاں نے کہا میاں برکت علی شاہ یہ آپ کے نانے دادے کا دین ہے اس میں ہمارا کوئی ذاتی کاروبار نہیں آخر کافی بحث کے بعد آپ نے اپنا سر تسلیم خم کر دیا اور گزارش کی جناب مجھے اپنی غلامی میں قبول کر لیں۔ پیر شہباز خاں نے کہا کے آپ سید زادے ہیں ہمیں کوئی عذر نہیں ہے اس طرح آپ نے 1904ء میں ایک بابرکت دن پیر شہباز خاں کے دست مبارک پر بیعت قبول کی اور آپ کے پیشوا نے آپ کو جناب غوث الاعظم کی جان نشینی کی خلعت عطا کی۔ بیعت قبول کرتے ہی آپ نے ارادی طور پر دنیا جہاں سے تعلق توڑ کر مالک حقیقی اور خالق کائنات سے رشتہ پیوند جوڑ لیا۔ آپ اپنے بھائی سید عطا محمد شاہ صاحب کا رورو کر شکریہ ادا کرتے اور فرماتے اگر ہمیں سیدھا راہ (اهدنا الصراط المستقیم) نہ دیکھاتے تو ہم اوگت جاتے۔ جب آپ کے خاندان والوں (سادات) کو پتہ چلا پیر سید برکت علی شاہ صاحب نے ایک راجپوت خاندان کے فرد پیر شہباز خاں کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے وہ لوگ بہت ناراض ہوئے کہ سید ہو کر راجپوت کے آگے جھکتے ہیں آپ کے خاندان والوں نے اپنے پورے سادات خانوادے کو اکٹھا کیا اور

انہوں نے فیصلہ کیا کہ اگر پیر سید برکت علی شاہ صاحب ہماری بات تسلیم کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ہم اس سے ہر قسم کے تعلقات قطع کر لینگے اور اس سے رشتہ داری نہیں کریں گے لیکن اس کے باوجود حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب اپنے ارادے اور فیصلے پر مستقل مجازی سے قائم اور دائم رہے۔

☆ پیر سید برکت علی شاہ صاحب کا گاؤں موضع بھونڈری شریف دریائے ستلج کے کنارے پر ہے اور دوسرے کنارے پر موضع ڈھگارہ ہے۔ اور دریا کا پیٹ (درمیانی حصہ) تقریباً دو میل کے فاصلے پر تھا دریائے ستلج میں ایک کشتی چلتی تھی جس کے ذریعے لوگ آر پار جایا کرتے تھے۔ دریا کے کنارے پر ایک بوڑھ کا بہت بڑا درخت تھا تو لوگ اس درخت کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھ کر کشتی کا انتظار کرتے۔ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ڈھگارہ جیسی آرام گاہ جگہ کہیں بھی نہیں شہر نزدیک ہے دس قدم کے فاصلے پر کھوہ ہے اور دریا دس زریب کے فاصلے پر ہے۔ یہاں ہندو اور مسلمانوں کی کافی آبادی ہے یہاں ہائی سکول بھی ہے اس موضع کے نزدیک ٹبہ پر ایک قبرستان بھی ہے۔ دریا کے کنارے پر ایک کوٹھا ہے یہاں ایک موچی کی دوکان بھی ہے جو نئے جوتے بناتا ہے۔ آپ پیر سید برکت علی شاہ صاحب کے قدم مبارک کی وجہ سے ڈھگارہ، ڈھگارہ شریف بن گیا۔

☆ دریائے ستلج کے کنارے بوڑھ کے درخت کے نیچے بیٹھ کر اکثر لوگ مولوی

غلام رسول کی کتاب ”احسن القصص“ پڑھا کرتے تھے تو لوگ بڑے انہماک سے سنتے تھے لیکن لوگوں کو سمجھ وغیرہ نہیں آتی تھی۔ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب اکثر دریا کے کنارے پر آیا جایا کرتے تھے اور وہاں تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ جب حضور پاک نے دیکھا کہ لوگ کتاب کو بڑی توجہ سے سنتے ہیں لیکن سمجھتے نہیں آپ نے کتاب ”احسن القصص“ کے شعروں کی تفسیر کرنی شروع کر دی تو لوگ مزید توجہ دینے لگ گئے۔ دریا کے کنارے پر جو فقیر یا موچی بیٹھا تھا وہ آپ کے کلام سے بہت متاثر ہوا تو اُس نے آپ حضور پاک کے دست مبارک پر بیعت ہونے کی خواہش کا اظہار کیا جسے پیر سید برکت علی شاہ صاحب نے کمال شفقت سے قبول فرمایا۔ یہ موچی پہلا دوست تھا جس نے بابا صاحب کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اس فقیر یا موچی نے بابا صاحب کے لیے گھسہ بنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ تو موچی نے آپ سے وعدہ لیا کہ جب بھی میں چاہوں آپ کے پاؤں مبارک کا ناپ لوں آپ انکار نہیں کریں گے تو آپ نے وعدہ فرمایا۔ اس موچی نے فقط آپ کے دیدار کے لیے یہ وعدہ لیا کہ آپ اسی بہانا سے میرے پاس آتے جاتے رہیں گے اور گھسہ بنانے میں کافی وقت صرف کر دیا اس طرح بابا صاحب موچی کے پاس تشریف لاتے رہے اور فقیر یا موچی اپنے عشق کی پیاس بجاتا رہا۔

☆ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کے پیشوا سرکار پیر شہباز خاں سلیم پور

شریف لدھیانہ میں رہائش پذیر تھے۔ جو بھونڈری شریف سے تقریباً دس کوس کے فاصلے پر تھا۔ آپ پیر سید برکت علی شاہ صاحب کا زرعی رقبہ بھونڈری شریف میں تھا آپ کے ہاں نوکر چاکر بھی تھے اور کھیتی باڑی کا پیشہ اختیار کیا ہوا تھا اپنے کھیتوں میں ہل چلایا کرتے تھے۔ آپ دن کے وقت کھیتوں میں کام کرتے اور رات کو پیشوا سرکار کی خدمت سرانجام دیتے اس طرح آپ نے اپنی باقی ماندہ زندگی پیشوا کی خدمت کیلئے وقف کر دی۔

اوصافِ حمیدہ

حضور پر نور پیر سید برکت علی شاہ قدس سرہ العزیز

اوصاف:-

اوصاف حمیدہ شوہ برکت دے جو دیکھن وچہ آئے
مجل کراں بیان انہاں دا اندر شوق سوائے
خلق:-

خلق محمدی حضرت دیوچہ گٹ گٹ بھریا ہویا

بابرکت

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً اللہ

بافیض

افصح ناصح

مُشفق

ہادی

برکت

علی

بن

آبا

بے ریائی:-

بے ریائی

تے

صفائی

سچائی

وچہ

پورے

عاکس نین

ستمگر

نظراں

کردیاں

ناز

نہورے

بے پرواہی:-

بے پرواہی

سرور

ناز

وراں

شوہ

برکت

کر دے

بے نیازی

ورتے

کدی

منہ

پھیرے

اغیاروں

بے پرواہی

دیکھ

سوہنے

دی

کنبدے

محکم

وڈے

طالب صادق

مرد

دلاور

نیوں

نیوں

عرض

الاؤندے

بے پرواہا

شہنشاہا

یا برکت

علی

سجاناں

رکھیں نظر

کرم

اساں

پر

یاسید

سلطاناں

اخلاص:-

اخلاص من

بھرپور

ہویا

اخلاصوں

نیت

نیک

مصفا

سینہ شرح

نور

الاہوں

نوں

لوں

دے

مجتا

چال:-

سبک چال قدماں وچہ پھرتی، رکھدے نظر اگاڑی
چلدے چلدے کدی نہ حضرت دیکھیا مڑ پچھاڑی

ایفائے وعدہ:-

وعدہ توڑ نبھاون پورا خصلت مرداں والی
پورا دین جواب مخاطب جے کوئی ہووے سوالی

طبع:-

طبع رحمان غم خوار سوہنے دی غم دوستاں کھاوے
جے کوئی رنج ہووے، ہٹ جاوے درد، ماہی کھچ پاوے

سخاوت:-

فیض کرم دے چھٹے دتے اتے طبق زمیں دے
ذاتاں نیچ چہاراں چوہڑے تیک آندے وچ دینے

نور ہدایت نالوں وڈی ہور سخاوت ناہیں
نازک لبوں تبسم بھریوں پاؤ لطافت تائیں

صورت سیرت :-

گندی رنگ تے قد میانہ سیرت پاک رحمانی
خوش خصائل انساں کامل برکت علی سبحانی
لباس :-

سادہ لباس رہائش سادہ چشماں مدوں بھریاں
دربار رحمت لاوے جسم برن نوری جھڑیاں
جس دم کوئی خادم جاوے وچہ خدمت سرکار دے
خیر عافیت پچھن گھر دی حضرت نال پیار دے
پھیر طعام تے پانی پچھدے حضرت دوست تائیں
مڑ مڑ پچھن دسو حاجت کم شرماؤں دا ناہیں
جھڑ دے پھل مونہوں حضرت دے جدوں سخن الاؤندے
ہاسے کارے ہار ماہی دے کھچ دلاں نوں پاؤندے
یاراں نال بہاراں ہوندیاں تے سب رنگ رلیاں
باجھوں یار پیارے لگدیاں گلیاں سنجیاں سنجیاں
ابرکرم دا سایہ ٹلے جے ساقی ٹل جاوے
برکت والی صورت دے سنگ برکت اٹھ سدھاوے

اس برکت نوں رکھن کارن شکل بناون ویسی
 آپ نوں کھو ماہی دے اندر دیکھن دید ماہی دی
 سدا بہار جیویں رکھ تازہ ایہہ تازہ ہر ویلے
 سرت سہاگناں دے گھر چلدے چرنے رنگ رنگیے
 واہ واہ برکت پیر سبحانی کر گیا رشنایاں
 راز جیسے ناداراں دے گھر رحمت پھریاں پایاں

خلیفہ غلام دستگیر راز

متفرقات نمبر 1

☆ حضرت پیر شہباز خاں کے خلفاء میں سے اکثر حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب سے حسد کرتے تھے سرکار عالیہ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب جب کبھی اپنے پیر خانے عرس کے موقع پر تشریف لے جاتے تو آپ اپنے دوستوں سے فرماتے کہ آپ لوگوں کا ملنا جلنا ہمارے تک ہے آپ لوگ واپس چلے جائیں آگے صرف ہم نے جانا ہے۔

☆ ایک دفعہ سلیم پور شریف عرس مبارک کے مواقع پر قوالی ہو رہی تھی آپ بھی محفل میں موجود تھے پیر شہباز خاں امیر محفل کی حیثیت سے مسند پر تشریف فرما تھے

اس دوران بابا صاحب کے کسی دوست نے آپ کو ایک روپیہ قوالوں کو دینے کے لیے پیش کیا تو پیر شہباز خاں نے دیکھ لیا تو پیر شہباز خاں نے آپ کو بہت برا بھلا کہا ساتھ یہ بھی کہا کہ ہمارے سامنے پیر بن بن کر دیکھاتے ہو اب ہماری محفل سے نکل جاؤ اس واقع کو دیکھ کر حاسد بڑے خوش ہوئے تو حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب روتے ہوئے محفل سے نکل کر باہر بیٹھ گئے اور مزید رونے میں مصروف رہے اس دوران قوالی جاری تھی تو قوالوں نے ایسا مصرعہ پڑھا جو حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کے دل پر بہت لگا اس طرح آپ اپنے گلے میں کپڑا (صافہ) ڈال کر ہاتھ جوڑ کر زار و قطار روتے ہوئے قوالی کی محفل میں داخل ہوئے اور پیشوا کے قدموں میں گر گئے اور معافی مانگنے لگے تو پیشوا سرکار نے آپ کو بڑے پیارا اور محبت سے اٹھا کر دل فگار ہو کر اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا کہ حاسدو جل جاؤ تم لوگوں میں سے ایسا اونچے مراتب والا نظر نہیں آتا۔ تم سب یہ سمجھتے تھے کہ ہم نے برکت علی شاہ کو محفل سے نکال دیا لیکن اس جیسا کوئی ہے تو ہم جانیں۔

☆ حضرت پیر شہباز خاں ہر سال چیت کی 2 تاریخ کو اپنے پیشوا سرکار حضرت پیر سید کرم علی شاہ کا عرس مبارک منعقد کرتے تھے اس موقع سے پہلے حضرت پیر شہباز خاں ولی کے طالب اکٹھے ہوتے۔ عرس مبارک شروع ہونے سے پہلے تمام دوست آ کر جگہ کی صفائی کرتے اور اس کو سنوارتے۔ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب سلیم پور شریف عرس مبارک کے موقع پر چند دن پہلے جاتے تو پیشوا کے

اذن کے مطابق کارگزاری کرتے ایک عرس کے موقعہ پر پیر شہباز خاں نے فرمایا کہ میاں برکت اپنے کچھ دوست لے لو عرس کے لیے جگہ سنوارو اور کانوں کو صاف کر کے ایک چھن بناؤ۔ اس طرح عرس کے موقعہ پر کئی روز متواتر کانے کاٹتے رہے ایک دن حضور پاک طعام کھانے آئے تو آپ کے پیشوا سرکار پیر شہباز خاں کہنے لگے کہ پیٹ پروری کیلئے آگئے ہو۔ جاؤ پہلے چھن وٹو جا کر آپ فوراً واپس چلے گئے دو تین دن تک چھن بناتے رہے بھوک نے بہت ستایا لیکن آپ کھانا کھانے کے لئے نہیں گئے۔ پھر تیسرے دن پیر شہباز خاں نے دوستوں کو فرمایا کہ جلدی کرو میاں برکت کو غسل کراؤ اور شہانہ پوشاک زیب تن کراؤ اور اچھی طرح کھانا کھلاؤ تو دوستوں نے فوراً پیشوا کے حکم کی تعمیل کی۔ اور ختم شریف کے لئے سبزہ لے کر چلنے لگے تو پیر شہباز خاں نے دوستوں سے فرمایا کہ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کو سب سے آگے رکھو اور باقی سب لوگ ان کے پیچھے رہیں یہ میرے دلہا ہیں میں نے اسے قبول کیا شاہی اور سرداری اس کے سپرد کردی ہے اور ان کا جھنڈا قیامت تک جھومتا رہے گا سب لوگ حیران ہو کر دیکھتے رہ گئے۔

☆ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بابا صاحب اپنے پیر و مرشد کے پاس بیٹھے تھے۔ پیر و مرشد نے فرمایا کہ میاں برکت عرس مبارک نزدیک ہے لیکن نیاز تیار کرنے کے لیے ایندھن (بالن) نہیں ہے تو آپ فوراً سلیم پور شریف سے اپنے موضع

بھونڈری شریف تشریف لائے تو اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر (جو ابھی ابھی نئے بنائے تھے) چھتیر اور بالے اتار لیے اور انہیں بیل گاڑی پر رکھ کر لے گئے اور پیشوا سرکار کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ یہ سب کچھ عشق کے جذبہ کے تحت ہوا۔ اتنی بڑی قربانی کہ اپنے اہل و عیال کا خیال تک نہ کیا۔ صرف اور صرف اپنے نانے دادے کے دین کی خاطر کیا اور یہ عشق کی معراج ہے کہ اپنے پیشوا کے امر کو بجا لانے میں غیر خیال نہ کیا۔ بالکل حضور پاک کی حدیث (کتاب مخزن فیض حدیث نمبر 11 صفحہ نمبر 63) کے عین مطابق عمل کر دیکھایا۔ فاطمی خاندان کا یہی طرہ امتیاز ہے اس خاندان والوں نے اپنے اہل و عیال کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا پر عمل کیا (وَأَقِمْوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ) سورۃ البقرہ آیت نمبر 43 یعنی نماز قائم کر کے دیکھا دیا۔ اس سلسلہ میں خلیفہ غلام دستگیر راز لکھتے ہیں جو درج ذیل ہے:

شہنشاہ دی مجلس اندر ادبوں سب جھکائے
 ڈاڈے نال یارانہ لاکے نیوں نیوں وقت لنگھائے
 عالیجاہ دی بے پرواہیوں غافل مول نہ ہونا
 جور و جفا دیاں سہ سہ ضرباں وچہ قداماں دے رہنا
 خیال ملال نہ ہرگز کرنا جے جھڑک ملے محبوبوں
 خامی غلطی سمجھ کے اپنی عذر الایئے ادبوں

باجھوں ادب نہ ملدی ڈھوئی باجھوں ضبط نہ چارا
 طلب رضا دلبر ہر ویلے خودیوں کرے کنارہ
 ہو ذلیل رہے وچہ قدماں رسوائیوں نہ ڈریے
 بھادیں کافر کہے زمانہ یار دامن پھڑیے
 پیو پاون دا ایہو چارہ کریے جان تصدق
 نگ ناموس دیے چھڈ سارا ملن حضور مقدس

☆ ایک دفعہ پیر شہباز خاں نے فرمایا کہ میاں بרכת ہمارے لئے سادہ ٹھنڈا پانی لے کر آؤ پیر سید بרכת علی شاہ صاحب نے ایک گلاس دھو کے اُس میں پانی بھر کے بڑی احتیاط اور کمال ادب کے ساتھ پیشوا کی خدمت میں پیش کیا۔ تو پیر شہباز خاں نے گلاس پکڑ کر فرمایا کہ گلاس کو دھوئے بغیر اُس میں پانی ڈالا اور ذرا بھی پیشوا کے ادب کا لحاظ نہ کیا اور گلاس واپس کر دیا اور ساتھ یہ بھی فرمایا گھر سے فقیری لینے آئے لیکن اس کا بالکل چچ نہیں رکھتے۔ بابا صاحب خاموشی سے با ادب کھڑے رہے اور یہ سوچتے رہے کہ اے محبوب سبحانی دلوں کے راز تو ہی جانتا ہے۔ اس واقع کو گزرے ہوئے کچھ عرصہ ہو گیا تو پیر شہباز خاں نے بابا صاحب کو بلایا اور کہا ہمیں ٹھنڈا پانی پلاؤ۔ بابا صاحب نے گلاس لے کر اُس کو خوب مل مل کر دھویا اور صاف کیا پھر گھرے کا ٹھنڈا پانی ڈال کر بڑے ذوق اور کمال ادب کے ساتھ پیشوا

کی خدمت میں پیش کیا۔ پیر شہباز خاں نے گلاس پکڑ کر کہا صد افسوس کہ اس گلاس کو اتنا مل مل کر دھویا اور کملا کیا اس میں کون سی پلیتی ہے اور ہادی کے در دولت پر کون سی چیز آپ نے ناپاک دیکھی ہے۔ بابا صاحب یہ سن کر بادب خاموش رہے اور دونوں ہاتھ جوڑ کر عاجزی سے معافی مانگنے لگے۔

جہاں محبوباں دیاں لوڑاں اوہ نہ ہٹن پچھاڑی
وڑ وچہ بحر عمیق عشق دے ودھدے جان اگاڑی
کر تصدق تن من حضرت لٹیا گنج غفاری
مجسم برکت بنکے کیتی دوستاں دی غم خواری

اقتباسات اخذ شدہ

عکس شدہ کتاب ”گلزار شریف“ مصنف خلیفہ چمن دین

☆ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کے خلیفہ چمن دین نے ایک کتاب ”گلزار شریف“ تحریر کی تھی۔ اس کتاب میں خلیفہ چمن دین اپنے پیشوا سرکار کی ہر محفل کا آنکھوں دیکھا حال اذر جو مواقع رونما ہوتے تحریر کرتے۔ لیکن افسوس ہے

کہ اب یہ کتاب بوسیدہ حالت میں موجود ہے اور تقریباً تمام صفحات خستہ حالت میں ہونے کی وجہ سے پھٹ چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے کسی بھی واقع کو تسلسل سے بیان کرنا ناممکن ہے۔ اس لیے کہیں بھی کوئی غلطی ہو جائے تو درگزر کی جائے۔

☆ راوی خلیفہ چمن دین:- خلیفہ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ سلیم پور شریف میں ایک موقع پر میں نے مناجات پڑھی ”یاد شگیر میراں یاد شگیر میراں“ تو اس میں میں نے اپنے پیشوا کا نام لیا تو خلیفہ حضرت فتح خاں صاحب کہتے ہیں کہ جہاں تم اپنے پیشوا حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کا نام لیتے ہو۔ وہاں ہمارے میاں صاحب (پیر شہباز خاں) کا نام لیا کرو۔ غلام احمد خاں عرف فاضلی صاحب فرماتے ہیں کہ دو دفعہ نام نظم میں آئے تو نظم فعل ہوتا ہے۔ یہ بات خلیفہ عبداللہ، مرزا فضل دین بیگ، سید محمد انور علی شاہ نکودر، جھنڈے شاہ اور چوہدری محمد وغیرہ ڈھگاہ اور میاں صاحب نے بھی سنی۔ میاں صاحب خلیفہ فتح خاں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں حضرت جی لڑکا باپ کی وراثت لینے کا حق دار ہوتا ہے یا چچا کی بھی لے سکتا ہے؟ فتح خاں صاحب یہ کہہ کر خاموش ہو گئے کہ لڑکے کو اپنے باپ کی وراثت سے حصہ ملتا ہے یہ ٹھیک ہے۔

☆ پھر غلام احمد خاں عرف فاضلی کے سوال کا جواب دیا کہ خاں صاحب قرآن شریف میں تقریباً 750 دفعہ نماز کا حکم آیا ہے اللہ فعل ہے یا قرآن شریف فعل ہے غلام احمد خاں عرف فاضلی صاحب نے کہا کہ یا حضرت ہم بھول گئے ہیں ہمیں

معافی دے دو اس کے بعد تمام دوست میاں صاحب کے ہمراہ خانقاہ شریف تشریف لے گئے۔ راہ میں آپ فرماتے ہیں کہ شرارت کو چھوڑتے نہیں جب ناگ میں ول ڈنگ ہو موری (سوراخ) میں داخل نہیں ہو سکتا۔ زبان پر کچھ اور دل میں کچھ اور ہوتا ہے آپ نے خانقاہ میں داخل ہوتے یہ بھی فرمایا کہ بزرگی ذات مذہب کا ورثہ یا حق نہیں۔

☆ خلیفہ چن دین کہتے ہیں کہ میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں رسول مقبول ﷺ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امام حسنؑ اور حسینؑ کو دیکھا۔ ایک خیمے میں موجود ہیں جو قدرتی معلوم ہوتا ہے۔

حضور پاک ﷺ مجھے فرماتے ہیں کہ پیر سید برکت علی شاہ صاحب کے دست بیعت ہو جا آپ کا خیر اور مقصود ان کے پاس ہے۔ آج ہماری توحید پیر سید برکت علی شاہ صاحب کے پاس ہے۔

☆ جب میں بیعت ہونے لگا تو جھنڈے شاہ کہتا ہے کہ حضور اس کے واسطے چھری تیز کر لینا یہ بہت سخت ہے۔ میاں صاحب فرماتے ہیں کہ جھنڈیا چھرا سب کے لیے ایک ہی ہے۔ ہمارے پاس پیر شہباز خاں کی عطا ہے کوئی فرق نہیں ہے مالک خزانہ اسی کا ہے جو رگڑا جھل گیا۔

☆ قول میاں صاحب:- کہ سال بھر آرام ایک دن دربار شریف میں مرشد پاک کے جوتوں میں رُل جانا اہم مقام ہے۔

نماز کے مقام

☆ خلیفہ چمن دین روایت کرتے ہیں کہ جس طرح احمد (ا۔ح۔م۔د) کے چار حرف ہیں۔ اسی طرح نماز (ن۔م۔ا۔ز) کے چار حروف ہیں یعنی نماز چار مقام پر مشتمل ہے۔ 1. قیام 2. رکوع 3. قعود 4. سجود ان چار مقامات پر کائنات کی بنیاد ہے۔ اس کائنات میں درخت، کائے اور جو بھی نباتات ہیں وہ قیام کے مقام پر ہیں پھر جو حیوانات ہیں یہ سب کے سب رکوع کے مقامات پر ہیں اس کے علاوہ مینڈک، ٹڈیاں اور ڈڈیاں وغیرہ یہ قعود یعنی التھیات کے مقام پر اور سانپ، مچھلی چھپکلی وغیرہ سجود کے مقام پر ہے لیکن یہ چاروں مقام انسان کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات میں اشرف و اعلیٰ بنایا ہے اور انسان ہی کے متعلق فرمایا گیا ہے ”الانسان سری و ناسرہ“ کسی دوسری مخلوق کے لیے نہیں فرمایا یہ بھی انسان کے لیے فرمایا گیا ہے کہ ”من عرفہ نفسه فقد عرفہ ربہ“ اگر انسان ”سرہ“ والا مرتبہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کو سب سے پہلے اپنی پہچان کرنی چاہیے جو بغیر کامل مرشد کے ہونا ناممکن ہے اس کے بعد ”فقد عرفہ ربہ“ کا مرحلہ آتا ہے جس سے ”سرہ“ کا مقام حاصل ہوگا۔ اس کے علاوہ نماز کے مذکورہ بالا مقام حاصل کرنے کے لیے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے:-

☆ ”واقیموا الصلوٰۃ و اتوا الزکوٰۃ“ جہاں بھی نماز قائم کرنے کا ذکر آیا ہے

وہاں اس کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا بھی ذکر ہے یعنی زکوٰۃ دو گے تو نماز قائم ہوگی پھر نماز کے چاروں مقام حاصل ہوں گے ورنہ نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سلسلہ عالیہ قادریہ فاضلیہ کی بنیاد

☆ خلیفہ چمن الدین روایت کرتے ہیں کہ میاں صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسنؑ اور حسینؑ کی تعلیم و تربیت کیلئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواجہ حسن بصری کو مقرر کیا جب تعلیم مکمل ہوئی تو حسنین کریمین کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت خوش ہوئے تو فرمایا کہ حسن بصری مانگ کیا معاوضہ چاہتا ہے خواجہ حسن بصری نے عرض کی کہ حضور مجھے اپنے سینے کا علم عطاء فرمائیے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسن بصری کو بیعت کیا فرمایا کہ یہ سینے کا علم (علم لدنی) آپ کے پاس ہماری امانت ہے۔ یہودی لوگ تمہیں تنگ کریں گے اگر ہماری امانت ہضم کرو گے تو جنت میں تمہارا گھر (مرتبہ) سید کا ہوگا اگر امانت ہضم نہ کر سکے تو ہماری امانت واپس کر دینا۔ خواجہ حسن بصری اس امانت کو ہضم نہ کر سکے تو اس علم کو تیرا خاندانوں میں تقسیم کر دیا کسی کو کچھ دیا، کسی کو کچھ دیا لیکن جدی توحیدی خاندان ایک ہی ہے۔ تمام توحید

خاندان عالیہ قادریہ فاضلیہ میں ہے جو آج بھی کوٹ شریف غربی چک نمبر 477 گ۔ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں موجود ہے۔ توحید کا یہ سرچشمہ آج بھی عشق کے متوالوں کو مے توحید سے سیراب کر رہا ہے اور حضور پاک ﷺ کے دیوانے آج بھی فیضِ خاص (دیدارِ الہی) سے مستفید ہو کر لطف اندوز ہو رہے ہیں اس خاندان عالیہ قادریہ فاضلیہ کا شجرہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے ملتا ہے باقی تیرا خاندان اس کے طفلی ہیں ان میں حضرت خواجہ حسن بصری کا نام آتا ہے جو خاندان حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے نام سے ہے یہی اصلی توحیدی خاندان ہے۔ اس خاندان کے طالبوں کو قرآن شریف کی آیتیں اور احادیث خوب راستہ دیتی ہیں یعنی ان کو خوب سمجھ آتی ہے۔ اس خاندان کے پیروکار پہلے دن ہی نعمت عالیہ حاصل کرتے ہیں جس انسان نے ارادی موت قبول کی یعنی مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ موت ازلی سے پہلے ارادی موت وارد کر لو موت ازلی سب لوگ مرتے ہیں (کل نفس ذائقة الموت) یعنی موت ازلی اس کائنات کی ہر ذی روح شے پر وارد ہوتی ہے لیکن جس نے ارادی موت قبول کی وہ اللہ تعالیٰ اور حضور پاک ﷺ کا عاشق بن گیا۔ عاشق پر جنت دوزخ حرام ہے اس لیے حکم ہے کہ ازلی موت سے پہلے ارادی موت اختیار کرو اور اپنے شعور سے ماسواء کونکال دو"العشق نار یحرق ماسواء اللہ" آتش عشق پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ اوپر کی حدیث سے ثابت ہے کہ آتش عشق جنت دوزخ کو بھی جلا دیتی

ہے بیعت محمدی ﷺ اور فرمانبرداری دوزخ کی آگ سے بچاتی ہے بغیر بیعت محمدی ﷺ سے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب نہیں ہوتا۔ یاد رہے باقی جو تیرا خاندان ہیں ان میں لوگوں کو خوب خشک عبادت اور چلہ کشی کرنی پڑتی ہے اور تمام عمر اسی میں گزر جاتی ہے اور مدعا حاصل نہیں ہوتا۔

☆ خلیفہ چمن الدین روایت کرتے ہیں کہ حضرت پیر سید بركت علی شاہ صاحب ایک دفعہ ڈیرہ امام دین، نظام دین آرائیں پر تشریف لائے وہاں رات کے وقت فقیر یا موچی، محمد بخش ڈوگر، جھنڈے شاہ حجام، نبی بخش بافندہ، فضل الدین اور صوبے خاں بھی موجود تھے۔ ہم سب نے پیشوا سرکار کو سجدہ سلام اور مصافحہ کیا۔ حضور پاک نے مجھے دیوان قادری پڑھنے کا فرمایا یہ بھی فرمایا کہ مناجات سے پہلے دوہڑہ ضرور کہنا چاہیے۔ چنانچہ ذیل میں دیا گیا دوہڑہ پڑھا گیا اور اس کے بعد دیوان قادری سے مناجات پڑھی گئی۔

دوہڑہ

اسوج:- ایک نگاہِ کامل پیشوا سے پایا لطف ہزار گونا گوں راتیں

بیٹھا اٹھا جاگدا سون لگا کیتا خیال درست بطون راتیں

میرے پیر تو قربان کرن جاناں عیسیٰ موسیٰ تے افلاطون راتیں
میں قربان ہاں چن دینا چننے کلمہ بنایا جانوں راتیں

مناجات

اے دستگیرِ عالم فیضِ عام ہے تمہارا
میں آپ کا ہوں چیرا نظرِ عطا خدارا
تم بے کسوں کے والی بے کس ہوں میں سوالی
بخشو مجھے خوش حالی تجھ در پر آپکارا
ہر یک کو تکیہ گاہے ملجائے اور پناہے
جز ذاتِ پاک تیری کوئی نہیں ہمارا
از بس کہ نارسا ہوں، جیسا ہوں آپکا ہوں
دامن تیرے لگا ہوں دکھلا رہ ہڈی را
محبوب ہو خدا کے، منظورِ مصطفیٰ کے
فرزند مرتضیٰ کے، زہرا کے جگر پارا
دیدار آپ کا ہے زویت خدا کی ہم کو
دکھلا جمال اپنا پنہاں و آشکارا

دنیا و دین کی حاجت باقی رہے نہ کوئی فرماؤ گر عطا سے یہ قادری ہمارا

☆ دوسرے دن آپ حضور دوستوں کے ہمراہ موضع ڈھگاہ تشریف لاتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ یہ محفل (درویشوں کی محفل) نہیں بلکہ اللہ اور رسول کی امانت ہے اس وچہ خیانت کرنے والا اہل جہنم میں سے ہے کیونکہ مرد اور عورت دونوں بیعت ہیں عام طور پر آتے جاتے بھی ہیں اگر کوئی غیر نظر کرے گا تو بیڑا غرق خواہ پیر ہو یا مرید ہو یہ محفل زندہ اسلام اور رسول کی ہے خود رسول ﷺ محشر کو ضامن اور گواہ ہوں گے۔

دنیا رکھنی مشکل ہے یا دین؟

☆ حضور میاں صاحب فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں دین سے دنیا رکھنی مشکل ہے آپ فرماتے ہیں کہ نہیں بلکہ دین رکھنا مشکل ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے دین رکھا اور دین کی خاطر اپنے اہل و عیال اور دوستوں کو قربان کر دیا۔

”یا ایہا الذین امنوا طیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم“

ترجمہ: ”اے ایمان والوں اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور تم میں جو لوگ اولی الامر ہیں۔“ حضور پاک ﷺ کی حدیث مبارکہ: ”حسین مجھ سے

ہے میں حسین سے ہوں“ وہ درباری عالم جن کی مادری زبان عربی تھی وہ لوگ قرآن کو نہ سمجھ سکے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے خلاف فتویٰ دے دیا۔ اس لیے حضرت سلطان باہو نے ٹھیک کہا ہے جو درج ذیل ہے:۔

ج:۔ جیکر دین علم وچہ ہوندا تاں سر نیزے کیوں چڑھدے ہو
اٹھارہ ہزار جو عالم آہا اوہ اگے حسین دے مردے ہو
جے کجھ ملاحظہ سرور دا کر دے تاں خیمے تنبو کیوں سڑ دے ہو
جیکر من دے بیعت رسولی تاں پانی کیوں بند کردے ہو
پر صادق دین تہناندے باہو جو سر قربانی کر دے ہو
☆ حضرت سلطان باہو نے خوب کہا کہ اگر دین کتابوں کے پڑھنے سننے میں ہوتا
تو اٹھارہ ہزار عالم نہ فتویٰ دیتے اور نہ دوزخ میں جاتے۔ حضرت امام حسین علیہ
السلام کی بیعت رسولی بیعت تھی اور آج بھی جاری و ساری ہے۔ حضرت امام حسین
علیہ السلام نے صرف اپنے نانے کا دین اور رسولی بیعت کو قائم ”واقیموا الصلوٰۃ
واتوا الزکوٰۃ“ کیلئے قربانی دی۔ یہ قربانی قیامت تک قائم رہے گی اور اس کا
تذکرہ ہوتا رہے گا۔ رسولی بیعت آج بھی موجود ہے اور آئندہ بھی موجود رہے
گی۔ کسی نے کیا خوب کہا:۔

قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

☆ مذکورہ بالا تحریر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے دنیا چھوڑی دی اور قربانی دے کر دین کو بچا لیا۔

☆ حضرت منصورؒ نے دین رکھا اور دنیا کو تین طلاقیں دیں۔ حضرت منصورؒ ہمیشہ دعا مانگا کرتے تھے یا اللہ تعالیٰ تیرے میرے درمیان ”میں“ موجود ہوں۔ اس حجاب اور دیوار کو ہٹا دو۔ یہ دعا اللہ تعالیٰ نے منظور کر لی تو آپ ”انا الحق“ کا نعرہ لگانے لگے تو مفتیوں نے فتویٰ لگا کر سولی چڑھا دیا۔ سب سے پہلے حضرت منصورؒ کی آنکھیں نکالی تو آپؒ نے فرمایا اے لوگو! میری آنکھیں اب بھی موجود ہیں میں ان سے دیکھ سکتا ہوں، ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے تو انہوں نے کہا میرے ہاتھ اور پاؤں اب بھی سلامت ہیں میں ان ہاتھوں سے پکڑ سکتا ہوں اور پاؤں سے چل سکتا ہوں۔ پھر آخر کار آپ کے وجود کو جلا کر راکھ کر دیا اس طرح حضرت منصورؒ نے دین رکھا۔ ان کے علاوہ حضرت شاہ شمس تبریزؒ نے پوش لہا کر دین کو بچایا۔ اب بتائیے کہ دین رکھنا مشکل ہے کہ دنیا؟ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر برادری میں گزارا نہ ہو سکے تو آپ کہیں اور بھی چلے جاؤ گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع ہے لیکن دین کو چھوڑ کر کہاں جاؤ گے کیونکہ ساری خدائی اُس کی ہے جس کا دین ہے اور دین رکھنا مردوں اور جوانوں کا کام ہے بیچ کاروں کا نہیں۔

بت پرستی

☆ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب فرماتے ہیں سورت البقرة آیت نمبر 1,2 ملاحظہ کریں:- ”آلَمْ ذَاكَ الْكُتُبَ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ“ ترجمہ: ”نہیں ہے شک بیچ اس کتاب کے راہ بتلانے والی ہے پرہیز گاروں کو“ پرہیز گاری کامل پیشوا سے ملتی ہے۔ بلا پرہیز گاری تمام بت پرستی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدا کے سوا لکڑ، آگ، پتھر، پانی، رشتہ دار، اولاد اور دولت کی پوجا یا خواہش کی جائے تو یہ بت پرستی ہے یعنی ماسوا اللہ بت پرستی ہے القرآن سورت المائدہ آیت نمبر 76 ”قُلْ اَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ“ ترجمہ: ”آپ ﷺ فرمادیجئے کیا اللہ تعالیٰ کے سوا ایسے کی عبادت کرتے ہو جو کہ تم کو نہ نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتا ہو اور نہ نفع پہنچانے کا حالانکہ اللہ تعالیٰ سب جانتے اور سنتے ہیں“ سورت الفرقان آیت نمبر 43 ”ارءیت من اتخذا الهه هو هه افانت تكون عليه وكيلا“ ترجمہ: ”اے پیغمبر آپ نے اُس شخص کی حالت بھی دیکھی جس نے اپنا خدا اپنی خواہش نفسانی کو بنا رکھا ہے سو کیا آپ اس کی نگرانی کر سکتے ہیں“ القرآن سورت المنافقون آیت نمبر 9 ”يا ايها الذين امنوا لا تلهمكم اموالكم ولا اولادكم عن ذكر الله ومن يفعل ذلك فاولئك هم الخسرون“ ترجمہ: ”اے ایمان والو تم

کو تمہارے مال، اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پاویں اور جو ایسا کرے گا ایسے لوگ ناکام رہنے والے ہیں“
☆ دوسری جگہ فرمایا:-

عقل و دل و نگاہ کا مرشد اولین ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دین بتکدہ تصورات
(حضرت علامہ اقبال)

☆ مزید آپ فرماتے ہیں کہ خدا ایک ہے اور بت شریک ہے۔ یہ شرک ہے۔
کیوں کہ ہمارا دوست ہمارے دشمن کو اپنے ساتھ لاوے گا تو دوست ہی دشمن ہے
مثال کے طور پر اگر آنکھ میں لکھ پڑ جائے تو پہاڑ معلوم ہوتا ہے تکلیف ماسوا۔
اللہ تعالیٰ تمام حاجات پوری کرتے ہیں بندے دیکھو دیکھی ڈوبتے ہیں عقل کے
اندھے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک سکھ کا سوال

☆ ایک دفعہ ایک سکھ افسر حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کے پاس آیا تو گزارش کی کہ جناب میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔ حضور پاک نے فرمایا کہ پوچھیں سکھ نے کہا! یا حضرت نبی پاک کو معراج ہوئی؟ میاں صاحب نے جواب دیا کہ ہاں معراج ہوئی ہے سکھ نے پھر پوچھا۔ یا حضرت جی! القرآن سورت البقرة آیت نمبر 115 ”ولله المشرق والمغرب فاينما تولو فثم وجه الله ان الله واسع علیم“ ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کی مملوک ہیں مشرق بھی اور مغرب بھی کیونکہ تم لوگ جس طرف منہ کرو اس طرف اللہ تعالیٰ کا رخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ (تمام جہات کو) محیط ہے کامل العلم ہیں“ قرآن شریف میں ٹھیک ہے؟ میاں صاحب نے جواب دیا۔ ہاں! ٹھیک ہے۔ سکھ نے سوال کیا یا حضرت ان دونوں میں ایک ٹھیک ہے ایک نہیں ٹھیک ہے نبی پاک ﷺ کو معراج شریف ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر چیز وچہ نہیں؟ اگر اللہ تعالیٰ ہر چیز وچہ ہے تو حضرت محمد ﷺ کو معراج نہیں ہوا۔ یا حضرت جی! جواب دینا۔ دیا کر پا کر کے۔ میاں صاحب جواب فرماتے ہیں سردار پر نام سنگھ۔ پانی، حیوان، انسان، درخت، گھاس اور فصل میں ہے یا نہیں۔ سکھ! ہاں جناب ہے۔ تو پھر انسان، حیوان، درخت، گھاس اور فصل وغیرہ سے اپنی پیاس کی حاجت پوری کر سکتا ہے کہ نہیں۔ سکھ! یا حضرت ایسا پانی حاجت پوری

نہیں کر سکتا۔ پیاس کھو یا دریا سے ہی مٹے گی۔ میاں صاحب! اگر پیاس کھو یا دریا سے مٹے گی تو خدا بھی ہر چیز وچہ ہے لیکن حاجت نجات کسی گرو یا پیر کامل سے پوری ہوگی سکھ یا حضرت ایہ مسئلہ آپ ہی نے حل کیتا ہے۔ ہندو مسلم پیر دیکھے ہیں مگر جواب سے محروم رہے باقی ہندو مسلم سب جھگڑا ہے۔ ہندو مسلمان اپنے آپ کو بڑھاتے ہیں مگر ہر دو معرفت اور حقیقت سے محروم ہیں۔

نوٹ

☆ میاں صاحب کے طالب ہر قوم و مذہب یعنی عیسائی، یہودی، برہمن، سکھ، چوڑے اور مسلمانوں میں سے تھے۔ اس طرح ایک ہندو نے میاں صاحب سے پوچھا کہ جناب جب خدا ہر جگہ موجود ہے تو ملتا کیوں نہیں۔ میاں صاحب نے جواب دیا کہ پانی زمین میں ہر جگہ موجود ہے لیکن اس سے فیض یاب نہیں ہو سکتے یعنی پانی زمین میں ہر جگہ ہونے کے باوجود انسان محروم رہتا ہے پھر آپ نے ہی جواب دیا کہ جہاں کوئی چشمہ، نلکا یا کھوہ ہو وہاں ہی سے فیض یاب ہو سکتا ہے۔ یعنی کامل پیشوا اور مرشد ہی سے فیض حاصل کیا جاسکتا ہے۔

بیعت محمدی ﷺ

☆ راوی خلیفہ چنن الدین:- میاں صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن شریف سورۃ المائدہ آیت نمبر 35 میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاهدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون“ ترجمہ: ”اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے لیے وسیلہ ڈھونڈو اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا کرو امید ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے“ پھر فرمایا کہ مسلمان مسلمان کو بیعت کر سکتا ہے غیر مسلم کی نہیں مرد عورت کی بیعت نہیں کر سکتا عورت مرد کی بیعت کر سکتی ہے۔ میاں صاحب فرماتے ہیں کہ بیعت کے لیے کوئی قوم مقرر نہیں دین اللہ نبی ﷺ کا ہے۔ سید آل کے پاس نہ ہو تو اگر امتی کے پاس ہو تو سید کو لازم ہے کہ اپنے نانے دادے کا علم و نعمت الہی حاصل کرے۔ قرآن، کسی بزرگ کی قبر اور مکہ معظمہ کی بیعت نہیں ہے، بیعت کے لیے دن مقرر نہیں ہے جب عشق ہو تو بیعت کر سکتا ہے بالغ یا نابالغ کا روبرو کے لیے بیعت کرتے ہیں افسوس خدا کی طرف کوئی شوق نہیں۔ جس خصم دا کھاویں پیویں اس خصم ول چت نہ لاویں ”پھریں بیگانے وڑے کوڑے کھیڑی ایں توں کھیڑی کوڑے“ کامل اسی کو کہتے ہیں جو پیر یا راہبر اللہ نبی کے دین کا سچا راہ بتانے والا ہو جس کے پاس لجمک لجمی اور جسمک جسمی مقام ہو۔ کامل ہے۔ اگر پیر کفر و سلام کے مسئلہ کا واقف نہیں تو نہ

پیر ہے نہ طالب صرف فریب ہے جو فضول ہے دولت بنانے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں سچ ہونا چاہیے۔ سرکارِ غوث الاعظم محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے گیارہ بار بیعت کی اور پھر ان پیروں کو اپنے دست مبارک پر بیعت فرمایا۔ جو بچہ تعویذ گندہ سے ہو۔ پیر کی جھولی میں ڈالا ہو، کسی پیر کی قبر کو اپنا پیر مانتا ہو اُس کو چاہیے کہ بیعت کامل اختیار کرے۔ ورنہ وہ بیعت محمدی ﷺ سے باہر ہے۔ بیعت زندہ بزرگ کی جائز ہے جو شخص اپنے باپ کے مرشد کی خدمت کرتا ہو ثواب ہے بیعت نہیں۔ اپنے پیر و مرشد کو تعظیمی سجدہ جائز ہے ورنہ غیر کو ہاتھ لگانا بھی گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مستورات! ڈھونڈو وسیلہ طرف اللہ تعالیٰ کی۔ کیا مرد اور عورت کے مرشد نبی پاک ﷺ نہیں تھے بعد میں کیا خلفائے راشدین نہ تھے کیا ہردو کا علیحدہ علیحدہ وسیلہ تھا؟ صوفیا کرام کا فیصلہ ہے مرد و عورت ہردو کا ایک رہبر خاندان عالیہ قادر یہ فاضلیہ کا جائز ہے باقی جو دیکھا دیکھی پیروں نے ایسا کیا ہے رسم شرک ہوتی ہے۔ خود بے مرشد ہیں دنیا کے مرشد بنتے ہیں بے خبروں نے روزگار بنا لیا ہے۔ عام بیعت کرنے والے دین کی ہتک اور اس کو کمزور کرتے ہیں جو جائز نہیں عورت عورت کی بیعت نہیں کر سکتی کیونکہ عورت کا مذہب، قوم اور ذات مقرر نہیں۔ قوم ہمیشہ مرد کی ہے۔ عورت کسی قوم کی ہو وہ مرد کی قوم ہی کہلائی گی یہ اُس نبی ﷺ کی شریعت ہے جس کی خاطر چودہ طبق بنے۔ کیا لوگوں نے اُسے حجت بنا رکھا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو اسلام میں حجت کرے اُسے

قتل کر دو۔ اگر سید بیعت غلط کرتا ہے اُمتی صحیح کرتا ہے سید کی بیعت بند اور منسوخ اُمتی کی پیروی کرو۔ قلوب المؤمنین عرش اللہ تعالیٰ کا۔ قلب اللہ کا کسی مذہب ذات سے تعلق نہیں عکس کا نشان کسی کامل کے ہاتھوں حاصل کروں۔ بیعت کی حدیں مقرر ہیں جب پندرہ سال کا ہو۔ اس سے پیشتر جب شوق خالص اور طلب شدید ہو کیونکہ عشق کے آگے دیوار نہیں ہو سکتی۔ بیس پچیس سال کے اندر بیعت ہونا چاہیے۔ اُمت تین درجہ پر ہے۔ عام۔ خاص اور خاص الخاص اور جس نے بیعت محمدی ﷺ کی ہے وہ خاص ہے جس نے بیعت نہیں کی ہے وہ عام مسلمان ہے جس نے بیعت محمدی ﷺ کے بعد اپنے عشق و محبت سے غیر سے تعلق قطع کر لیا ہے اور خدا وحدہ لا شریک کے پیار سے اُس کا پیمانہ لبریز ہے اور اُس کا کوئی دم اپنے محبوب کی یاد سے غافل نہیں ہے وہ خاص الخاص ہے۔ اگر بے مرشد یہ کہے کہ میرے مرشد حضرت محمد ﷺ ہیں یا یہ کہے کہ ہم حضرت محمد ﷺ کے دست بیعت ہیں۔ یہ سب غلط ہے لیکن حضرت محمد ﷺ آج اُن کے مرشد ہیں جن کے راہبر کامل ہیں۔ ایسی بات ہوتی تو حضور پاک ﷺ کی بیعت اُس وقت کی دنیا تک ہی ہوتی۔ آج بیعت بند ہوتی۔ بے مرشد کا حضرت محمد ﷺ شفیع نہیں۔ حضرت محمد ﷺ شفیع اُن کے ہیں جنوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا۔ القرآن سورۃ النساء آیت نمبر 59 ”یا ایھا الذین امنوا طیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم“ ترجمہ: ”اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور تم میں جو

لوگ اولیٰ امر ہیں۔“ اس امر کی تابع داری کا حکم ہے نماز عبادت ہے۔ بیعت نبی ﷺ کا منہ رخسار ہے نبی ﷺ کا دین ہے۔ بیعت ہونا خدا کا حکم ہے۔ القرآن سورۃ المائدہ آیت نمبر 35 میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاهدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون“ ترجمہ: ”اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے لیے وسیلہ ڈھونڈو اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا کرو امید ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے“ بیعت محمدی ﷺ مسلمان بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد پر فرض ہے۔ اُمتی ہو یا آل ہو۔ آل کو پہلے بیعت کرنی چاہیے یہ لازم ہے۔ جو کتاب دین نبی ﷺ کو کمزور کرتی ہے وہ مت پڑھو اور نہ سنو۔ گو کسی مسلمان کی لکھی ہو۔ وہ نبی پاک ﷺ کو دلی رنج پہنچانے والا ہے اور شیطان کا مذہب بھی ثابت ہے کہ وہ انتشار پھیلانے والا ہے وہ حضرت آدم علیہ السلام کی سنت کا تارک ہے۔ اگر اللہ رسول پر ایمان نہیں تو نماز روزہ کس کے لئے ہے توبہ کرنی چاہیے۔ تارکِ بیعت درگاہِ الہی سے مردود ہے۔ تارکِ بیعت شیخ ہو، سید ہو، اُمتی ہو، سلطان ہو یا امام کعبہ ہو اللہ تعالیٰ نے اپنی درگاہ سے رد کیا ہے حکم صرف تابع داری حضرت محمد ﷺ کے متعلق ہے۔

☆ مسلمانوں کے پاس پک یعنی مستقل مجازی نہیں ہے سچا راہ ٹھیک ہے یعنی کسی کامل انسان (راہبر) کی بیعت نہیں۔ مستقل مجازی بغیر پیر کامل کے پیدا نہیں ہوتی ہندوؤں، سکھوں کی طرح مستقل مجازی اور پرہیز مسلمانوں میں ہو تو گھر گھر ولی

پیدا ہوں۔ ہمیں تمام دنیا سے زیادہ فخر کیوں ہے کیوں کہ ہمارا روپیہ سولہ آنے پورا ہے باقی لوگوں کا نصف یا نصف سے بھی کم ہے۔ اگر سائل نہیں سمجھا تو اپنے پیر و مرشد سے دریافت کرے اگر عقدہ حل ہو تو ٹھیک ورنہ خاندان عالیہ قادریہ فاضلیہ سے حقیقت حاصل کرے وقت ضائع نہ کرے۔ اگر صرف مذہب والے لوگ سچے ہوتے تو حضرت غوث پاک محبوب سبحانی پیدائشی طور پر ولی تھے انہوں نے دس پیروں کے ہاتھ پر بیعت کی لیکن وہ دس راہبر بے خبر تھے۔ آپ بھی بے خبر رہتے لیکن جب آپ نے گیارہویں پیر کامل حضرت ابو سعید مخدومیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی تو باخبر ہو گئے۔ ان دس پیروں کو اپنے دست مبارک پر بیعت کیا تو وہ بھی باخبر ہو گئے۔ مسلمانوں کا مویشی مرتا ہے تو حرام ہے اگر اُسے تکبیر سے ذبح کرو تو حلال۔ بیعت سے مراد تکبیر ہے اگر حلال موت مرے تو اُمت محمدی ﷺ کے گروہ میں شامل ہوگا۔ اگر بندہ بلا تکبیر (بیعت محمدی ﷺ) مرے تو بتاؤ کیا وہ محمد ﷺ کی اُمت کا حقدار ہے یا شیطانی گروہ کا؟ بغیر بیعت محمدی ﷺ کے انسان سید ہو، قریش ہو، مسلمان ہو، کوئی ہو وہ شیطانی گروہ سے تعلق رکھتا ہے پچھلے نبیوں کو اللہ تعالیٰ نے نبوت عطا کی اور ہمیں ولایت۔ وہ ہم سے بے خبر ہم ان سے باخبر ہیں۔ بے شک عیسیٰ علیہ السلام نبی تھے ان کی نبوت طلاق پر ہے اب وہ آخری نبی ختم نبوت ﷺ کا اُمتی ہوگا۔

☆ آپ فرماتے ہیں کہ کچے عشق دے نون دودھ اک دے نون بنا جانے

(جلانے) ہو رکھوئی تدبیر نہیں آنحضرت کے تین مراتب ہیں :- حقیقی - ملکی - بشری - اُمت بھی تین قسم کی ہے - عام - خاص - خاص الخاص - طالب بھی تین ہیں - شرطیں بھی تین ہیں بزرگی سے محروم تین ہیں - کمینہ - قوم - رشتہ دار - بزرگ کی بزرگی سے بھی محروم تین ہیں داد کے، نانکے اور قوم - جو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بزرگ یا ولی کیسے ہو سکتا ہے یہ تو ہماری قوم اور ہم میں سے ہے -

ان اللہ الذین یبایعون تو ہواے طالب جیلانی
 دے ہاتھوں میں ہاتھ اُن کے ہاتھ اُن کے ہیں یزدانی
 پیا جس نے پیالہ وحدت کا نہیں وہ طالب کثرت کا
 کیا ہے سیر خلوت کا لوح محفوظ آسمانی
 اے واعظ بے مقصود سوائے شہرت کے کیا حاصل
 نہ کچھ ہوتا ہے شہرت سے یہ سراسر ہے بغض شیطانی
 کرے کیا چن دین بیان تیرے فضل و رحمت کا
 وہ جانے علیؑ پر ہوتا ہے دل و جان قربانی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مجاز کیا ہے

☆ حضور پیر سید برکت علی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ مجاز نہ رہنے والی شے (فانی) کو کہتے ہیں۔ انسان کو مجاز کے زمرے میں گنا جاتا ہے دنیا نہ رہنے والی ہے جو کچھ اس میں موجود ہے وہ فانی ہے۔ پس عشق مجازی ہر اُس عشق کو کہتے ہیں کہ جو نہ رہنے والی شے سے ہو۔ عشق حقیقی اُس کا عشق ہے جو ہر شے کی حقیقت ہے۔ عشق مجازی مرتبہ عورت ہے اور عشق حقیقی مانند مرد کے ہے لیکن عشق مجاز حقیقت کا زینہ ہے یہ صحیح ہے کہ مجاز سے حقیقت کی پہچان ہوتی ہے۔ صفات سے ذات کی طرف راہ ملتی ہے۔ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں اور اللہ تعالیٰ ذات ہے صفات کی حقیقت ہی معرفت الہی ہے یعنی ہر شے ہلاک فی حال اور باقی حقیقت ہر شے اللہ تعالیٰ کا چہرہ ہے جو واحد ہے۔ وجوداً صفتاً فعلاً اس کا غیر در حقیقت عدم ہے ہر مجاز موجود اعتباری ہے۔ غیر اللہ اعتباری ہے۔ حقیقت واحد ہے ظاہر سے باطن کی طرف راہ ہے۔ کجا عشق اللہ تعالیٰ کا کجا عشق زن ایسے عاشق تو ہزاروں جو فیل ہوتے ہیں اور وہ دیوانے ہوتے ہیں۔ چلے کاٹتے ہیں ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ سچا عشق مجازی بھی حقیقت کو جگاتا ہے اگر مقصود ملے تو بہتر ورنہ عمر کا رونا ہے۔ عشق حقیقی میں وصل یار ہے۔

بندہ اور انسان

☆ بندے اور انسان میں فرق ہے اسی طرح عبد اور عبدہ میں فرق ہے۔ عبد یا بندہ بند کا قیدی ہے یعنی ہستی موہومہ میں وہ قید ہے مگر عبدہ یعنی کامل انسان اللہ تعالیٰ کا بھید ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:- ”الا انسان سری واناسره“ ”انسان میرا بھید ہے اور میں انسان کا بھید ہوں“ بندہ وہم میں مبتلا ہے بغیر کامل کے وہم دور نہیں ہوتا۔ وہم کی دوا یقین ہے اور یہ دوا مرشد کامل سے ملتی ہے۔ یقین کے تین مراتب ہیں علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین اور یہ تینوں مراتب عشق سے کھلتے ہیں عشق کامل سے حاصل ہوتا ہے:-

بحر عرفان سے بخرہ نہیں جس کو حاصل
وہ انسان نہیں حیوان ہے اللہ اللہ اللہ
تیرے ضمیر پر جب تک نہ ہو نزول کتاب
گرا کسہ ہے نہ رازی نہ صاحب کشف

(علامہ اقبال)

☆ اوپر والے شعر کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کی کتاب حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے اگر کوئی اپنے اوپر نازل کروانا چاہتا ہے تو حضور پاک ﷺ (کامل پیشوا) کی خدمت میں حاضر ہونا پڑے گا۔ جو بھی اپنے عشق کے جذبات سے مخمور ہو کر

پیش ہوگا اُس پر حضور پاک ﷺ کتاب کا علم نازل کریں گے پھر اُس کی گرہ کشائی ہوگی۔ اگر اِس کے ضمیر پر کتاب کا علم نازل نہیں ہوا خواہ وہ فضا میں اڑتا ہو لیکن اِس کی گرہ بند ہے اور یہ بغیر کامل کی نگاہ سے نہیں کھلتی۔

مسلمان مرد کی مسلمان عورت سے شادی

☆ راوی خلیفہ چن الدین :- لوگ سوال کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں بھائی بہن کا نکاح جائز تھا کیا ایک پیر کے طالب ہونے سے ایک دوسرے کے بہن بھائی بن سکتے ہیں اور اُن کا نکاح جائز ہوگا؟ ہاں! جائز ہوگا۔ رسول کریم ﷺ کی اُمت میں سب مسلمان آپس میں بھائی بہن ہوتے ہیں (کل مسلم اخوة) ایک رسول کا کلمہ پڑھنے والے آپس میں بھائی بہن ہوتے ہیں۔ اُمتی بھائی کا نکاح اُمتی بہن سے جائز ہے۔ مشرک عورت کا نکاح اُمتی بھائی سے ناجائز ہے جب تک ایک کلمہ نہ ہو ایک دین میں بھائی بہن نہیں تو نکاح ناجائز ہے۔ یہ اسلام کا کام ہے دنیا کا نہیں۔ ہم دنیا کی مثال نہیں دیتے دین نبی کریم ﷺ کی شریعت کا بیان ہے۔ کیا مسلمانوں نے شریعت چھوڑ دی ہے اور قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے بند کر دیا ہے؟ پس لوگ مطلب کے مسلمان ہیں اسلام کو اپنا نہیں سمجھا کسی کا سمجھ رکھا ہے۔

عرس شریف بزرگان دین

☆ عرس حضرت امام حسین علیہ السلام اول دن سے باطنی طور پر مقرر ہے جب جبرائیل نے متواتر کئی دن وحی بند رکھی اور شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کی خبریں حضور پاک ﷺ تک پہنچائیں اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے والدین اور سرور کائنات ﷺ غمگین ہوئے۔ صبر اور رضا کو تسلیم کیا اور ظاہر میں واقع شہادت کے وقت اللہ تعالیٰ نے خود اہتمام کیا کہ آسمان سے خون اس قدر برسا کہ زمین تر ہوگئی۔ بیہتی نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے الصواعق المحرقة کے مصنف علامہ ابن محبر کی نے بہت سے لوگوں کے حوالے دیکر اس واقعہ کو نمایاں کیا ہے۔

1. عثمان بن ابی شیبہ نے تحریر کیا ہے کہ آپ کی شہادت کے بعد آسمان سات دن تک ٹھہرا رہا۔ دیواریں سرخی کی شدت سے سرخ چادر کی طرح نظر آتی تھیں اور ستارے ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے۔

2. ابن جوزی نے لکھا ہے کہ تمام دنیا تین دن تک تاریک رہی پھر آسمان پر سرخی ظاہر ہوئی۔

3. ابوسعید کہتے ہیں کہ دنیا میں جو پتھر بھی اٹھایا گیا اُس کے نیچے تازہ خون ملا اور آسمان سے خون کی بارش ہوئی جس کا اثر مدت تک کپڑوں پر رہا۔

4. ثعلبی اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ ان پر خون کی بارش ہوئی ابو نعیم نے یہ اضافہ کیا ہے کہ صبح ہوئی تو ہمارے کنویں اور مٹکے بھرے ہوئے تھے بیت المقدس، عراق اور شام تک ہر پتھر کے نیچے جما ہوا خون موجود تھا۔

حوالہ:- الصواعق المحرقة کا ترجمہ شدہ کتاب ”برق سوزاں“ صفحہ 645 ملاحظہ کریں۔

بزرگانِ دین کی قبروں پر روشنی کا اہتمام

1. اصحاب کے زمانہ سے لے کر اب تک سرور کائنات ﷺ کے روضہ پر روشنی ہوتی ہے۔

2. حضرت فاطمہ زہرہ خاتون جنت کی مرقد پر اب تک قندیل روشن کی جاتی ہے۔

3. بیت المقدس میں جہاں سینکڑوں انبیاء علیہم السلام کی قبریں ہیں ان پر اب تک روشنی کی جاتی ہے۔

4. جنت البقیع میں روضہ مبارک حضرت امام حسن علیہ السلام، حضرت عثمان غنی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ اور دیگر شہیدوں اور اولیاء کرام کے مزارات پر جمعہ کے دن روشنی کی جاتی

ہے۔ اسی وجہ سے متاءخرین نے کتب فقہ میں یہ روشنی جائز قرار دی ہے۔

نوٹ

- ☆ سلطنت عثمانیہ (ترکی) کے دورِ حکومت میں یہ سب کچھ ہوتا تھا جب سعود کی حکومت آئی تو اُس نے یہ مزارات شہید کروادئے۔
- ☆ پس بزرگانِ دین کے مزارات پر روشنی جائز ہے۔

مرتبہ محبوبیت

- ☆ راوی خلیفہ چمن الدین آپ فرماتے ہیں کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنی کتاب ”فتحِ عزیز“ میں تحریر کرتے ہیں کہ بعض اولیاء کو حصہ محبوبیت آنحضرت ﷺ کی طرف سے عطا ہوا۔ وہ مسجودِ خلائق اور دلوں کے محبوب ہیں۔ مثلاً حضرت عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم محبوب سبحانی اور سلطان المشائخ محبوبِ الہی خواجہ نظام الدین اولیاء۔ حضرت جناب غوث الاعظم فرماتے ہیں کہ مرتبہ محبوبیت ایک برتر اور اعلیٰ مقام ہے جب سالک اس مقام پر فائز ہوتا ہے تو فرشتے اس کے ارد گرد سجدے کرتے ہیں۔

سماں اور راگ وغیرہ

☆ راوی خلیفہ چمن الدین :- پیر برکت علی شاہ صاحب راگ کے متعلق فرماتے ہیں کہ سب تعریف نبی پاک ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہے عبادت زبانی، منہ اور دل کی ظاہر اور باطنی سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اسلام میں راگ (سماں) بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت میں جائز ہے ناجائز نہیں۔ شرط یہ ہے کہ راگ توحید کے کلام پر مبنی ہو روح بت کا جھیرا نہ ہو۔ حضرت بی بی فاطمہؑ کے پیدائش کے موقعہ پر بطور مبارک اصحابہ کرام نے بھی سنا تھا آنحضرت ﷺ نے منع نہیں فرمایا تھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تھا۔ حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانی نے بھی سنا ہے اور خواجہ معین الدینؒ چشتی نے سنا بھی اور خود کیا بھی منع نہیں ہے کوئی سنے یا نہ سنے ہمارے مرشد پیر شہباز خاںؒ نے بھی سنا ہے۔ یہ شرط ہے کہ راگ سماں سننے والا بامرشد ہو سمجھدار کے لئے راگ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی صفت تعریف و ثناء ہی تو ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں (و جدت فی قلوبہم اذا ذکر اللہ) اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں میں وجد پیار محبت پیدا ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ رسول پاک ﷺ کی صفت و ثناء پیار اور محبت میں ڈوب کر روگے تو وجد پیدا ہوگا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں حدیث مبارک ہے کہ راگ (سماں) درویش کے لیے شفاء اور عبادت

ہے دنیا دار اور بے مرشد تماشہ بینوں کے لیے مرض ہے اور سراسر حرام ہے۔ راگ یادداشت اور صحت ہے اُن لوگوں کے لیے جن کے پیر کامل اور مرشد ہیں۔ اسی لیے حضرت علامہ اقبالؒ نے کہا ہے کہ:۔

خرد واقف نہیں ہے نیک و بد سے
بڑھی جاتی ہے ظالم اپنی حد سے
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

☆ شعر نمبر 1. خرد کا مطلب ہے عقل۔ عقل کے مطابق، چوری کرنا، زنا کرنا، جھوٹ بولنا، کمزور پر ظلم کرنا، کسی کو گالی دینا، غیبت کرنا وغیرہ وغیرہ بدی ہے ان برائیوں کے مطلق ہر دین کے پیروکاروں کو علم ہے کہ عقل کی رو سے برائیاں کیا ہے اور نیکیاں کیا ہیں لیکن اصل نیکی بدی کی پہچان عشق کے ذریعے مرشد کامل سے عطاء ہوتی ہے اس وجہ سے عقل کو ظالم کہا گیا ہے کہ وہ حد سے گزرنے کے باوجود اصل نیکی بدی کی پہچان نہیں کر سکتی۔

☆ شعر نمبر 2. اس شعر کا مطلب ہے کہ جب انسان کو مرشد کامل کی مہربانی اور عنایت سے اپنے محبوب کی پہچان ہوتی ہے تو انسان کے دل میں اپنے محبوب سے جو محبت پیار، عشق اور درد اُجاگر ہوتا ہے اس سے پیدا ہونے والی چاشنی کو لذتِ آشنائی کہتے ہیں جس انسان کو پیر کامل سے لذتِ آشنائی عطاء ہوئی وہ کوئی بھی

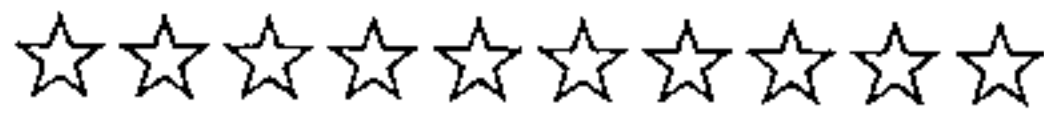
راگ یا کلام سنے وہ اس کو اپنے محبوب کے پیار کی لذت کا مزہ آئے گا اُس کی توجہ
غیر کی طرف نہیں جائے گی اور اس درد کی لذت کی بنا پر عاشق لوگ مزید تڑپ پیدا
ہونے کی التجا کرتے ہیں:-

کانٹا وہ دے کہ جس کی کھٹک لازوال ہو
یا رب وہ درد جس کی کسک لازوال ہو

اسی لیے:-

فقر مقامِ نظر ، علم مقامِ خبر
فقر میں مستی ثواب علم میں مستی گناہ

علامہ اقبال



دُرود شریف اور ختم شریف

☆ القرآن سورة الاحزاب آیت نمبر 56 ”ان اللہ وملتکته یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما“ ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں پیغمبر پر اے ایمان والو تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو“

☆ جب اللہ تعالیٰ خود اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو حکم دیتا ہے کہ تم بھی میرے نبی ﷺ پر درود بھیجا کرو۔ تو اس سے آگے اور کیا ثبوت ہے طعام پر ختم درود اور قبر پر ختم درود جائز ہے۔ دیکھو حدیث مبارک مشکوٰۃ شریف 1258، 1464، 166۔ جب ہر کام بسم اللہ سے شروع ہوتا ہے اور کرتے ہیں تو بسم اللہ شریف طعام شروع کرنے سے پہلے پڑھنی ضرور ہے۔ بسم اللہ شریف قرآن شریف کی خود ایک آیت ہے۔ سوائے سورة توبہ کے ہر سورة کے آغاز میں بسم اللہ شریف تحریر ہے اور پڑھی جاتی ہے اور اس طرح بسم اللہ شریف خود قرآن ہے اگر دو سورتیں اور پڑھیں جائیں تو کیا حرج ہے۔

☆ جو لوگ کہتے ہیں نبی پاک ﷺ نے طعام پر درود نہیں پڑھا۔ جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور زندہ پر کلام فاتحہ جائز نہیں تو تم اپنے زندہ ماں باپ پر فاتحہ کیوں نہیں پڑھتے۔ اگر نبی پاک ﷺ درود پڑھتے تو کس پر پڑھتے۔ فاتحہ

پڑھتے اور بخشے تو ملک کس کی کرتے ہم لوگ کلام وغیرہ پڑھ کر حضور پاک ﷺ کی ملک کرتے ہیں۔ ہم لوگ کلام درود فاتحہ پڑھتے ہیں تو بالواسطہ حضرت محمد ﷺ کے خداوند کریم قبول ہو کہتے ہیں۔ آنحضور ﷺ گیارہویں شریف کا ختم دیتے تھے یہ حضرت آدم علیہ السلام سے چلا آ رہا ہے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ دن دسواں اور رات گیارہویں کو قبول ہوئی، حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے تو دن دسواں رات گیارہویں تھی اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت دن دسواں اور رات گیارہویں تھی تمام انبیاء کرام گیارہویں شریف کا ختم دیتے رہے ہیں ان حالات سے گیارہویں شریف کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین علیہ السلام نے گیارہویں شریف کا ختم دیا۔ اسے جناب غوث الاعظم نے جاری رکھا۔ ختم شریف روزانہ لیکن جمعرات اور جمعہ کو لازمی ہے۔ آپ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے کسی سے قرض لیا ہے ادا نہیں کر سکا غریب ہے مالک مر گیا ہے۔

☆ اس کے مقروض بجائے قرضہ ادائیگی کے لیے پریشان ہوں تو وہ سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص تین تین بار اور درود شریف تاج پڑھ کر رقم کے مالک کی روح کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ معاف فرماتا ہے۔

متفرقات نمبر 2

☆ خلیفہ چن الدین روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میری آنکھوں میں درد تھا اور پانی بہتا تھا۔ میں نے ایک امریکن ڈاکٹر سے علاج کروایا کچھ فرق نہ پڑا۔ جب میاں صاحب تشریف لائے۔ تو میں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا پرانے جُلے کا رُوں (روئی یعنی لوگڑ) ساڑھ کر اُس کی راکھ کی ایک سلائی آنکھ میں ڈالیں تو یہ بھی بڑی مفید چیز ہے میں نے اس راکھ کی ایک سلائی آنکھ میں ڈالی تو تمام بیماری کا فور ہو گئی۔

☆ آپ فرماتے ہیں کہ اہل اسلام آج ریزہ ریزہ ہیں بلکہ مختلف فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں بلکہ اللہ نبی پاک ﷺ کے دشمن ہیں یہ دھویں کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر پھرنے والے ہیں۔ واہ مسلمانو! تم خود مسلمان نہیں تو دوسروں کو کیا ہدایت دو گے۔ پیروں کو گالی دیتے ہو پیر بھی جو ہے سو ہے۔ حدیث شریف ہے کہ:- جو بزرگ سیدھا راستہ بتائے وہ طالب کے لئے راہ بتانے والا ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی حدیث شریف اور مومن کا خواب دونوں کا ایک جز ہوتا ہے درستی نماز کے لیے کامل مرشد اولادِ آدم کیلئے نبی رسول ہوتا ہے۔

☆ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جس کو ہم نے غریبی دی ہے اُسے اپنے پاس بٹھایا ہے اور مہربانی بھی اسی پر ہے اور جس کو اللہ

نے دنیا دی ہے۔ وہ گمراہ ہیں اور اُسے اپنے آپ سے دور کیا وہ اللہ رسول ﷺ کا نافرمان ہے۔ وہ شیطان کا وزیر اعظم ہے وہ دوزخ میں جلتا ہے یہ دعا کیا کرو۔ یا اللہ اولاد، عورت اور رزق ایسا دے کہ جس کے آنے سے خدا کی محبت زیادہ ہو۔ رشتے دار خواہ غریب ہو لیکن ایسا ہو کہ عزت کرنے والا ہو۔ خدا رسول ﷺ کو ماننے والا ہو۔

☆ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں ماں باپ کا ادب بہت ضروری ہے اولاد کو چاہیے کہ ماں باپ کی حفاظت بچوں کی طرح کریں۔ ان ہردو کا اولاد پر حق واجب ہے کہ ماں باپ کی خدمت کرے اور ان کے سامنے اُف تک نہ کرے۔

☆ آپؐ مزید فرماتے ہیں کہ مدینہ شریف سے ایک کھائی آتی ہے کوٹ شریف میں میاں صاحب کی خانقاہ تک۔ فرمان ہوا ہے کہ مدینہ شریف میں بجلی گھر (گرڈ اسٹیشن) ہے وہاں سے بجلی کوٹ شریف آتی ہے اور کوٹ شریف سے بجلی ڈیرہ قطب پورہ شریف جاتی ہے اور ڈیرہ قطب پور سے فیضِ رحمت تمام دنیا کو مل رہا ہے ملے گا اور مل سکتا ہے۔ پھر آپؐ نے خلیفہ چن دین کی طرف انگشت مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا کہ اس کا قدم ہمارے قدم پر اور ہمارا قدم حضرت محمد ﷺ کے قدم پر اور حضرت محمد ﷺ کا قدم عرشِ معلیٰ پر ہے۔

☆ مزید روایت ہے کہ میاں صاحب جب سلیم پور شریف کی طرف جاتے تو

بہت زیادہ تعظیم کرتے واپس آتے وقت پیچھا نہیں کرتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف سات حروف پر اللہ تعالیٰ نے ختم کیا ہے (ا۔ل۔ن۔س۔ا۔ن) اللہ تعالیٰ احد بے مثل سخی ہے جس کی کوئی مثال نہیں اور نہ کوئی شریک ہے۔ واحد سخی، عالم، گدا، مثالی فیض سخی ہے۔ جسم گدا، روح سخی ہے۔ یعنی سخی بھی ہو گدا بھی ہو۔ ہر دو کا دل ایک ہو۔ تب اللہ تعالیٰ کا فیض ہے۔ عشق بھی ہو دونوں کو شوق نجات کا ہو دوستی ایک جگہ ہو دو دل کا ایک دل بامراد ہوتا ہے۔ ظاہر باطن شرط الگ ہے حیضی وجود بلا شرط پاک نہیں یعنی تھے کا پانی مکروہ اور حرام ہے کسی کے ہاتھ آئے تو دریا میں ڈالے تو پاک ہے ورنہ سید امتی کوئی بھی ہو مکروہ ہے تب کامل کی ضرورت ہے۔

☆ آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن غوث پاک محبوب سبحانی دریا کے کنارے جاتے ہیں وہاں نوجوان لڑکیاں ننگی غسل کرتیں چھلانگیں مارتیں ہیں ایک دوست نے کہا یا حضرت عورتیں نہا رہی ہیں بے پردہ حضور غوث پاک فرماتے ہیں کہ یہ عورتیں نہیں بھینسیں ہیں عورت کا گٹا ننگا ہو تو صوفی درویش دیکھ لے تو وضو نہیں رہتا اور عورت وہ ہے جس نے غیر کی شکل نہیں دیکھی۔ مزید روایت ہے حضور عالی فرماتے ہیں اگر انسان پر گناہ زور کرے تو تین دفعہ الحمد شریف ایک پیر پر کھڑا ہو کے پڑھے اور کہے یا اللہ مجھے اس گناہ سے روک دے اگر دل نہیں روکتا تو تین دفعہ سورۃ اخلاص یعنی (قل ہو اللہ) منہ کعبہ کی طرف کرے اگر پھر بھی دل نہیں موڑا تو اس طرح بغداد

شریف کی طرف منہ کر کے نعرہ مارے یا کہے یا پیر دستگیر میرے دل کو گناہ سے پاک کر دے۔

☆ خلیفہ چن الدین روایت کرتے ہیں کہ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ :- خود ساختہ پیر جن کا کوئی کامل مرشد نہیں ہوتا یہ ویسے ہی ہوتے ہیں جیسے تمعہ ہوتا ہے۔ یہ لوگوں (مریدوں) کو اپنی شام لاٹ سمجھتے ہیں یعنی یہ لوگ اُن کی مشترکہ وراثت ہیں۔ بے مرشد پیر کو جلالی کہتے ہیں یہ لوگوں کو بدعا دینے والے ہوتے ہیں لیکن شرع محمدی ﷺ کے مطابق یہ پیر غیر شرعی ہوتے ہیں آخرت کے لئے بے مراد ہوتے ہیں جمالی پیر آخرت کے لئے ہیں یہ کبھی بدعا نہیں دیتے۔ جمالی پیر سرد مجاز اور سکون والے ہوتے ہیں :-

ایس نمائی ”میں“ نوں نگئی کر کے گٹ

بھرے خزانے رب دے نیواں ہو کے لٹ

جیون جیون کوٹیں میں نوں

تے جان تگادے منگ

☆ آپ فرماتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے دوست کی بے مرشد امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی بلکہ کسی کی بھی نہیں ہوتی۔ بے مرشد امام کی وعظ پر کون ایمان لائے اور کون عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ’میں پیارے انسان کا بھید ہوں اور انسان میرا بھید ہے‘ انسان اللہ کے بھید کا واقف ہے لیکن بندہ اندھا مردار ہے۔

حضرت انسان حلال ہے۔ جلالی پیرمجت کے علم سے محروم ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو محبت کے علم سے بہت عشق تھا اور حضور پاک ﷺ کے اُمتی ہونے کا بہت شوق تھا اس لیے پیغمبری چھوڑ دی۔ عرش اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کا قلب ہے باقی سب غیر ہیں اور محبت کے علم سے محروم ہیں۔ یہ محبت کا علم بڑا نازک ہے جیسے بال کی کھال اتارنا۔ حضور پاک ﷺ ظاہر اور اللہ تعالیٰ باطن ہے جس نے محمد ﷺ کے چراغ سے چراغ جلایا بس اسی کا کمرہ روشن ہوتا ہے۔ ”جیسے سنا سنایا وید گھٹے کا پان بیماری زید“ جسمی سید گھر گھر ہے۔ اصل سید درجہ روحی ہیں:۔

تیرے فیض کی رحمت گلیو گلی

یا ساقی شہباز خاں ولی

تیرے در وچوں پایا فیض ولی

یا ساقی شہباز خاں ولی

تیرا شکر کراں میں ہر ہر گھڑی

یا ساقی شہباز خاں ولی

☆ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب نے اپنی مبارک زندگی میں مذکورہ بالا چند مصرعے اپنے پیشوا سرکار کے لیے سپرد قلم کئے ہیں۔ حضور میاں صاحب فرماتے ہیں کہ دو شخصوں کے لیے پرہیزی گاری بہت ضروری ہے۔ بادشاہ اور پیر بزرگ و والدین جو غیر کام کرے وہ چند دن کا مہمان ہے توحید سے دو بشر محروم رہتے ہیں

امیر اور علماء۔ لیکن سارے نہیں۔ علم، علم ظاہر اللہ کے آگے دیوار ہے ”العلم حجاب الاکبر“۔ پیر و مرشد کی گدی نشینی پر اولاد کا حق نہیں ہوتا طالب کا حق ہوتا ہے۔



طلب کی تقسیم

☆ حضور میاں صاحب فرماتے ہیں کہ طالب تین قسم کے ہیں۔

☆ 1. طالب دنیا 2. طالب جنت و عقبی 3. طالب مولا

1. طالب دنیا:- مخنس

2. طالب جنت و عقبی:- موئنث

3. طالب مولا:- مذکر

طالب دنیا:- بے مراد اور مردار ہے یعنی دونوں جہانوں سے بے مراد۔

طالب دنیا عورتوں کے ساتھ اٹھیں گے۔ حشر کے دن مراد نہ حاصل کر سکے گے۔

طالب جنت و عقبی:- عورت کی طرح ہونگے اور عورتوں میں رہینگے۔

طالب مولا:- مولا کی طلب رکھنے والا ہے وہ دونوں جہانوں میں بامراد

ہوتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں سورۃ نبی اسرائیل آیت نمبر 71 ”حشر کے دن لوگوں کو ان کے اماموں کے اتباع میں اٹھایا جائے گا“ یعنی لوگ اپنے اپنے پیشوا رسول کے ساتھ اٹھیں گے۔ جن کے پیشوا امام نہیں وہ شیطان کے ساتھ اٹھیں گے۔ جس نے حوض کوثر دنیا میں اپنے ساتھی پیشوا سے پی لیا ہے وہ حشر کے روز اللہ کی رحمت کے حقدار ہونگے بعض نمازیں جنت کی رہبر بعض لعنت کے طور پر ہونگی یعنی ریاکاری کی نمازیں قیامت کے دن منہ پر ماری جائیں گی۔ لوگوں کیلئے یہ ہدایت ہے کہ وہ اپنی نمازوں کی پیشوا کامل سے درستگی کروالیں:۔

عالم ملکوت کو پیدا کیا اطاعت کے لیے

عشق کی آتش میں یارو ہائے جل جانے کو ہم

☆ حشر کے دن بعض مرد عورتوں میں سے اٹھیں گے اور بعض عورتیں مردوں کے ساتھ اٹھیں گی۔ بعض مسلمان مڑیوں سے اٹھیں گے بعض ہندوں قبروں سے اٹھیں گے اور حقیقی دل کا مسلمان قبر سے اٹھے گا۔ جس نے اپنی نیند سنوار لی اُس نے اپنی موت سنوار لی۔

☆ کامل انسان کا قلب عرش اللہ تعالیٰ ہے انسان کے دل میں دیکھو کس طرح سمایا ہے جس کی (فی الارض و سماء میں سمائی نہیں) اللہ تعالیٰ نے بیعت کسی نبی ولی پر نہیں بھیجی یہ شرف صرف رسول پاک ﷺ کو حاصل ہے۔ کیونکہ حضور پاک ﷺ کو

دونوں عالم (ظاہر و باطن) کا علم حاصل ہے۔ باطن کا علم تین پاؤں ہے ظاہری علم ایک پاؤں ہے۔ اسلئے بھولے شاہ کہتا ہے ”میں پا پڑھیاں کولوں ڈرنا ہاں“ اللہ تعالیٰ نے علم حقیقت صرف رسول پاک ﷺ کو عطاء کیا ہے تاکہ اُمت پر عنایت کی جائے کوئی مذہب مقرر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی الطغائی محمد ﷺ ہیں۔ مرشد کامل کی الطغائی راہ بتلانا ہے لیکن حضرت محمد ﷺ سر بسر اللہ تعالیٰ کا نور ہیں الطغائی ہر چیز کی ہے الطغائی کا مطلب مقصد ہے۔

قول حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب

☆ راوی خلیفہ چن الدین:- رشوت سود لینے والوں کا حشر طرح طرح کی شکل جیسے ریچھ، بندر، بچو، لنگور اور بلے وغیرہ دیکھی۔ کتے کی نظر مردار پر جاتی ہے۔ ایسے ہی آوارہ اور بے مرشد کی نظر ادھر ادھر رہتی ہے۔ خون کا دعویٰ بادشاہ پر نہیں ہوتا اور خدا کے مارے کا بھی نہیں ہوتا۔ بالغ کی عمر اکیس سال، نابالغ کے لیے استاد اور بالغ کے لئے کامل مرشد اور عشق سدا کا بالغ ہے۔ جس جگہ میاں صاحب کا اسم شریف آئے وہاں اپنے پیر و مرشد کا جانو۔

☆ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ مرشد کامل حضرت محمد ﷺ کا فیض ہیں۔ دنیا گدا ہے محمد ﷺ کی اور حضرت محمد ﷺ دنیا کے سخی ہیں۔ کامل مرشد حضرت محمد ﷺ کو ملانے اور سیدھی معرفت کی راہ دکھانے والا ہے اور

مرشد کامل کی اہل ہستی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ کسی کتاب یا کسی کے گرو پیر نے حضرت انسان کی ونڈ یعنی (تقسیم) بتائی ہے؟ اگر نہیں تو یہ ہمارے میاں صاحب کامل پیشوا ہیں جنہوں نے یہ راز بتایا ہے اب تک خود ساختہ پیر فقیر اس راز سے محروم ہیں۔ حضرت بابا فریدؒ نے جنگل میں زہد کیا۔ صرف سر اہل توحید اور راز ممکنات کیلئے۔ یہ مسئلہ لوح، فلک اور سروری کا ہے کوئی جن بھوت یا جادو کا نہیں ہے۔ جس فلک پر حضرت محمد ﷺ کو معراج ہوئی ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے وہ دونوں عالموں سے بے مراد ہیں۔ میاں صاحب نے اللہ تعالیٰ کا دین اسلام سمجھایا حالانکہ دنیا میں پیر فقیر عالم موجود ہیں کسی بات کی کمی نہیں۔ صرف اسلام اس لیے کمزور ہوا کہ یہ بے مرشد کے پاس ہے۔

☆ قول راوی:- خلیفہ چن الدین: میں نے میاں صاحب کو اپنی پوری زندگی میں پانچ دفعہ دیکھا ہے۔ ایک دفعہ ڈھگارہ، ایک دفعہ بھونڈری شریف (انڈیا) میں، ایک بار ملایا میں اور دوبار ڈیرہ قطب پور میں دیکھا ہے۔

(من رانی فقد راء الحق)

پوہ:- پہنچیں پتیم پیاری میری پوری کریو آس
کہت چن الدین ہے میرے دوست کوئی نہیں پاس
جیم:- جگت میں وہ جگ دیس - دہتہ دانہ نکہ پیس
گر کرپا کی ناہیں ریس وہ جانے جو دیوے سیس

ن:- نہیں ہے ثانی اسدا بھینگا ہے جس دوجا دسدا
بھرم مٹاوے مرشد جس دا بن جاوے سونا مسدا

تارن ہار پیشوا

☆ خلیفہ غلام دستگیر راز روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور میاں صاحب
نویں شہر (انڈیا میں) کی طرف روانہ ہوئے تو آپ کے ساتھ پانچ سات دوست
تھے۔ راستے میں دریا آگیا آپ دوستوں کے ہمراہ دریا کنارے کھڑے ہو گئے۔
دوستوں کو دریا عبور کرنے کا اور تیرنے کا طریقہ نہیں آتا تھا وہ یہی سوچ رہے تھے
کہ اب کیسے دریا عبور کریں گے۔ اس دوران حضرت پیر سید برکت علی شاہ
صاحب نے فرمایا کہ ایک دوست ہمارا کندھا پکڑے باقی دوست ایک دوسرے کا
بازو پکڑ لیں۔ اس طرح تمام دوست آگے پیچھے ہو کر ایک دوسرے کا بازو پکڑے
حضور میاں صاحب کا کندھا پکڑ کر آہستہ آہستہ دوسرے کنارے پہنچ گئے۔

☆ حضور میاں صاحب نے فرمایا کہ:-

جے نہ لنگا سکے اتھے کی محشر نوں کرنا

جھوٹ نہیں رہنمائی ساڈی نہ اساں دھوکا دینا

☆ آپ مزید فرماتے ہیں کہ:-

اسیں شرم رکھئے لڑکیاں دی اہل عشق دا شوق گھٹاؤندے نہیں
 معنی رانی منکشف کر دے تے غیر نوں منہ لگاؤندے نہیں
 شفقت کرنا کم ہے مشفقاں دا کدی طالب نوں نہیں دلگیر کر دے
 ہتھ پھڑ کے چھوڑ وچکار جانا ایہہ کم ناہیں دستگیر کر دے
 بے پراہ ناہیں کوتاہ نظر ہوندے شوہدے کم نہ کدی امیر کر دے
 بخودی دا جام دیکے اپنے لطف تھیں بے نظیر کر دے
 برخوردار رہو دلشاد ہر دم رکھو یاد ہدایت تلقین ساڈی
 دیوے دوسے چھوڑ نونہال بنو تکو شوق تھیں پاک جبین ساڈی
 ڈونگھے دلاں وچہ اتر کے کرے جلوے پُر نور صورت نازمین ساڈی
 شعر ذیل دا پڑھو معلوم ہووے حشر چمدے جو نعلین ساڈی
 ”سگ دربار میراں شو چوں خواہی قطب ربانی
 کہ بر شیراں شرف دارد سگ دربار جیلانی“

اہل کتاب

☆ راوی خلیفہ غلام دستگیر راز صاحب لکھتے ہیں کہ:- جب فضل و کرم کے بادل
 جھوم جھوم کر چڑھتے ہیں تو وہ گندی مندی ہر قسم کی جگہ پر برابر برستے ہیں ان کی

غلاظت وغیرہ کو دھو کر پاک صاف کر دیتے ہیں۔ مختلف مذہبوں کے لوگ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کے دست مبارک پر بیعت تھے اور آج بھی ہیں۔ جن لوگوں سے دنیا نفرت کرتی ہے ان لوگوں کو آپ نے اپنے سایہ رحمت و شفقت میں جگہ عطا کی ان لوگوں کو آپ نے پاک کیا۔ اس طرح مسلمانوں کے علاوہ ہندو، سکھ، کھتری، چوڑے اور چمیار وغیرہ کو بھی آپ نے اپنی غلامی میں شامل کیا۔

☆ ایک دن آپ کے خادم چمیار اور چوڑے محفل میں موجود تھے اور وہ آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ مسلمان، عیسائی، یہودی، ہندو، اور سکھ وغیرہ سب کے سب اہل کتاب ہیں اور ہم نہ مسلمان، عیسائی اور نہ ہندو ہیں اس طرح ہم اہل کتاب نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنے دل میں یہ ارادہ کیا کہ اپنے گوراں کے پاس جا کر پوچھتے ہیں۔ وہ سب اکٹھے ہو کر حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب یعنی اپنے گرو کے پاس آئے تو انہوں نے گزارش کی کہ یا حضرت ہمارے علاوہ سب مذہبوں والے اہل کتاب ہیں ہماری کوئی کتاب نہیں ہے۔

☆ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب نے ان کو فرمایا کہ آپ لوگ محفل میں اپنے گرو کے حضور سامنے بیٹھے ہیں۔ آپ کو کتاب کی کیا ضرورت ہے آپ لوگ ہمیں اپنی کتاب سمجھ لیں اور ہمارے چہرے کی طرف دیکھیں جو آپ نے پوچھنا ہے ہم سے پوچھ لو آپ کو کہیں جانے یا کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے تو آپ نے فرمایا کہ کامل مرشد ناطق قرآن ہوتا ہے۔ اپنے مرشد سے عین الیقین اور حق الیقین ہو کر پوچھو۔ جو لوگ اپنے گرو سے نہ سمجھ سکیں وہ نادانوں میں شامل ہوتے

ہیں۔ وہ دوست حضور میاں صاحب کا فرمان سن کر بہت خوش ہوئے اور ---

سبحان سبحان سبحان اللہ پکارنے لگے

حروف مہمل آیات قرآنی باجھوں پاک مستے

تے ناباجھوں مرشد کامل کوئی جنم فیضی وچہ جئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نیاز پیش کرنے بارے ہدایت

☆ راوی خلیفہ غلام دستگیر راز اپنی کتاب ”گلزارِ برکت“ میں اپنے پیشوا سرکار حضور پیر سید برکت علی شاہ صاحب کی ہدایت یوں پیش کرتے ہیں کہ ایک دوست نے گزارش پیش کی کہ جناب پیشوا سرکار کے حضور نیاز پیش کرنے کا طریقہ ہدایت فرمائیں۔

☆ حضرت فرمانے لگے ادھر ہماری طرف دیکھو (اپنے دونوں ہاتھ مبارک جوڑ کر دیکھائے) اپنے دونوں ہاتھ جوڑو جس طرح دعا مانگتے ہیں باادب ہو کر اپنے محبوب و دلربا کے سامنے جھک کر گزارش پیش کریں کہ جناب نذرو نیاز قبول فرمائیں۔

☆ اگر کسی دوست نے کھانے کی نیاز منظور کروائی ہے تو سب سے پہلے پیشوا سرکار کے حضور طعام پیش کرو۔ اس کے بعد باقی تمام دوستوں کے سامنے طعام اتارو۔ جب نیاز اتار چکو تو دونوں ہاتھ جوڑ کر جس طرح معافی مانگی جاتی ہے یہ کہو! یا حضرت! نیاز اتار چکے آپ ”بسم اللہ“ فرمائیے۔ یہ طریقہ ہے اپنے حضور نذر و نیاز پیش کرنے کا اور ہر وقت عاجزی کے ساتھ گزارش کرنی ہے:۔

یا حضرت بخشو خوش حالی اپنے دید جمالوں
قرب نصیب کرو اس راز نو اپنے لطف کمالوں

وضو طریقت سے راہ حقیقت

پہلی شرط وضو دی بسم اللہ بسک ہونے نون تیار ہونا
سبق نفی اثبات دا سکھنے نون آب صفا دے نال وجود دھونا
مسح نال تکبیر نون وارد دلوں دوج دا نام نمود کھونا
ہتھ منہ دھوکے قبلہ رو ہوکے سر رکھ قد میں نہ پھیر چاؤنا
گزر جانا اپنے آپ کولوں ہونے وچہ محبوب دے گم ہونا
ونی انفسکم جان لینا جینا اوہ ہو خود بے دم ہونا
اوہ نون سوئپ دینا گھر بار اپنا سر خودی دا کر قلم دینا

پیتا موت پیالا پہلے مرنے توں اپنے رہن دا کڈھ بھرم دینا
 اوہ ہوکے اسدی چال چلنا اوہدی بولیاں وچہ گفتار کرنی
 جنم لے سعید دلدار کولوں رضا یار والی اختیار کرنی
 امر و نہی نوں کر تسلیم لینا مونہوں اف نہ پیش دلدار کرنی
 اپنا کر حساب بیباق لینا بقا اسدی بقا شمار کرنی
 اوہو آپ ہوکے کرنا آپ درشن کرنا قدماں پر سجد اپنے
 اپنی اپنے وچہ تلاش کرنی جلوہ دیکھنے رنگ شہود اپنے
 حلقہ جہل موہوم سب توڑ دینے وہم کر دینے مفقود اپنے
 پیشے یکتائی وچہ ہو یکتا عابد ہوکے ہونا معبود اپنے
 شان پیشوا دا ہوکے خاص مظہر احسان من کے شکر گزار ہونا
 اوہدے روپ انوپ دیوچہ آکے برکت علی شاہ درہزار ہونا
 اوہدا پہن بانا اوہدے پہن مندرے اوہدے جاگ دے نال بیدار ہونا
 اوہدے حال دیوچہ محلول ہوکے صاحب حال صاحب کار ہونا
 جس ہست موہوم نوں تیاگ دتا پھیر اسنوں منہ نہ مول لاؤنا
 کلمہ کر ثابت اثبات ہوکے لا و الا دے سبق نوں بھول جانا
 روزہ رکھ لینا قسم کھا لینی رہنا غیر دا نہیں قبول ہونا

استغراق تھیں لنگھ فراق جانا دیدوں حج دا طے اصول ہونا
 دلوں وہم غریت دور کرنا ایہو وضو طریقت دا جان میاں
 پیالا محو دا پی کے مست ہونا رہنا بیخودی وچہ غلطان میاں
 چلنا راہ طریقت پیشوائی ایہو راہ حقیقت دا جان میاں
 عدم ہو کے وچہ اثبات رہنا بے نشان دا ایہو نشان میاں
 بے صورت دیکھنا وچہ صورت رجھنا اک صورت دلدار اتے
 جس صورتوں لیا پہچان دلبر اس خود نوں ٹٹکیا دار اتے
 کثرت شاناں ول نہ دھان کرنا ختم شاناں رخ یار اتے
 برکت علی شاہ جدا راز دلبر ہور لوڑ کی اس سنسار اتے

(خلیفہ غلام دستگیر راز)

میخانہ غوث پاکؒ کوٹ شریف میں

کھلا ہے میکدہ جیلاں پیئے مے جسکا جی چاہے
 اٹھائے حظ مے نوشی کا یارو جسکا جی چاہے
 یہ وہ مے ہے جو پیتے ساتھ ہی بیخود بناتی ہے
 غبار دل نکالے شوق سے پیئے جسکا جی چاہے

مے جیلاں پنے والوں کا مذہب انوکھا ہے
 منافی ہوشمندی کے ہیں پیئے جسکا جی چاہے
 فنا کا فکر نہ انکو بقا کی طلب نہ انکو
 کمال و حال و محویت کو پائے جسکا جی چاہے
 کرے وہ دمبدم سجدہ در غوث معظم پر
 خوشا ساقی پکارے پی کے دیکھے جسکا جی چاہے
 حصول مے حقیقت میں وہ عطیہ پیشوائی ہے
 کہ پائے گنج مخفی راز پیئے جسکا جی چاہے

(خليفة غلام دستگیر راز)

موتوا قبل انت موتوا

☆ ایک دفعہ:-

قبل از عید اضحیٰ اک سالے کوٹیں پھیرا پایا
 رحمت دا دریا چڑھ آیا وقت خوشی دا آیا
 آیا بרכת پیر سبحانی دوستاں منگل گایا
 عید مبارک دے دن باہر دوستاں جھرمٹ لایا

پیش امام بنے شوہ بركت موزن اذن سنایا
 چار تکبیر نماز جنازہ کہو حضرت فرمایا
 بھلا ہویا جو حضرت کوٹاں اوپر احسان کمایا
 کسدا پڑھیا گیا جنازہ کون پڑھاؤں آیا
 حاضر میت اپنے باجھوں دوستاں نظر نہ آیا
 عشق بناں دل مردہ جیہڑے جوت جگاؤں آیا
 موتو قبلہ دا دل دس کے حج دا دل سکھایا
 اوہ جگہ مانند کعبے جیدا شان حضور بڑھایا
 بت کعبے دے ساجد ہو گئے بدھوواں راز نہ پایا
 بے مراداں نوں لا سینے تے بامراد بنایا
 قدم مبارک پاوچ کوٹاں کوٹ شریف بنایا
 خود ہادی ہو اللہ واحد رسول اللہ بن آیا
 الانساں سری والا کھول کے بھید بتایا
 بند وچہ آ توں بنیا بندہ چاہیں بند ہٹایا
 منگیں فضل جناب الاہوں حکم موتو ہے آیا
 چار عناصروں ہتھ اٹھا کے پڑیں فرض کفایہ
 بیخود ہوکے ڈگ در ہادی ہووے لطف سوایا

بابرکت

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً للہ

بافیض

منگ پناہ ہستی موہوموں کبر دا کریں صفایا
گھر والا آدے گھر وچہ ایہہ ہے فضل خدایا
ضامن برکت علی شاہ بنیا بخشش بار اٹھایا
راز منیں احسان شوہ برکت جسے کرم کمایا

(خلیفہ غلام دستگیر راز)

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

”تم خیر کامل کو کبھی نہ حاصل کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے“

(القرآن - سورة العمران، آیت نمبر 92)

☆ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کی محفل میں ایک دوست بیٹھا تھا اُس نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ حضور پاک ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے آپ کے پاس چاروں یار اور دوسرے صحابہ کرام بھی موجود تھے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ آپ کا شوق قابلِ تحسین ہے اور جذبہ عشق بھی کمال کا ہے آپ یہ بتائیں کہ گھوڑے کی رکاب پر ایک پاؤں رکھ کر اُچھل کر گھوڑے پر سواری کرتے ہوئے دوسری رکاب میں پاؤں رکھنے تک قرآن شریف ختم کرے۔ کون ایسا بہادر شخص ہے جو اتنی جلدی قرآن شریف پڑھ دیکھاوے۔ تمام صحابہ کرام خاموش رہے اور عقل و فکر کے لحاظ سے حیران و پریشان ہو گئے۔ وہ کون ہے جو اتنی

جلدی قرآن شریف ختم کر سکے۔ یہ اُس دوست نے پوچھا۔ یہ سن کر حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ اس میں کیا اچنبھا اور مشکل ہے کہ یہی بات بتانے پیر حقانی آئے ہیں۔

اندر طلب یار دے کھونا جان نچھاور کرنی
افضل تھیں افضل قربانی منشا ایہو قربانی
باجھوں شیر خدا دے کیہڑا کوٹ خیبر دا توڑے
صدا ناد سنے جا پلوچہ نین نیناں سنگ جوڑے
لا مکان مکین دے باجھوں کیڑا گزرے حدوں
ڈبے بحر معانی کرے پار نظر شیشے توں

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک گھوڑا لے کر آئے اُس کی ایک رکاب پر پاؤں رکھ کر "لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون" اس آیت کو اپنے اوپر وارد کیا اور ہستی موہومہ کو جب چھوڑا تنزیہوں تشبیہ جب چمکی لچمکی کا مقام ہوا تو دوسرا پاؤں گھوڑے کی رکاب پر رکھا تو قرآن شریف ختم ہو گیا۔

اسم جسم دا قائمی ہو کے دو جا رکھیا پیر رکابے
کرم اللہ وجہہ کیہا ، محمد علی دی خاص جنابے

ایہہ رتبہ ہے اعلیٰ بالا ہوراں نہیں نصیب
 ایہہ انعام فضیلت بھریا آیا علی دے حصے
 دیدار علی عبادت بیشک عین دیدار محمدی
 برکت علی شاہ ہادی کامل دی بات رمز دی
 فرض عبادت جن و انس تے آیا حکم قرآنے
 مقصود عبادت ایہو، درشن دیوے ربدی ذاتے
 دیدار محمدی دیدار اللہ کھلا بھید رحمانی
 شیطان مثل نہیں ہو سکدا پڑھ دیکھو من رانی
 تن من نون کرو پنچھاور صل علی دے اتے
 جسدی خاطر اللہ واحد سب عالم پیدا کیتے
 تابعداری اسدی جانوں تابعداری ہے ربدی
 پار اتارے کر دی جاوے اسدی نظر کرم دی
 شربت دید پلا جا آکے اے دلدار ہمارے
 سینے لاکے دے دلاسه اے محبوب دولارے
 توں منبعہ برکت دا برکت اپنی برکتوں پاویں
 راز جیہے ناچیز دے اتے کم دا منبہ برساویں
 ☆ اسی سلسلہ میں القرآن سورۃ البقرہ آیت نمبر 149 اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ

”جس جگہ سے بھی آپ باہر جائیں تو اپنا چہرہ مسجد احرام کی طرف رکھا کیجیے اور یہ حکم بالکل حق ہے آپ کے پروردگار کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے اصلاً بے خبر نہیں“ یہ آیات مذکورہ بالا تحریر کی مکمل طور پر ترجمانی کرتی ہے۔ اس آیت میں یہ فرمان تحریر ہے کہ آپ جس طرف سے بھی باہر جائیں تو اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف رکھیں۔ اس آیت کی رو سے اگر آپ اپنے گھر سے نکلتے ہیں تو آپ نے مشرق جنوب یا شمال کی طرف جانا ہو تو مسجد حرام مغرب کی طرف ہے تو آپ مغرب کی طرف رخ کر کے مشرق یا جنوب کی طرف سفر نہیں کر سکتے۔ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 149 کی روشنی میں دیکھا جائے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے پر چڑھتے وقت ایک رکاب میں پاؤں رکھتے ہوئے دوسری رکاب میں پاؤں رکھنے تک قرآن شریف ختم کرنا اور مسجد حرام کی طرف رخ کر کے چلنا یہ راز پیشوا کامل کی کرپا سے سمجھ آتا ہے۔

سفر آخرت حضرت پیر شہباز خاں 1914ء

کرن روایت شاہ شہباز خاں اپنی وچہ حیاتی
خوش ہو کے فرماؤں لگے ساتھ لگا کے چھاتی
جدوں دار فنا چھڈ جائے ہتھیں غسل کراؤنا
پیش امام تسیں خود بننا جنازہ تاں پڑھاؤنا

آبدیدہ ہو حضرت فوراً قدمی سبب نوایا
 حیران ہوئے سن کے سبھے ایہہ کیا سخن سنایا
 ☆ مذکورہ بالا گفتگو کیے ہوئے کافی عرصہ گزر گیا ایک دن حضرت پیر شہباز خاں
 بیماری کی حالت میں اپنے کمرے میں تشریف فرما تھے آپ کے پاس خاص الخاص
 دوست موجود تھے ابھی تک حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب تشریف نہیں
 لائے تھے۔ تو حضرت پیر شہباز خاں اپنے دوستوں سے پوچھتے برکت علی سبحانی
 آئے ہیں یا نہیں۔ دوسرے دوست اس بات پر حیران تھے کہ حضرت پیر شہباز
 خاں بار بار حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کا کیوں پوچھ رہے ہیں۔ دوست
 آپس میں چہ میگوئیاں کر رہے تھے کہ حضرت پیر سید برکت علی شاہ کے پوچھنے کے
 بارے میں کیا راز ہے یہ خدا ہی جانے اسی اثنا میں حضرت پیر سید برکت علی شاہ
 محبوب سبحانی تشریف لے آئے۔ اسی وقت کمرے کا ماحول بدل گیا۔ حضرت پیر
 شہباز خاں بار بار اپنی تسکین کی خاطر میاں صاحب سے پوچھتے تو حضرت پیر سید
 برکت علی شاہ ہے تو اپنے منظور نظر کا جواب سن کر کہتے اچھا ہوا جو آپ آگئے ہیں۔
 جب وقت نزع آیا تو حضرت پیر شہباز خاں نے باقی تمام دوستوں سے کہا کہ
 آپ باہر جا کر بیٹھیں۔ حضرت پیر سید برکت علی شاہ ہمارا منظور نظر ہے پھر حضرت
 پیر شہباز خاں نے بابا صاحب کو بغل گیر کیا اور کچھ دیر تک اپنا سوز و درد نکالتے رہے
 پھر خود پلنگ پر بیٹھتے ہوئے بابا صاحب کو کہا کہ آپ بھی بیٹھ جائیں پھر کچھ دیر بعد

ساغر وصل پی کر خاموش ہو گئے۔ پھر حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب نے حسب ہدایت ارشادِ عالی جنازہ پڑھایا۔ اس طرح حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کا اپنے پیشوا کے ساتھ محبت بھرے تعلق کا اظہار ہوتا ہے اور پیشوا کے نزدیک آپ کا کیا احترام ہے۔ (خلیفہ غلام دستگیر راز)

وعدے کا پاس

☆ خلیفہ غلام دستگیر راز نے اپنی کتاب ”گلزارِ برکت“ میں یوں تحریر کیا ہے کہ:- ایک دوست نے پیر سید برکت علی شاہ صاحب سے نیاز منظور کروائی حضور میاں صاحب نے نیاز قبول کی اور جمعہ کا دن مقرر کیا۔ یہ دوست دریائے ستلج سے پار (دوسری طرف) بھونڈری شریف سے کافی دور رہتا تھا۔ یہ دوست مالی طور پر بھی صاحبِ حیثیت تھا اور شوق و محبت والا تھا جو دن اور ٹائم مقرر تھا آپہنچا تو اسی وقت آندھی طوفان شروع ہوا۔ گرد و غبار اڑنے لگا۔ آسمان پر سیاہ بادل چھا گئے اور زوروں کی بارش شروع ہو گئی۔ گاؤں کی گلیوں میں پانی پھرنے دوڑنے لگا۔ ان حالات کو دیکھ کر خادم کے دل میں کئی قسم کے خیالات آنے جانے لگے۔ اُس نے سوچا کہ طوفانِ باران کے موسم میں حضور میاں صاحب بمشکل تشریف لائیں گے۔ اس طرح اُس دوست نے ان حالات کے پیش نظر نیاز (طعام) کی تیاری نہ کی اور یوں ہی بیٹھا رہا کہ آپ اس بارش کی وجہ سے تشریف نہیں لائیں گے لیکن

اچانک طوفان و بارش کے باوجود میاں صاحب دوست کے گھر پہنچ گئے لیکن وہ دوست اچانک حضور میاں صاحب کی آمد دیکھ کر حیران رہ گیا اور دل ہی دل میں شرمندہ ہونے لگا اور حضور میاں صاحب سے معافی کا طلب گار ہونے لگا:

اوہ حیران دلے وچہ ہویا عرض اولائی روکے
 اسیں نا اُمید ہو حضرت ، بیٹھ رہے چپ ہوکے
 تساں وعدے اوپر آئے اسیں وعدیوں ہارے
 سانوں غافل کیتا بارش تساں ہو سچیارے
 طعام تیاری کیتی فوراً کر کے دل شادی
 مقصد دل دا ہویا پورا دور ہوئی نا شادی
 برکت حکمت شاہ برکت دی آوے نہ وچہ قیاساں
 غالب پیاس جہاں دی دیداروں کیتیاں دور پیاساں
 نظر عطا شاہ برکت ہادی کر دی پار اتارے
 گھر دوستاں جا کے حضرت بگڑے کار سنوارے
 بے انت احسان شاہ برکت کیتے دوستاں اُتے
 سج گئے دیں انہاں مشتاقاں پائے قدم محبوباں جیھتے
 دین دنی دے حل مراحل کیتے قطب ربانی
 مٹھیاں مٹھیاں گلاں کر کے دے راز نہانی

بافیض

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً اللہ

بابرکت

ایڈ شفیق رحمان شاہ برکت کہے پکار زمانہ
وارث گنج غوثیہ حضرت مالک علم خزانہ
غلام دستگیر راز

علوی سید

☆ راوی غلام دستگیر راز:۔

چار فانی لذتاں وچہ دنیا پھیلیا جال انہاں دا
بچدا سدا رہے انہاں توں ٹولا درویشاں دا
ہے اکل و شرب اک تے دوجے ہے زنا کاری
تیجے علم و فضیلت چوتھے حکومت تے سرداری
انہاں چوہاں تے غالب لذتِ ذکر خداوند عالی
جسدے فیضان والے در تے خلقت کل سوالی
عالماں فاضلاں دی وچہ نظراں عاجز لوگ نہ جچدے
دستار علم فضیلت پا کے فخر وڈیرا رکھدے

☆ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ:- ایک عالم فاضل سید حضرت پیر سید برکت علی شاہ
صاحب کا نام مبارک سن کر آیا اور دوستوں سے کہنے لگا مجھے حضرت پیر سید برکت
علی شاہ صاحب سے ملاؤ میں نے اُن سے کلام وغیرہ کرنی ہے۔ میں پڑھا لکھا

عالم ہوں دوستوں نے اس عالم سے کہا کہ پوچھو جو کچھ آپ نے پوچھنا ہے ہمارے ساتھ کلام کرو اپنا مقصد بتاؤ۔ وہ کہنے لگا میں سید افضل ہوں تسی کون ہو پچارے ایک عالم فاضل سے کس طرح کلام کر سکتے ہو۔ خواہ مخواہ تکرار کر رہے ہو۔

☆ دوستوں نے عالم فاضل سے کہا اگر تو سید ہے تو بتائیے ہمارے متعلق ہم کی کمین کہاں جائیں تیرا تورب کے ساتھ ناٹھ ہے۔ دوست اس عالم فاضل کو حضور میاں صاحب کے پاس لے آئے۔ وہ عالم فاضل دعا سلام کے بعد کہنے لگا جناب آپکے مرید بڑے تیز اور جوشیلے ہیں اور میں نے ان سے کہا کہ میں سید زادہ ہوں تو یہ فوراً بولے اگر تو سید زادہ ہے تو ہم کی کمین کہا جائیں تو ہماری بخشش کا کیا ہوگا۔

☆ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب نے فرمایا یہ صحیح کہہ رہے ہیں اب یہ لوگ علوی سید ہیں۔ علوی سید سفلی سید سے بہتر ہیں۔ اگر سفلی سید علوی سید بن جائے اور نور ہدایت کسی کامل سے حاصل کر لے تو پھر اس نور ہدایت کی بدولت اس کے گھر میں بھی چانن ہو جائے۔ ان لوگوں نے ہمارا دامن پکڑا ہے اور ان کو قائم قدیم بنایا ہے ان لوگوں نے مقام لحمک لحمی میں تحلیل ہو کر اپنے آپ سے ہاتھ اٹھا لیا ہے۔ جو لوگ (موتو قبل انت موتوا) ہو کر اپنا آپ چھوڑ چکے ہیں اب ان کی ذات کہاں۔ اب وہ نور جو نور ہدایت اور شعور محمدی ﷺ ہے وہی باقی ساداتی ہے رنگ روپ اور ذاتاں والا قصہ اپنے نقص و تکبر اور غرور کی وجہ سے بنا

ہے۔ نور محمدی ﷺ یعنی شعور محمدی ﷺ بے عیب، لاثانی اور لافانی ہے یہی ایک نور زمین و آسمان پر جلوہ گر ہے۔ یہی نور محمدی ﷺ حضرت پیر سید برکت علی شاہ کے روپ میں اسی طرح جلوہ گر ہے۔

بن بروپیا بھیس وٹاوے جانو اسدے بانے

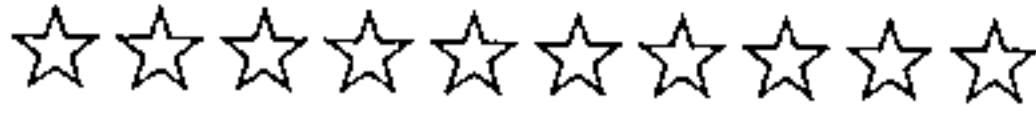
باجھوں نور ہدایت ہادی ایہہ نہ جان کچھانے

(خلیفہ غلام دستگیر راز)

بدل کے بھیس پھر آتے ہیں ہر زمانے میں

اگرچہ پیر ہے آدم، جوان ہیں لات و منات

(حضرت علامہ اقبال)



ذکر ہجرت حضور پر نور حضرت پیر سید بركت علی شاہ
بوقت تعمیر پاکستان اور ورود در سر زمین پاکستان

محویت وچہ اپنی جس دم حق نے کن الایا
شہودی نقش کائناتی وچہ ظہور دے آیا

☆ چودہ اگست 1947ء کو برصغیر ہندوستان میں انقلاب آیا تو ہندوستان میں کچھ علاقوں پر مشتمل ایک خود مختار ملک ”پاکستان“ معرض وجود میں آیا۔ اس سلسلے میں ہندو علاقوں میں سے اکثریت مسلمانوں کی اپنے نئے ملک پاکستان تشریف لائے اور اس طرح نومولود علاقوں میں جو ہندو لوگ رہائش پذیر تھے وہ لوگ ہندوستانی ریاست میں آنا شروع ہو گئے۔ اس ادل بدل کے موقع پر کافی زیادہ لوگ قتل ہو گئے جن میں اکثریت مسلمانوں کی تھی اور کئی علاقے کھنڈرات میں تبدیل ہو گئے۔ اس دوران حضرت پیر سید بركت علی شاہ صاحب محبوب سبحانی بھی اپنے اہل خانہ اور دوستوں کے ہمراہ سیدماں سلیم پور کیمپ میں تشریف لے آئے۔ کیمپ میں بد نظمی قدم قدم پر ایسی سنجیدہ پابندی تھی کہ ہر طرف خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا۔ موسم بھی بارش کی وجہ سے سرد ہو چکا تھا۔

دو زانو ہو بیٹھے حضرت لا سرتی وچہ قلبے
پانی بارش کاٹے چکر پاک حضور دے گردے
بیٹھے رہے مراقبے اندر کتنے روز اتھائیں
اوڑک حضرت نے فرمایا رکھیں شرماں سائیں
☆ دوستوں نے حضور میاں صاحب کے بیٹھنے کے لیے ایک مخصوص جگہ صاف
اور اونچی کر کے بنائی اور گزارش کی کہ جناب آپ یہاں تشریف لے آئیں اور تسلی
سے بیٹھ جائیں۔ حضور میاں صاحب وہاں بیٹھ گئے اور صوفی اقبال کو موقع کے
دوران حضور میاں صاحب کی طرف اشارہ ہوا کہ اگر آپ کا جذبہ عشق صادق ہے
تو ہم سدماں کیمپ میں موجود ہیں ہمیں آکر لے جا۔ صوفی محمد اقبال خود فوج میں
کیپٹن تھا حضور میاں صاحب کے حکم پر فوج سے استعفیٰ دے چکا تھا۔ صوفی اقبال
صاحب کا ایک رشتے دار فوج میں افسر تھا۔ صوفی اقبال اپنے رشتے دار کے پاس
گیا اور اُسے کہا کہ مجھے ایک بس دو اور کچھ فوجی میرے ساتھ کرو۔ لیکن صوفی اقبال
کے رشتے دار نے کہا کہ سرحد پار حالات بہت خراب ہیں اور قتل و غارت کا بازار
گرم ہے میرے پاس اس وقت کوئی فوجی عملہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی گاڑی ہے میں
تمہیں بھی مشورہ دیتا ہوں کہ تو جانے کا ارادہ ترک کر دے ادھر حالات بہت
خراب ہیں۔

لیکن:۔

جنہاں یاراں ملے سنیے کد روکے رک سکدے
 جنہاں محبوباں دیا لوڑاں کھڑیاں جا پتتاں تے
 عشق ملاح جنہاں دا بنیا گئے چیر سمندر
 سجدے کیتے جا انہاں نے محبوبے دے مندر

☆ صوفی اقبال صاحب لاری یعنی (بس) کے انتظام کے سلسلے میں ادھر ادھر گھومتے رہے بس تو نہ مل سکی لیکن ایک ٹرک مل گیا۔ تو صوفی اقبال صاحب ٹرک لے کر سدماں سلیم پور کیمپ پہنچ گئے۔ کیمپ کے اندر حضور میاں صاحب کی وجہ سے بالکل امن رہا۔ دوستوں نے دور سے ایک ٹرک اپنی طرف آتا دیکھا۔ صوفی اقبال ٹرک سے اتر کر حضور میاں صاحب کے پاس آیا اور سجدہ سلام کے بعد عرض کی کہ جناب ٹرک آگیا ہے آپ بیٹھ جائیں تاکہ ہم یہاں سے جلد کوچ کر لیں۔ حضور میاں صاحب اپنے کنبہ اور دوستوں کے ہمراہ ٹرک میں بیٹھ گئے۔ کیمپ سے باہر آئے تو ٹرک چل پڑا ایک ہندو تھانے دار ٹرک کے پیچھے حملہ کرنے کے ارادہ سے آیا لیکن حضور میاں صاحب کے کرم سے امن و ایمان رہا ٹرک لدھیانہ سے ہوتا ہوا نکودر پہنچ گیا۔ یہاں نکودر میں سکھ اسلحہ سے لیس ہو کر حملہ کی نیت سے ادھر ادھر پھر رہے تھے لیکن امن رہا۔ نکودر پہنچ کر حضور میاں صاحب ٹرک سے اتر

کر ریل گاڑی میں بیٹھ گئے۔ جب گاڑی مانا والا اسٹیشن پر پہنچی تو ڈرائیور گاڑی سے اتر گیا تقریباً ایک گھنٹہ گاڑی اسٹیشن پر کھڑی رہی اسی دوران حضور میاں صاحب نے فرمایا کہ پانی کی طلب ہوئی ہے کوئی ہے جو ہمت کر کے پانی لے کر آئے۔ یہ فرمان سن کر صوفی محمد اقبال پانی لینے پلیٹ فارم پر گیا تو اُسے ایک سپاہی نے روکا اور کہا میاں پیچھے مڑ جا یہاں پانی وغیرہ نہیں مل سکتا۔ صوفی اقبال عاجز ہو کر پانی کے بغیر واپس آ گیا۔

ایڈا مرد دلاور جیہڑا چیر گیا سرحداں
گھٹ پانی دا لیا نہ سکیا خاطر یار مجاں
مان توڑیا حضرت اسدا متاں کرے مغروری
نہ کرے وڈیائی اپنی رکھے عجز ضروری
باجھوں عجز قبول نہ ہووئے دلبر دے دربارے
تے مشتاق نوں کر دے رہندے دلبر ناز اشارے

☆ گاڑی کے ڈرائیور کی نیت خراب تھی جس کی وجہ سے وہ گاڑی کو چھوڑ کر چلا گیا تاکہ حملہ آور لوگ گاڑی پر حملہ کریں اور لوٹ مار کر لیں۔

لیکن

برکت برکت علی شاہ ہادی کر کمال دکھایا

مار کے ہتھ متھے تے ڈرائیور انجن دے ول آیا

☆ ریل گاڑی کا ڈرائیور غلط ارادے کی وجہ سے ایک گھنٹہ باہر بیٹھا رہا لیکن جب اُس کا ارادہ پورا نہ ہوا تو وہ گاڑی کی طرف آیا۔ تو یہاں سے ریل گاڑی روانہ ہوئی آخر کار حضور میاں صاحب کی وجہ سے گاڑی باحفاظت لاہور پہنچ گئی۔ یہاں حضور میاں صاحب ایک دوست کے ہاں ٹھہرے اور لاہور سے آپ کے ہمراہ حضرت پیر سید فیض محی الدین شاہ صاحب اور جھنڈے شاہ کوٹ معالی آئے۔ (غلام دستگیر راز)

مصیبت سے چھٹکارہ

☆ راوی خلیفہ غلام دستگیر راز تحریر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی دوست نے حضور میاں صاحب سے گزارش کی کہ جناب اگر کسی دوست پر ایسی سختی یا مصیبت آجائے جس کی وجہ سے اُس دوست کو صبر کرنا مشکل ہو جائے وہ بے چارہ غریب کیا کرے؟ حضور میاں صاحب نے فرمایا سختی برداشت کرنا مردوں کا کام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید نہیں ہونا چاہیے (لا تقنطوا من رحمت اللہ) اور جناب غوث پاک کا فرمان ہے کہ (لا تخف مریدی) اے میرے

مرید تو خوف مت کر کیونکہ اللہ تعالیٰ میرا مریبی ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے محب پر ظلم نہیں کرتے اگر کہیں جو روجفا ہو بھی تو اُس میں بھی مصلحت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ دوست کو چاہیے کہ ایسے حالات میں اپنی نیت میں خلوص رکھے تو جناب شاہ جیلاں کی نیاز پکا کر دوستوں میں تقسیم کرے۔ جناب غوث الاعظم خود ہی وسیلہ اور خود مسب الاسباب ہو کر مصیبت اور سختی سے بچا لیتے ہیں آپ کو اپنے دوستوں کی سختی گوارا نہیں ہوتی۔

چھٹے مار کے کڈھیا جس نے شیخ صنعان دے تائیں
 دستگیر تیرا ہے اوہو کرے جو دور بلائیں
 پیر دستگیر برکت علی شاہ جدا نام ہے پیارا
 دیکھ مریداں اندر زحمت کیوں کرے گوارا



پیر سید برکت علی شاہ کی شانِ معظم

انسان کامل پاک محمد ﷺ سرور ناز وراں دے
 سرتاج کل نبیاں سندے سلطان حسن وراں دے
 جس دے نور مبارک کولوں روشن بزم جہاناں
 جس دی شان بلند کمالو بنیاں نے سب شاناں
 ہر ولی دی شان بزرگی مظہر شان محمدی
 اسم صفت دے پردیاں اندر دے جو جلوے کر دی

☆ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب جب دین محمدی ﷺ کے متعلق لوگوں کو
 ہدایت فرمانے لگے تو اس نورِ ہدایت کے باعث آپ کا شہرہ برصغیر کے طول و عرض
 میں ہونے لگا بلکہ دوسرے ملکوں میں بھی۔ برصغیر ہند میں سے آپ کی شہرت سن کر
 خلقت جمع ہونے لگی آپ کے خلقِ عظیم کی بدولت مسلمان کجا ہر مذہب اور قوم کے
 لوگ مثلاً عیسائی، ہندو، سکھ، چمار اور چوڑے آپ سے نورِ ہدایت حاصل کرنے
 لگے۔ آپ نے اپنی ہدایت کی بدولت اور شفقت و محبت سے مردہ دلوں کو زندہ کیا
 اور پتھروں کو گداز کیا اور آپ نے اپنی ہدایت سے شرک کی چرک ہٹا کے بے شمار
 حیوانِ ناطق کو انسان کے مرتبہ پر پہنچایا۔ جن لوگوں نے آپ سے ہدایت پائی وہ تو

آپکی تعظیم اور احترام کرتے ہی تھے لیکن جو لوگ آپ کی ہدایت سے دور رہے وہ بھی اپنے آپ کو آپ کی تعظیم کرنے سے نہ روک سکے۔

☆ بھونڈری شریف میں بہت سے صاحب جائیداد اور بڑے بڑے رتبے والے خان اور راجپوت صاحب رہائش پذیر تھے۔ بھونڈری شریف کے تمام لوگ ان لوگوں کا احترام کرتے تھے لیکن وہ لوگ خود حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کی بہت تعظیم کرتے تھے بھونڈری شریف کے ان خان صاحبان نے ایک دن اکٹھے ہو کر یہ فیصلہ کیا کہ ہم پر پیر سید برکت علی شاہ صاحب کا احترام کرنا فرض اور واجب نہیں ہے۔ ہم خواہ مخواہ کیوں کی طرح اٹھ اٹھ کر سلام اور تعظیم کرتے ہیں ان سب نے اس بات پر آپس میں مشورہ کر کے وعدہ کیا کہ ہم آئندہ ان کے آنے پر اٹھ کر سلام نہیں کریں گے۔ ابھی یہ لوگ آپس میں مشورہ کر ہی رہے تھے کہ اسی اثناء میں حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب ان کے درمیان آ موجود ہوئے تو آپ کی منور صورت دیکھ کر سب خان صاحبان تعظیم و احترام کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے اور جو بھی قول اقرار اور وعدے کیے تھے سب بھول گئے اور کہنے لگے یہ کوئی قوتِ بالا ہے جو ہمارے وہم و گمان سے دور ہے۔

ہے منظور خداوند عالی برکت علی شاہ ہادی

ہے مقبول محمد سرور علیہ السلام اس دی ذات گرامی

ذات مقدس برکت علی شاہ آ کیتیاں کرم نوائیاں
 کذب کدورت بھرے دلاں وچہ کیتیاں آن صفائیاں
 (خلیفہ غلام دستگیر راز)

ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے

☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور پاک ﷺ کے پاس آیا تو اُس نے عرض کیا یا رسول ﷺ والدین کا اپنی اولاد پر کتنا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ دونوں تیری جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی (یعنی ان کی خدمت کر کے جنت حاصل کر لوں یا نافرمانی کر کے دوزخ کے مستحق ہو جاؤ)

☆ حضرت جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جہاد کا مشورہ لینے کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں (زندہ ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”انہی کے ساتھ رہو کہ جنت ان کے پاؤں تلے ہے۔“

☆ مذکورہ بالا احادیث مبارک کے مطابق یہ فرمان ہے کہ ماں باپ کی خدمت کرو اور جنت اُن کے قدموں تلے ہے اور اکثر جگہ قرآن شریف میں ماں باپ کے متعلق بیان کیا گیا ہے اور اولاد پر یہ فرض ہے کہ ماں باپ کی خدمت کرے اور

اُس کے سامنے اُف تک نہ کہے۔ یہ احکامات اُن ماں باپ کے متعلق ہیں جو اپنی اولاد کو حیض اور منی کے مجموعہ کی وجہ سے جنم دیتے ہیں۔ منی اور حیض کو گندگی کا نام دیا گیا ہے اگر اس کا ایک قطرہ کسی شخص کے لباس پر لگ جائے اُس کی عبادت نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی جگہ پر گندگی کا ڈھیر ہو تو اُس ڈھیر پر کتنا بھی صابن ملایا پانی ڈالا جائے تو وہ جگہ صاف پاک نہیں ہوگی جب تک وہاں سے گندگی کا ڈھیر اٹھایا نہ جائے۔ اس طرح انسان اپنی ماں کے پیٹ میں نو ماہ تک گندی خوراک پر پلتا ہے پیدائش کے بعد انسان کا پورا وجود حیض اور منی کا ایک ڈھیر ہوتا ہے۔ اب اس گندگی کے ڈھیر کو صاف کرنے کیلئے ایک ایسی ہستی (ماں) جو خود پاک ہو اور انسان کو پاک کر دے۔ حضور پاک ﷺ گندہ جنم ختم کر کے پاک رسولی جنم عطا کرتے ہیں۔

☆ حضور پاک ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو یہ پاک رسولی جنم عطا کیا۔ یہاں سے پاک رسولی جنم چلتا ہوا آج کوٹ شریف میں موجود ہے۔ جو لوگ حضور پاک ﷺ سے پاک رسولی جنم حاصل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے مقرب دوست اور ولایت کے حق دار ہو جاتے ہیں۔ جنت اس ماں کے قدموں تلے ہے۔ جو اسکو پاک رسولی جنم عطا کرے۔ ایک جگہ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان حدیث قدسیہ کی صورت میں ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کے سینہ بہ سینہ چلی آ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں

سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ اس حدیثِ قدسیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جس کو پاک رسولی جنم یعنی پاک وجود مل جاتا ہے اُس کو اللہ تعالیٰ کا پیارا اور رضا حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ انعامات تحریر میں نہیں آتے۔ آج جو انسان بندے کو پاک جنم عطا کرتا ہے تو اُسے مرشدِ کامل زمانہ حاضر کا امامِ عبدہ اہل بیعت اور مہدی کہا جاتا ہے جس سے آپ قربِ الہی حاصل کرنے کے لیے ہدایت حاصل کر سکتے ہیں اس کے قدموں تلے جنت ہے جس ماں کو اپنی بخشش کا علم نہ ہو وہ دوسرے کی بخشش کا کیا بندوبست کر سکتی ہے۔ لیکن اس کا احترام لازمی ہے۔

☆ خلیفہ غلام دستگیر راز اپنی کتاب ”گلزارِ برکت“ صفحہ 107 پر تحریر کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب اپنے گھر میں تشریف فرما تھے اور آپ بیان کر رہے تھے کہ جن لوگوں نے ہمارا دامن تھام لیا ہے ہم اُن کی بخشش کے ذمہ دار ہیں جو لوگ ہمارے دین سے باہر اور ہمارا دامن نہیں پکڑا ہم اُن کی بخشش کے ذمہ دار نہیں ہیں پاس ہی آپ کی والدہ ماجدہ صاحبہ تشریف فرما تھیں انہوں نے جب یہ کلام سنی تو حیران اور افسردہ ہو گئی۔ مائی صاحبہ نے آبدیدہ ہو کر کہا کہ اے میرے فرزند دلہند میں نے آپ کو جہم دے کر اپنی گود میں کھلایا اور پرورش کی کیا میری بخشش کا کوئی حیلہ کرو گے یا نہیں تو آپ نے نفی میں جواب دیا یہ جواب سن کر مائی صاحبہ بہت افسردہ ہوئیں۔

حضور نے فرمایا۔

جے شفاعت لوڑو ساڈی پکڑو دامن ساڈا
 سائیل ہو کے طالب ہو کے چھوڑ کے نسب علاقہ
 حسب نسب دا نہ کم اوتھے جھتے فضل دا پھیرا
 مائی بھائی دھیاں پتر سب دنیا دا جھیرا
 جھیرے رو رو عرضاں کر دے متھا گھساون آ کے
 اوہو اصل اساڈے دوست پاون فیض اساں تے
 جد تک جنم پلید نہ بدلے موتو قبلہ ہو کے
 جنم رسولی ملدا ناہیں ظاہر منہ ہاتھ دھو کے

☆ مائی صاحبہ نے یہ تلقین سن کر فوراً رشتہ مائی پتر والا چھوڑ کر آپ کا دامن پکڑ کر
 پاک جنم یعنی رسولی وجود حاصل کیا۔

طوق غلامی پا حضرت دا نیوں نیوں سیں نوایا
 محبوبا میں داری تیتھوں خوب احسان کمایا
 خوان کرم دے بخشیں خانیوں دتی بھیکھ کرم دی
 خاص عنایت کر کے حضرت کاٹی نیخ وہم دی
 رنگ روپ نہ ذاتاں کچھے ایہہ صاحب لجونتا
 چیکڑ بھریاں نوں گل لاوے دو جگ اسدی دھنٹا

خالیفہ غلام دستگیر راز

دائرہ احمد (ا۔ح۔م۔د) یعنی شانِ محمدی ﷺ

☆ خلیفہ چمن الدین صاحب کہتے ہیں کہ آپؐ نے دو قسم کے دائروں کا ذکر کیا ہے ایک دائرہ کونیلنی اور ایک دائرہ کونئی۔

☆ کونئی دائرہ میں تمام عوام الناس جو کن کے امر کے تحت پیدا ہوتے ہیں اس دائرہ میں شامل ہیں۔ ان لوگوں کی تعداد بے شمار ہے۔ ان پر دوزخ حلال اور جنت حرام ہے۔ ان کا ذوق اور پرہیزگاری بھی بت پرستی ہے ان کا زہد دنیا کا زہد ہے جو دنیا میں ہی رہ جاتا ہے ان کی عبادت آوارہ اور یہ قیامت کے دن شیطان کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ کونئی کا دائرہ گرم ہے اس لیے اس دائرہ کے لوگ ہمیشہ آگ یعنی دوزخ میں رہیں گے۔

☆ دوسرا دائرہ کونیلنی دائرہ سرد اور چھوٹا ہے اس دائرہ کو احمد (ا۔ح۔م۔د) کہتے ہیں دائرہ کونئی سے جو لوگ بھی دائرہ احمد میں شامل ہونگے وہ لوگ ولی اور مومن ہونگے کیونکہ ان لوگوں نے بیعت محمدی ﷺ قبول کی اور یہ لوگ دائرہ احمد کی پناہ میں آگئے۔ اس دائرہ میں آنے والوں کے لیے مراتب اور فضیلت ہے اس میں مقصود میسر ہے۔ یہ شانِ محمدی ﷺ ہے جو لوگ اس دائرہ احمد میں شامل ہوتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محبت کا تحفہ عطا کیا جاتا ہے ایسے لوگ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ حضور پاک ﷺ کے روبرو ہیج سمجھتے ہیں۔ حضور پاک ﷺ نے اس

دائرہ کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی پہچان یعنی معرفت عطا کی ہے۔ عرب و عجم کے لوگوں کو حضور پاک ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہستی عبادت اور محبت کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کوئی فرد یعنی ماں باپ اولاد اور دولت شامل نہیں ہو سکتی بلکہ صحیح توحید اسی وقت ثابت ہوتی ہے جب انسان جملہ رشتوں اور خود سے کنارہ کشی کرتا ہے۔

کیا میں نے اس خاکداں سے کنارہ
جہاں رزق کا نام ہے آب و دانہ

(علامہ اقبال)

☆ یہ دائرہ محمدی ﷺ (ا۔ح۔م۔د) کی شان ہے کہ انسان کو (الا انسان سری وانا سرہ) کا محرم راز بنا دیا ہے۔ کوئی دائرہ میں بھی جو لوگوں نے وسعت حاصل کی ہے یعنی اس وقت دنیاوی طور پر جو ترقی نظر آرہی ہے وہ بھی حضور پاک ﷺ کے علم کی بدولت ہے لیکن دینی مقام حاصل نہیں ہے۔

☆ اس لئے ہدایت یہی ہے کہ کوئی دائرہ کو چھوڑ کر دائرہ احمد (ا۔ح۔م۔د) یعنی بیعت محمدی ﷺ میں شامل ہونا چاہیے تاکہ اس دائرہ کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے آپ کا بھلا کر لیں جو آج بھی کوٹ شریف میں موجود ہے۔

گھوڑے پالنے کا شوق

☆ گھوڑ سواری اور گھوڑے پالنے کا آپ کو بہت شوق تھا۔ اپنے علاقے میں گھوڑے کی پہچان اور سواری میں ماہر شمار کیے جاتے تھے۔ گھوڑوں کا اتنا شوق تھا کہ اگر کوئی آکر کہتا کہ جناب میں بھینس یا کوئی اور جانور خرید کر لایا ہوں تو فرماتے اچھا ٹھیک ہے لیکن اگر کوئی کہتا گھوڑا لے کر آیا ہوں تو فوراً اٹھ کے دیکھنے جاتے اور اُس کو اُسکی اچھائی اور برائی سب سمجھاتے۔ ایک دفعہ ایک دوست کے ہاں گئے تو اُس نے بتایا کہ کوئی گھوڑا خرید کے لایا ہے اور بہت اچھا ہے آپ فوراً دیکھنے کو گئے اور دور سے دیکھا کہ وہ رسی سے بندھا ہوا ہے اور چارہ کھا رہا ہے۔ آپ نے دور سے ہی دیکھ کر کہا کہ گھوڑا تو ایک آنکھ سے کاننا (اندھا) ہے جب پاس جا کر آنکھ پر ہاتھ رکھا تب گھروالے کو معلوم ہوا کہ واقع گھوڑا کاننا (اندھا) ہے۔ گھروالے نے بتایا کہ ایک ماہ ہو گیا ہے ہم کو تو معلوم نہیں ہوا کہ کاننا (اندھا) ہے گھوڑ سواری کے اتنے ماہر تھے کہ آپ کے پیرومرشد نے ایک گھوڑا بھونڈری شریف آپ کے پاس بھیجا کہ اس کو ٹھیک کرنا ہے اور پہلے گھوڑا کسی کو بھی اپنے اُوپر سوار ہونے نہیں دیتا تھا کافی لوگوں نے اسے پکڑا ہوا تھا۔ آپ نے آگے بڑھ کر اس کے کان میں کچھ پڑھ کر پھونک لگائی اور جسم کے اُوپر ہاتھ پھیر کر بجلی کی سی تیزی سے اس پر سوار ہو گئے گھوڑے نے چھلانگیں لگانا شروع کر دی اور اپنے

جسم کو ادھر ادھر حرکت دینی شروع کی جب کوئی بس نہ چلا تو سر پٹ ہوا کی طرح دوڑا۔ کہ دھوڑ ہی دھوڑ نظر آرہی تھی سب لوگ پریشان ہو گئے کہ پتہ نہیں کہیں گر کر کوئی چوٹ ہی نہ لگ جائے یا پتہ نہیں آپ کے ساتھ کیا ہوگا۔ سب اسی پریشانی کے عالم میں کھڑے رہے کافی دیر کے بعد آپ گھوڑے پر سوار نمودار ہوئے۔ سب آگے بڑھے تو دیکھا کہ وہ گھوڑا بڑے آرام سے چلا آرہا ہے اور آپ اس پر سوار تھے۔ پاس آ کر فرمایا کہ لو اب یہ گھوڑا سلیم پور شریف جناب شیخ کی خدمت میں حاضر کر دو اور ہماری طرف سے عرض کرنا کہ جناب اس گھوڑے پر چاہے اب کوئی بچہ بھی سوار ہو جائے تو یہ گرائے گا نہیں۔ اب اس کی مین مرچکی ہے اس کے ساتھ ساتھ زراعت کا پیشہ بھی اختیار کیے رکھا وعظ و نصیحت ہمیشہ سادہ اور سلیس زبان میں سمجھاتے تھے کہ ہر ایک کی سمجھ میں آپ کا کلام آسانی سے آجاتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وصال حضور پر نور حضرت پیر سید برکت علی شاہ

صاحب قدس سرہ العزیز

☆ مورخہ 17 دسمبر 1950ء کو حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب قطب پور

ڈیرہ ڈوگراں کیلئے چلے راستے میں رکتے ہوئے بذریعہ ٹرین آپ قطب پور پہنچے۔ وہاں سے ڈیرہ ڈوگراں تشریف آوری کی۔ 1947ء سے پہلے ایک دفعہ آپ ڈھگارہ جالندھر دریا کے کنارے ڈیرے پر تشریف فرما تھے تو وہاں کے دوستوں نے عرض کی کہ آپ کی پیدائش بھونڈری شریف کی ہے اور بیعت کا سلسلہ ڈھگارہ سے شروع کیا ہے ہماری یہ خواہش ہے کہ آپ کا آخری وقت بھی ہمارے پاس ہی ہو تو فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ مجھے آپ لوگوں سے پیار ہے لیکن آپ کیلئے یہ کر سکتا ہوں کہ میرا آخری وقت آپ کے پاس ہو گا لیکن مجھے اپنے پاس رکھنا نہیں میری جگہ میرے گاؤں بھونڈری شریف میں ہی ہوگی۔ 1947ء میں ہجرت کر کے آپ کوٹ شریف آگئے اور وہ ڈھگارہ کے ڈوگر دوست قطب پور ڈیرہ چمن داس (موجودہ ڈیرہ ڈوگراں) میں چلے گئے۔ آپ ایک دفعہ وہاں گئے تو تمام دوستوں کو اکٹھا کر کے فرمایا کہ لو آج ڈھگارہ اب دوبارہ آباد ہو گیا مجھے یہاں آ کے ایسا لگا کہ میں ڈھگارہ میں ہی ہوں۔ دوسری دفعہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لیے 17 دسمبر 1950ء کو گھر سے تشریف لے گئے وہاں جا کر قیام کیا 21 دسمبر کی صبح نماز تہجد کیلئے اٹھے وضو کیا ایک دوست بیعت ہونے کی غرض سے آیا اسکو بیعت فرمایا۔ پھر ادائیگی تہجد کیلئے مصلے پر چلے گئے جب سجدے کی حالت میں تھے تو سجدہ کافی لمبا ہو گیا اور آپ نے سجدے کی حالت میں ایک زوردار سیٹھی بجائی جیسا کہ آپ دریا پار کرتے تھے تو تب بجایا کرتے تھے دوست بھی ساتھ ہی تھے انہوں نے آپس

میں مشورہ کیا کہ آگے ہو کر دیکھتے ہیں کہ کیا بات ہے جب آپ کو دیکھا تو آپ اُس وقت واصلِ حق ہو چکے تھے اپنے مالک کے ساتھ وصال فرما چکے تھے۔ تمام دوستوں کو اطلاع دی گئی وہاں سے ملتان جا کر لکڑی کا انتظام کیا گیا اور صندوق تیار کیا اور کوٹ شریف بھی اطلاع کی گئی۔ کوٹ شریف سے جناب حضرت سید فیض محی الدین شاہ صاحب بمعہ دوستاں ٹرک لے کر ڈیرہ ڈوگراں گئے اور وہاں سے آپ کو بذریعہ ٹرک کوٹ شریف لے کر آئے اور ہر طرف خاص و عام میں یہ خبر پھیل چکی تھی کہ آپ وصال فرما چکے ہیں۔ ایک تا حدِ نظر لوگوں کا جم غفیر جمع ہو چکا تھا آپ کی آرام گاہ امانتاً آپ کے بھائی سید بہاول شیر شاہ کے ساتھ بنائی گئی تھی۔ وہاں سے 1964ء ماہ رمضان المبارک میں آپ نے اپنے جانشین حضرت سید فیض محی الدین شاہ صاحب کو حکم فرمایا کہ ہمیں یہاں سے منتقل کیا جائے تو آپ نے اپنے پیشوا کے حکم سے آپ کو موجودہ جگہ منتقل کیا۔ اور آپ کا فیض پورا آب و تاب سے آج بھی جاری ہے اور انشاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا لوگ خالی جھولی لے کر آرہے ہیں اور جھولیاں بھر بھر کے جارہے ہیں۔ آپ کے جانشین حضرت سید فیض محی الدین شاہ صاحب نے آپ کے فیض کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا جیسا کہ آپ اپنی مثال آپ تھے اسی طرح آپ کے جانشین بھی اپنی مثال آپ ہی تھے۔

☆ جب حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب جسدِ اطہر کو کوٹ شریف لایا گیا تو

اس واقعہ نے حضرت پیر سید فیض محی الدین شاہ صاحب کے دل کو بہت متاثر کیا۔ ان حالات کے زیر اثر اپنے محبوب کے فراق اور جدائی کو، ذیل میں دی گئی سی حرفی کے الفاظ میں اپنے جذبات کا یوں اظہار کیا ہے:-

الف:- آئی جان لباں پر میری مڑ یار نہ پھیرا پایا

کوکاں کوک سناواں، کہنوں درواں مار مکایا

کوٹوں چل قطب پور پہنچے پھیر نہ درس دکھایا

بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا

ب:- باندی میں تیری حضرت مڑ مڑ عرضاں کردی

نال کلیجے لا جھب پیرا جان میری ہے سڑدی

تیرے باہجھ بیگانے دیسیں میرا کون جو آیا

بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا

ت:- تیرا ہی تقویٰ شاہا تیں بن کوئی نہ جانے

تیں بن میرا وقت جو گذرے وانگوں حال نمانے

یاد رکھیں اوہ وقت شاہانہ جد تین گلے لگایا

بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا

ث:- ثانی نہ کوئی تیرا جو میرے من بھاوے

نال گلے لا شفقت کر کے سینہ ٹھار جو جاوے

بھانڑ نت برہوں دا بلدا میرا جگر تپایا

بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا

ج:- جگر بھن سیخیں چڑھیا دل دا حال آوارہ

تیرے باہجھ شوہ برکت ہادی ساعت نہیں گزارہ

صدقہ پیر شہباز پیا دا نہ رکھ دور ہٹایا!

بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا

ح:- حکیم نہ مرض ساڈی دا باہجھوں تیرے سائیاں

دید تیری ہے دارو ساڈا جس تھیں لکھ شفائیاں

تیں باہجوں یا سید نوری مرضاں زور ہے پایا

بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا

خ:- خاموشی وی نہ بھاوے چپ رہواں میں کداں

دکھ درد دے میرے لنگھ چلے اج حداں

مرض ہجر دی بھاری ہے جس مینوں مار مکایا

بوہڑ شتاب شوہ بركت ہادی کیوں اتنا چر لایا
 :- دساں میں حال جو کس نوں جو میرے سر ورتے
 اکو لبھ دروازہ تیرا آن ڈگی میں ورتے
 حال احوال میں اپنا شاہا تینوں آن سنایا
 بوہڑ شتاب شوہ بركت ہادی کیوں اتنا چر لایا
 :- ذرا لاه مکھ نقابوں کڈھ دکھلا دے نوری
 اس عاجز دے دل دی آسا تاہیوں ہووے پوری
 میں طالب مکھ تیرے دی ہاں جس نے جگ بھرمایا
 بوہڑ شتاب شوہ بركت ہادی کیوں اتنا چر لایا
 :- رب رحیم غفور جو ساڈا تیں بن ہور نہ کوئی
 تیں بن قبلہ پیرا ساڈی کون کرے دلجوئی
 واہ وا تیری دید اسان نوں جس نے دل چکایا
 بوہڑ شتاب شوہ بركت ہادی کیوں اتنا چر لایا
 :- زمزم جو آب سے تازہ دے جا فیر کدائیں
 جس دے پیندے سار نہ ریہن خام خیال اے سائیں

ذوق شوق رہے وچہ دلدے ہر دم دون سوایا
 بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا
 س:- سنو! یا حضرت آ کے میرے درد اوتے
 تیرے ہاتھ ہے کیہڑا جیہڑا درد قدیمی ٹھلے
 تیریاں درداں پھڑ کے میرا جگری خون تپایا
 بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا
 ش:- شراب پلا مٹ بھر کے جس تھیں ہوش نہ آوے
 فیض محی الدین بیہوشی دے وچہ برکت شاہ کہلاوے
 برکت شاہ جی برکت کر کے برکت فیض بنایا
 بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا
 ص:- صبر تہ آوے مینوں جد لوں لوں برکت دسدا
 ظاہر، باطن، اول، آخر تھاں تھاں برکت دسدا
 حاضر، ناظر، برکت برکت، برکت خوب سہایا
 بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا
 ض:- ضروری برکت بننا برکت کہنا سننا ! ! !

برکت برکت ورد ہے کرنا برکت پڑھنا گنا

جاگرت، سپن، سکویت برکت، ٹریا برکت آیا

بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا

ط:- طالب، مطلوب ہے برکت برکتوں کل پیارا

اول برکت ہو یا ہویدا پھر ایہہ عالم سارا

برکت دے خود دیکھن کارن خود برکت بن آیا

بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا

ظ:- ظن دوری دا دور جو کیتا برکت برکت کیتی

جنم پلیدی دھوکے سارا گھر وچہ ملیا میتی

میتی دی میں ڈھونڈ کریندا او تھوں اتھے آیا

بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا

ع:- علم العلم نقطہ شاہ علی فرمایا!

اوہو نقطہ واضح کر کے برکت شاہ سمجھایا

محرم کیتا چک کے نقطہ مجرم کون جو آیا

بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا

غ:- غیراں نوں سار کی عشقوں کر دے کوڑ دوہائیاں

عشق اللہ دا برکت دسدا کر کے خوب صفائیاں

دید اللہ دی طلب جو کیتی برکت ہی دس آیا

بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا

ف:- فکراں وچہ جان ہے رہندی برکت شوہ نوں بھاواں

دن تے راتیں بیہندا اٹھ دا برکت برکت گاواں

برکت شوہ بن آگا پچھا خام خیالی آیا

بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا

ف:- قادر ہو برکت آیا سارے جگ وچہ چھایا

برکت باہجوں جو کوئی ہوئے اوہ شیطان بھلایا

بسم خدا کا اسم ہے برکت ذاتی نام لے آیا

بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا

ک:- کن الست کہا خود برکت بن برکت آدم آیا

سجدہ کرد ملائک سارے برکت ایہہ فرمایا

روا ہو یا تد سجدہ برکت قیام رکوع کد آیا

بوہڑ شتاب شوہ بركت ہادی کیوں اتنا چر لایا
گ:- گلاب کھڑے جد بلبل شوہ بركت آن الاوے

پیار دی شبنم پوے تاہیوں جد بركت نین ملاوے

برکت بركت کرے جد بلبل خوشبو پھل لے آیا

بوہڑ شتاب شوہ بركت ہادی کیوں اتنا چر لایا

ل:- لیاندا جوش حسن نے بركت عشق جاں آیا

عشق حسن خود بركت بركت جد سمجھن وچہ آیا

برکت ٹریا عشق اے بركت داتا بركت پایا

بوہڑ شتاب شوہ بركت ہادی کیوں اتنا چر لایا

م:- محمد بركت ہو کے آخر بركت بنیاں

عاصی تے ناداراں خاطر کتنا تانا تنیاں

اج بركت بن پاک محمد مول نہ نظریں آیا

بوہڑ شتاب شوہ بركت ہادی کیوں اتنا چر لایا

ن:- نفی جد ہر شے ہووے تاں بركت دس آوے

اگا پچھا مول نہ دسے تاں بركت نوں بھاوے

آگے کچھے الجھ ہے اس نوں جو شیطان بھلایا
 بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا
 و:- وقت دا حاکم برکت بلند اڈار شہبازی
 اڈ دا اڈ دا پاک محمدوں موڑ کے آیا تازی
 خوش قسمت اٹھ دوڑو جلدی غفلت کیوں بھلایا
 بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا
 ھ:- ہادی شہبازی برکت مرتبہ ہے ایہہ ڈاہڈا
 نہ ہو یا نہ ہو سی کوئی ریس کرے کیا کاہڈا
 اڈے گا اوہ جس نوں برکت اپنے سنگ رلایا
 بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا
 الف:- الف اللہ برحق پچھاتا برکت شوہ دی برکت
 اللہ اسی محمدؐ جسمی لحمی لحمی برکت
 لحمی لحمی دمک دی ہو ہو فیض پہنچایا
 بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا
 کی:- یاور ہے بخت اساڈے کہو مبارک باداں

برکت شاہی خادم جیہڑے ہون حشر وچہ شاداں
 برکت شوہ اج شہر علم دا دروازہ فیض بنایا
 بوہڑ شتاب شوہ برکت ہادی کیوں اتنا چر لایا

☆ مذکورہ بالا سی حرنی حضرت پیر سید فیض محی الدین قادری نے اپنے دل و جان سے پیارے محبوب پیر و مرشد کے فراق میں تحریر کی تھی۔ یہ سی حرنی اس سے پہلے بھی کئی کتابوں مثلاً جذبہء محبت وغیرہ میں تحریر کی گئی تھی حالانکہ کسی مضمون کا بار بار کتابوں میں لکھا جانا مناسب معلوم نہیں ہوتا لیکن تذکرہ عظیم حیات جاوداں اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ جناب سید برکت علی شاہ صاحب قادری، میں آپ کے وصال کا جو مضمون تحریر کیا گیا ہے۔ اس واقعہ کے وقوعہ کے وقت ایک عاشق زار کے دل میں اپنے محبوب کے فراق اور جدائی کے جو جذبات پیدا ہوتے ہیں ایک سچے عاشق کے دل پر جدائی کے لمحے نشتر کی طرح چبھتے ہیں یہی کیفیت 1950ء میں اس سی حرنی کے مصنف کے دل پر گزری تھی اسکو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ یہ سی حرنی جتنی بھی کتابوں میں تحریر ہو۔ اسکی لذت آشنائی موسم بہار کی طرح تروتازہ رہے گی جیسے موسم بہار میں مختلف رنگوں کے پھول جب کھلتے ہیں تو ان میں سے جو خوشبو اور خوشکُن مہک نکلتی ہے تو وہ دل کو مخمور اور معطر کرتی ہے اور اس طرح بہار کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے اور اپنے محبوب کیساتھ گزرے ہوئے لمحے دل پر وارد ہوتے ہیں اسلئے یہ سی حرنی جب بھی پڑھی جائے گی تو مندرجہ ذیل کیفیت ہی وارد ہوگی۔

جیسے کہ:

کہاں گئے وہ دن تیرے پیارے کے
خوش گوار لمحے تھے جو موسم بہار کے
سونی سونی سی ہیں اب یہ گلیاں
قدم لگے تھے جہاں میرے دلدار کے
ٹرپ رہے ہیں سب تیرے ہجر میں
طالب ہیں جو ہر دم تیرے دیدار کے
یہ چاندنی راتیں سونے نہیں دیتی
یاد دلاتی ہیں وہی منظر تیری زلفِ خمدار کے
ہچکی پہ ہچکی آہ پہ آہ چھوٹ جاتی ہے
اللہ دیکھو آ کر کیا حال ہیں تیرے پیار کے

واویلا دوستاں

شہ ملک طریقت شہ برکت ہمارے پیشوا در حقیقت
رئیس الاولیا سالار ملت محب دوستاں شاہ ولایت

کیا عزم سفر از کوٹ تا ملتان کیا ڈیرہ میں جا کے قیام سلطان
خدا کے برگزیدے در شہباز ہوئے جمعرات کو فارغ جو نماز
وصال حق کا یوں کیا ہے آغاز کہ سیٹی مار کر توڑا ہے خود ساز
بوقت صبح بجی یک بار سیٹی
ہوئے خاموش اور چادر لپی
ہے سیٹی موڑ پر آ کے بجائی فراغت خیر کر دنیا سے پائی
عجب پنہاں ہے اسمیں دربائی۔۔ جو ڈالی منہ پہ چادر نہ اٹھائی
ہماری آرزو سخن و تمنا
بڑھو آگے کیا ہے یہی ایما
انکا وعظ سب امر خدا تھا۔ نہیں بندہ تھا وہ بلکہ خدا تھا
عیماں بشریت میں آ کر ہوا تھا ہماری رہبری کا مدعا تھا
کیا احسان نہ انکا بھلاؤ ثواب فاتح انکو پہنچاؤ
رہے راضی کبریا ان سے ہر ان پہنچائے ہمکو انکا فیض و احسان
وہ ہیں فیض گستر قطب دوراں۔۔ ہمیں اپنے لطف سے کر گئے انساں
ہوا شرف طریقت ان سے حاصل
خدا سے کر گئے کتنوں کو واصل

نہیں رحمان ان سا کوئی دیکھا ظل سبحان تھا بیشک سراپا
 سالار و سرور اور خیرالورا تھا کہ وہ دلدادہ تھا حق کی رضا کا
 ولایت کے فلک کا مہر تاباں گرم تھی جسکی باعث بزم یاراں
 جہاں کی بزم کو بخشی تابانی۔ نمایاں ہو کے کی جب ضوفشانی
 نقش قائم کیا شہ جیلانی چڑھا کے مے حقیقت ارغوانی
 مگر آخر کیا یاں سے کنار
 نظر آتا نہیں دیگر سہارا
 شاہ شہباز خرقہ انکو دیکر کیا مامور تھا راہ ہدا پر
 رہے برسوں ہدایت پر مقرر گئے ہیں فیض محی الدین کا کر تقرر
 یہی ہے آرزو باقی ہماری
 مدد شامل رہے ہر دم تمہاری
 ہجر ظاہر جو ہم نے راز دیکھا۔ اگر اسرار سے واقف نہ ہوتا
 گریباں چاک کر دیوانہ بنتا۔ بنیائی ظاہری آنکھوں کی کھوتا
 مگر کچھ تیرے ہی لطف و کرم سے
 بچے صدے سے نکلے کوہ غم سے

خلیفہ غلام دستگیر راز

محبوب پیشوا حضرت پیر سید بركت علی شاہ قادری کی یاد میں

وہ نیک ساعتیں گزری ہوئیں الفت کے رقصاں نازوں میں
 وہ ناز ادائیں چھپی ہوئیں آنکھوں اور دیکے سازوں میں
 وہ تیرا تبسم فرحت بخش وہ چہل پہل دروازوں میں
 تازہ ہیں دل میں تاثیریں پھر یاد جنہیں اکساتی ہے
 کچھ گزرے ہوئے ہیں دن ایسے تنہائی جنہیں دوہراتی ہے
 وہ جھانکنا معشوقانہ تیرا بے تاب محبت سے ہو کر
 سر نیچا کر کے ہنس دینا مجبور نزاکت سے ہو کر
 کبھی خون جگر کا کھولانا بے چین حرارت سے ہو کر
 تازہ ہیں دل میں تاثیریں پھر یاد جنہیں اکساتی ہے
 وہ باغیرت بن چھپ جانا خاموش یکایک ہو جاتا
 وہ دلداروں کا تیرے پیار یہ دیکھ کے بیخود ہو جانا
 ساری محفل کا یک پل میں حیرت کے اندر کھو جانا
 تازہ ہیں دل میں تاثیریں پھر یاد جنہیں اکساتی ہے
 کچھ گزرے ہوئے ہیں دن ایسے تنہائی جنہیں دوہراتی ہے

وہ زلف پریشان کا لڑکا وہ شوخی معنی خیز تیری
 ساعتیں وہ رشک ماہ فلک وہ جادو بھری آنکھیں تیری
 وہ ولولہ عشق حقیقی کا وہ بااثر گفتار تیری
 تازہ ہیں دل میں تاثیریں پھر یاد جنہیں اکساتی ہے
 کچھ گزرے ہوئے ہیں دن ایسے تنہائی جنہیں دوہراتی ہے
 وہ طور بدل کر باتوں کا کبھی بھولا بھالا بن جانا
 کچھ کانوں میں آہستہ سے دلچپ پیاموں کا کہنا
 کبھی دل ہی دل جو رجحان و فور محبت کا سہنا
 تازہ ہیں دل میں تاثیریں پھر یاد جنہیں اکساتی ہے
 کچھ گزرے ہوئے ہیں دن ایسے تنہائی جنہیں دوہراتی ہے
 کبھی چھیڑ کے قصہ درد بھرا آنکھوں سے آنسو ٹپکانا
 کر کے پیدا واویلا ایسا سوز کا دریا بہانا
 تیرے شیدائیوں نے مل کر جب کر ”کرم“ پیا کہہ چلانا
 تازہ ہیں دمیں تاثیریں پھر یاد جنہیں اکساتی ہے
 کچھ گزرے ہوئے ہیں دن ایسے تنہائی جنہیں دوہراتی ہے

وہ وقت سہانا گزر گیا جب ہم سے پریت لگائی تھی
وہ پریت کی ریت اب کہاں گئی جو تو نے ہمیں سکھائی تھی
اب بھول گئے اس دنیا کو جو دنیا نئی بسائی تھی
تازہ ہیں ہمیں تاثیریں پھر یاد جنہیں اکساتی ہے
کچھ گزرے ہوئے ہیں دن ایسے تنہائی جنہیں دوہراتی ہے
تیرے لب پہ تبسم کھیلتا تھا جب دل سے ہمارے کھیلتے تھے
آنکھوں سے شرارت ٹپکتی تھی جب نظریں اٹھا کر دیکھتے تھے
خیالات تیرے پاکیزہ تھے اور پیار سے ہم کو دیکھتے تھے
تازہ ہیں ہمیں تاثیریں پھر یاد جنہیں اکساتی ہے
کچھ گزرے ہوئے ہیں دن ایسے تنہائی جنہیں دوہراتی ہے
وہ جگہیں ہمیں بلاتی ہیں جہاں رمل کے ہم بیٹھتے تھے
انداز بدل کر باتوں کا دل کی گہرائیاں دیکھتے تھے
کبھی خوش و خرم ہو محفل میں بچوں کی طرح بھی کھیلتے تھے
تازہ ہیں ہمیں تاثیریں پھر یاد جنہیں اکساتی ہے
کچھ گزرے ہوئے ہیں دن ایسے تنہائی جنہیں دوہراتی ہے

سب چھوڑ کے دنیا کے دھندے محفل سرگرم بناتے تھے
 نازاں تھے اپنی نصرت پر آپس میں ہاتھ بٹاتے تھے
 جب حسن پہ عشق مچلتا تھا تو پریم کی جوت جگاتے تھے
 تازہ ہیں ہمیں تاثیریں پھر یاد جنہیں اکساتی ہے
 کچھ گزرے ہوئے ہیں دن ایسے تنہائی جنہیں دوہراتی ہے
 دیکھو جی کسی سے نہ کہنا ہم دل کا بھید بتاتے ہیں
 ہمارا تسلیم کر لینا آپ بہت خوب فرماتے ہیں
 پھر کنت کنزاً وا کر کہنا اپنا آپ دکھاتے ہیں
 تازہ ہیں ہمیں تاثیریں پھر یاد جنہیں اکساتی ہے
 کچھ گزرے ہوئے ہیں دن ایسے تنہائی جنہیں دوہراتی ہے
 تیرے اٹھتے ہوئے جو بن نے میرے سرکش دل کو تھام لیا
 جو کبر و غرور کا پتلا تھا بنا اسکو اپنا غلام لیا
 رسوائے محبت ایسا ہوا کہ دنیا میں بدنام ہوا
 تازہ ہیں دل میں تاثیریں پھر یاد جنہیں اکساتی ہے
 کچھ گزرے ہوئے ہیں دن ایسے تنہائی جنہیں دوہراتی ہے

القصہ گزری باتوں کو کیا پھر نہ تم دوہراؤ گے
 اجڑی ہوئی دل کی بستی کو کیا پھر نہ تم بساؤ گے
 کیا مارے ہجر کے راز کو تم رعنائی نہ دکھلاؤ گے
 تازہ ہیں ہمیں تاثیریں پھر یاد جنہیں اکساتی ہے
 کچھ گزرے ہوئے ہیں دن ایسے تنہائی جنہیں دوہراتی ہے

خلیفہ غلام دستگیر راز

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کلام حضرت سید فیض محی الدین شاہ صاحب قادری

غزل نمبر 1

برکت علی شاہ پیر جی ، تیری دھم جہانیں پئی اے
 سب سوہنیاں تے لنگھ پارگیاں اوگن ہار یاد تینوں کر رہی اے
 ہر دم ہاوے غم دے کھاوے یاد تینوں ہر ویلے لیاوے
 دل تے تیرا نقشہ جماوے خادم جو ہو رہی اے
 اوگن ہار میں عرضاں کر دی ہر دم پیارے تیری بردی

طالب میں تاں نہیوں زر دی عرض دید کر رہی اے
 تو مالک ہیں کھوٹیاں کھریاں میں دربار تیرے آکھڑیاں
 بریاں توں چاکیتیاں بھلیاں جو سجدے وچ پئی اے
 فیض نوں ہر دم عشق ستاوے تیں باہجوں کجھ من نہ بھاوے
 چھوڑ تیرا در کدھر جاوے دل تے شکل تیری جم گئی اے

غزل نمبر 2

کوٹاں وچ آگیا سجنوں عربی سلطان جیہڑا
 رب دے سی جا کے ہويا عرشیں مہمان جیہڑا
 پہلاں مدینے اندر پھر سینے بسینے اندر
 پھر آیا زمینے اندر صورت رحمان جیہڑا
 برکت شوہ نام رکھایا جھنڈا شہبازی لایا
 کوٹاں دے اندر آیا وہ جگ سلطان جیہڑا
 سن فیض دی گریہ زاری صدقے میں تیتھتوں واری
 دساں میں کیکر پیارے تیرا ہے شان جیہڑا

غزل نمبر 3

آجا بركت شوہ آجا كلى ديا ساياں آجا
 ميں ہاں بدكار بھاويں تيرى كہاياں آجا
 تيس بن نہ ہور كوئى جيہڑا كرى دلجوئى
 لكھاں مسكيناں دياں بگڑياں بناياں آجا
 تيرا دوارہ عالى لكھاں آكھڑے سوالى
 دے دے كے دان تورے ميں بھى ہن آياں آجا
 وقت آخري آيا تيرا ميں ورد پكيا
 بنے ہن لاوے ساياں تيرى كہانیاں آجا
 فيض ہے عرضاں كر دا ہر دم ہے تيرا برده
 لہ ہن سن لے آ كے اس دى صداياں آجا

غزل نمبر 4

بركت على شاه پير ميرے مينوں خير خزانوں پا دينا

اس عاجز بیکس کملے دی جھولی وچہ خیر پا دینا
 ساقی قائم تیرا میخانہ رہے دل پی کے میرا مردانہ رہے
 ہر وقت تیرا دیوانہ رہے ایسا مجھ پر کرم کما دینا
 توں پیر پیراں سلطانی ہے تیری سب جگ تے مہربانی رہے
 تیرا کوئی نہ جگ تے ثانی ہے مینوں قدام وچہ بلا لینا
 تیرے ایسے بھرے خزانے جی خیر منگدے بڑے دانے جی
 جو نفرت کرے، سو اٹے جی انہاں طوق لعنت گل پا دینا
 ایہہ فیض تیرا فریادی ہے ایہہ خادم تیرا عادی ہے
 ایہہ ظالم نفس فسادی ہے ایہنوں جھٹ پٹ مار گوادینا

غزل نمبر 5

آجا شاہ برکت شاہ شہباز کے پیارے
 ہم تیرے سہارے آ بیٹھے دوارے
 دیہہ جام محبت کا ہیں مانگت سارے ہیں مانگت سارے
 ہے عشق انوکھا دیندا عجیب نظارے۔۔۔ ہم تیرے سہارے

تو حامی ہے مریدوں کا مریدوں کا غریبوں کا
ہم عاصی ہیں بیچارے اب تیرے سہارے۔۔۔ ہم۔۔۔ دوارے
ہوا فیض کا دعویٰ ہے غلامی کا ہے غلامی کا
جب دیکھے تیرے نینوں کے یہ ناز اشارے۔۔۔ ہم۔۔۔ دوارے

غزل نمبر 6

برکت علی شاہ پیر جی نظر کرم دی پا دینا
وچہ دریا وحدت ڈوب کے اپنے نال رلا لینا
ہستی میری نون مار کے دل تے عکس اُتار کے
شمس اسم چپکار کے میرا نام گنوا دینا
توہیں شاہ شاہاندا میں دل نظر کرم دی پا
میں در ڈگیا تیرے میری آس پہنچا دینا
توہیں پیر پیراں دا پیر میں در تیرے کھڑا فقیر
دسل منگاں ہو بہت ظہیر آ کے دید کرا دینا
فیض نون ہر دم تیری چاہ مہر کرم سے درس دکھا

اُسدی گئی کر تباہ اپنا مندر پا دینا

غزل نمبر 7

شاہ شہباز دا پیارا اُمت دا والی دیکھو
 بھر بھر پیالے دیندا کوثر دا والی دیکھو
 دے کے شراب طہورا قولوں نوں کردا پورا
 اِس نوں کی جانے مورا سرت سنبھالی دیکھو
 لولاکی تاج والا عاجز دی لاج والا
 دائیم معراج والا صاحب کمالی دیکھو
 برکت شوہ پیر ہے میرا جس دا ہے فیض چیرا
 ظاہر تے باطن اُسدی چمک نرالی دیکھو

غزل نمبر 8

صدقہ شاہ شہباز دا میرا اُجڑیا دیس بسا دیویں
 کی ہویا جے عیبی ہاں توں دَر توں نہ دور ہٹا دیویں

توں پیر پیران دا پیر کہاویں ڈیاں بیڑیاں بنے لاویں
 بے آساں دی آس پچاویں میری بھی آس پچا دیویں
 شمع نورانی تیرا چہرہ وانگ پتنگ میں عاشق تیرا
 جے کوئی غیبوں پے جائے جھیرا مینوں آن پچاویں
 برکت علی شاہ پیر ہمارا دو جگ دا ہے تارن ہارا
 ڈیا جاندا فیض پچارا اس نوں پار لنگھا دیویں

غزل نمبر 9

اس عشق دیاں گجیاں رماں جو کوئی دیکھن آویگا
 بیخود ایسا ہو جاؤوگا اپنا آپ بھلا ویگا
 ساقی جام طہور پلاوے وہی نقشے سب مٹاوے
 پھڑ کے نور و نور بناوے جو کوئی درتے آویگا
 جو کوئی قد میں سیس ٹکاوے مقصد دل دا سارا پاوے
 جندری شوہ توں گھول گھما دے تاں دلبر ہتھ آویگا
 دلبر دی ہے رمز نیاری کوئی سمجھے سمجھن ہاری

جس نے خودی تکبر ماری اوہ نو شوہ من بھاویگا
فیض یارو یارے کر دا ہر دم نال نظارے
لا کے اکھیاں نال پیارے ہر دم پیار بدھاویگا

غزل نمبر 10

شہنشاہ بغدادی وچہ پاکستان دے آگیا کرم کما رہیا
قول الست والے پورے کرا رہیا کرم کما رہیا
اُسدی ہے شان اُچیری قداں تے ہو جا ڈھیری
پا کے کرم دی پھیری ڈبیاں ترا رہیا کرم کما رہیا
عبدالقادر ہے اسی برکت علی شاہ جسمی
سینے بسینے آ کے حج ہے کرا رہیا کرم کما رہیا
شان دا دساں کی میں قلماں نال لکھاں کی میں
آپے زبان وچہ آ کے بیان کرا رہیا کرم کما رہیا
لوکی بڈھی دا کہندے بیڑی دی خبر نہ لیندے
سو سو برساں دے ڈبے بنے ہے لارہیا کرم کما رہیا

موقعہ پچھان پیارے ملدے پھر فیض نظارے
آپے رنگریز پیارا رنگ ہے چڑھا رہیا کرم کما رہیا

غزل نمبر 11

سینو نام محمد سرور دا مینوں لگدا بہت پیارا
موسیٰ نوں کرے بیہوش جیہڑا دتے طور اتے چکارا
آن ڈٹھیاں دید کراوندا ہے شاہ برکت بن کے آنودا ہے
جیہڑا اس وچہ شک نہ لیاوندا ہے اہدا ہو جاؤ پار اتارا
اوہ جسمک جسی آیا ہے اسیں لحمک لحمی پایا ہے
اوہ آیا ہے اسیں پایا ہے اسیں کرنا ایہو پکارا
فیض خادم اُسدے در دا ہے نہ ہور کسے توں ڈر دا ہے
شاہ برکت برکت کر دا ہے جد دیکھیا پاک نظارا

غزل نمبر 12

شہباز کے پیارے برکت شاہ بن آپ ہمارا کوئی نہیں
 میں دیکھیا عالم سارے کو بن آپ کرت دلجوئی نہیں
 توں وگدی قلم نوں موڑ دیویں پھر قلم دواتاں توڑ دیویں
 کیا چھیویں جا اسمان اتوں زنبیل فرشتوں کھوئی نہیں
 کہنا من دا رب غفور ہے تیرا، ہے اللہ والا نور تیرا
 جیہڑا منکر ہووے آپ وٹوں دو عالم دیوچہ ڈھوئی نہیں
 کردا عجز ہے فیض بیچارا جی بن آپ نہ کوئی سہارا جی
 اور رب رسول خدائے پیا بن آپ ہمارا کوئی نہیں

غزل نمبر 13

عشق نے میرے دلوچہ لایاں تاہنگاں سوہنے یار دیاں
 ہر دم مینوں بھلدیاں ناہیں باتاں اُسدے پیاردیاں
 نال نزاکت کول بٹھا کے ذراسی ذلدی تار ہلاکے
 رہڑدیاں بیڑیاں بنے لایاں پھر کے اس بد کار دیاں

دل نوں آتش عشق لگا کے تن سارے دی راہ بنا کے
 نال کرم سرکاراں آیاں لین خبراں بیمار دیاں
 کاٹھی نوں پھڑ پیوند چڑھا کے نال کرم رنگ روپ وٹا کے
 اپنے ورگی شکل بنایاں فیض جیے گنہگار دیاں

غزل نمبر 14

احمد سرور دے خادم خوشیاں دے وچہ ہون گے
 قبر دیوچہ نال خوشیاں نیند دلہن سون گے
 نہ کہے نے آ جگاؤنا نہ کہے نے پچھنا
 نال شفقت آپ آ کے جنتیں لے جاؤن گے
 ملک پوچھیں گے یا حضرت ان میں کیا ہیں خوبیاں
 آپ فرمائیں گے یہ عاشق غیر کے نہ ہون گے
 نہ نمازیں پڑھتے ہرگز نہ ریا سے واسطہ
 گر وڑیں مسجد دے اندر باسٹی ہون گے
 اسم سے رکھیں تسلی یہ وہ عاشق ہی نہیں

گر مسیٰ کو نہ دیکھیں یہ نہ مسجد سے پون گے
فیض بھی اک اونے خادم دل میں رکھتا ہے فخر
کوچجا سا ہمارا ہے یہی فرماؤن گے

غزل نمبر 15

رب نے دتیاں بڈیاں شانناں شاہِ برکت پیرِ نوں
توڑ دینا پل دے اندر کفر دی زنجیرِ نوں
حضرت انساں تو چمدے رات دن آ آ قدم
سن کے میرے پیر دی رماں بھری تقریرِ نوں
عاصیاں دا بیڑا تارے اک نگاہِ کرم سے
جد رحم آوے شاہِ جیلاں دی اصل تصویرِ نوں
اک اشارے نال بخشے دونوں عالم دے گناہ
جد دلوں اک لہر اٹھے اس روشن ضمیرِ نوں
فیض ایہہ مختارِ کوثر ہیں شوہِ برکت، آکھدے

کیونکہ چارج دے گئے حضرت شوہ بרכת پیر نوں

غزل نمبر 16

برکت شوہ دے قد میں لگ کے یکساں موت حیات دونویں
 سبق دا پہرہ دے کے دیکھو ہوندی ہے نجات اونویں
 نہ پھس دنیا وچہ پیارے، پہنچ جا بרכת شوہ دے دوارے
 ہستی کولوں ہو کنارے ہندی ہے ملاقات اونویں
 ایس سراں وچہ دل جو لاوے آخر نوں پھر پچھوں تاوے
 پچھتاوا پھر کم نہ آوے پیندے ملنے ہاتھ دونویں
 وقت خوشی دا ہے ایہہ تیرے، آکھے لگ جا بھائیا میرے
 پہنچ جا بרכת شوہ دے ڈیرے جاوے ٹل آفات اونویں
 جس دا شوہ ہے پیار کریندا غیراں دے دل نہیں تکنیدا
 جوت نال جوت ہے خوب ملیندا گزر جاوے پھر رات اونویں

برکت شوہ شہباز دا پیارا خادم اس دا فیض نکارا
ایس تے کر کے فیض دوبارہ دیگئے عجب سوغات دونویں

غزل نمبر 17

دونوں جگ تھیں نرالیاں دسدیاں نے شہباز دے لال دیاں گلیاں
انہاں گلیاندے قدرنوں اوہ جانے جہدے کھڑپیاں دلدیاں کلیاں
کوئی چا جنت دا کردے نے کوئی نار دوزخ تھیں ڈروے نے
اوہتوں نار دوزخ دی خود ڈردی جو عشق مولا دیوچہ تلیاں
پچھ پاک نبی دے خادم نوں کر سجدہ حضرت آدم نوں
کڈھ دوزخ تھیں ول جنت دے چلیاں اج لکھ ہزاراں ہیں جہیاں
کئی بکرے وانگوں بوکن جی سانوں سجدہ کرن توں روکن جی
انہاں طبق لعنت دا گل پڑیا جو اس سجدے تھیں ہیں ٹلیاں
ڈٹھا فیض نے عجب نظارا ہے جہدا پیر شوہ برکت پیارا ہے
ایہنے دیکھ شیطان لعین تائیں مرشد دیاں دھوڑاں سر ملیاں

غزل نمبر 18

اج عرب وچوں اوہ ماہِ جبیں ہے کرم کماون آیا
 بے زر بدکار کمبیاں نوں ہے شکل دکھاون آیا
 جہدا دلوچہ چا گھنیرا سی اوہدا ملنا بہت اوکھیرا سی
 اج برکت شوہ دا روپ وٹا ہے دید کراون آیا
 اوہ ایہہ - ایہہ اوہ وچ فرق نہیں جن جاتا ہو یا غرق وہیں
 اج فرق جمع دا ایہہ مسئلہ سانوں سمجھاون آیا
 ایہہ سمجھے اوہ اشارے جی جنہوں زلفوں پئے لشکارے جی
 جیہڑا آپ انا نوں وچ رکھدا پھڑ وار چڑھاون آیا
 ہو یا حکم جنابوں فیض تائیں کہہ عرب والا ہے ایہہ
 اج روپ وٹا کے اوہ اپنا اُمت بخشاون آیا

غزل نمبر 19

حضرت برکت علی شاہ خواجہ
 وہموں کی ندیوں نے چوہیرے
 خدا را ان کو قطعاً سکا جا
 وہموں نے منصوبہ یہ بنایا
 تو سخن اقرب سمجھا جا
 من کی نیا کبھی نہ ڈولے
 موری نیا تو خود آ تراجا
 واسطہ شاہ شہباز کا ساقی
 مجھے اپنا فیض ہی فیض بنا جا

موری نیا کو پار لگا جا
 ریل کے رستے ہیں گھیرے
 حضرت برکت علی شاہ خواجہ
 آسماں پہ خدا کو بٹھایا
 حضرت برکت علی شاہ خواجہ
 بے شک بھنور لاکھوں ہووے
 حضرت برکت علی شاہ خواجہ
 رہے فیض کا لوں نہ باقی
 حضرت برکت علی شاہ خواجہ

غزل نمبر 20

برکت علی شاہ سوہنیا غیر توں نظر اٹھا میری
 ایہہ دشمن مڈھ قدیم دا اس توں جان چھڑا میری
 ایہہ پاپی ڈوبن والا ہے ایہہ دسدا چینی مالا ہے

ہن نام چن دی ہمت نہیں اپنی شکل بنا میری
 ایہہ بوٹا وہم خیالاں دا ایہہ مڈھ ہے اصل جنجالاں دا
 ایہنوں پٹ دے حضرت برکت شاہ ایہہ توں جان گئی گھبرا میری
 فیض ہر دم عرضاں کردا ہے وانگوں لون پانی وچہ کھردا ہے
 ایہدا نام نشان مٹا کے تے ایہدے توں دیویں جان چھڑا میری

غزل نمبر 21

برکت علی شاہ سیدا آ نیناں دی تیج چلا دے ذرا
 مینوں بسکل کر کے چھوڑ نہیں میری قطعاً الک مکادے ذرا
 توں شاہ شہباز دا ہیں پیارا میں ملیا تیرا ہے دوارہ
 توں محی الدین ہیں دلدارا مینوں بند ہستی توں چھڑا دے ذرا
 تو آ کے فیض غریب تائیں لٹھ نال گلے دے آ لائیں
 اے دو جگ دے سلطان سائیں مینوں اپنا آن بنا لے ذرا

غزل نمبر 22

برکت علی شاہ پیر میرے کر دی اوگن زاریاں
 تیری باندی ڈبدي جاندی کیوں نہ ہن تک تاریاں

نیں، تیرے راہ نوں تگن، صبر رکھن کہہ نہ سکن
تیرے ملنگ وانگوں پتنگ سڑ دے ننگ پیندے نہ بھنگ
باہجوں نشے دے ماریاں
کر دے کرم جاوے شرم اڈے بھرم دل ہو نرم
اے بادشاہ، پشت پناہ، اے دلبریا، مشکل کشا
کر پو آ دلداریاں
فیض نوں ہے عشق تیرا لاڈلے شہباز دے
تینوں معلم حال سارا کر دے شفقت بھاریاں

غزل نمبر 23

برکت علی شاہ پیاریا عشق تیرے وچ جل گئی میں
شکر ہویا جے میں جلی نال تیرے ہن رل گئی میں
مردی مردی میں ہن مر گئی میں مری تاں میں ہن تر گئی
جڑ کاٹی تاں بیل ہے پھل گئی جند نذرانے دھر گئی میں
اسم تیرا ہر دے وچہ آیا وہم دوئی کا سب مٹایا
جدھر دیکھا تو ہی پایا فیض تیرے نال رل گئی میں

غزل نمبر 24

ہو برکت علی شاہ پیر دے سائے
 اوہ پیر پیراں سلطانی ہے
 اوہنے مردیوں زندہ بنائے۔۔۔
 اوہ پیر پیارا میرا ہے
 اوہنوں سورج ویکھ شرمائے
 اوہدا فیض جہان تے جاری ہے
 اوہ دیون وچ شک نہ لیائے
 اوہ ایسا حرف بتاوے گا
 جو قد میں سیس جھکاوے
 فیض عاشق پیر دے نام دا ای
 بیٹھا دل تے نقش ٹکائے ہو
 پل وچہ تیرے بھرم گنوائے
 اوہدی جگ تے مہربانی ہے
 ہو برکت علی شاہ پیر دے سائے
 اوہدا ویکھن والا چہرہ ہے
 ہو برکت علی شاہ پیر دے سائے
 کوئی لیندا خاص بیوپاری ہے
 ہو برکت علی شاہ پیر دے سائے
 خوف دوزخ سبھی مٹاوے گا
 ہو برکت علی شاہ پیر دے سائے
 نہیں جھگڑا کسے بھی کام دا ای
 برکت علی شاہ پیر دے سائے

غزل نمبر 25

گر رام کی تجھکو ضرورت چہرہ دلدار دیکھ
 سن برہمن غور سے تو یار کو گھر بار دیکھ
 چھوڑ پوجا پاٹ کرنی سمجھ لے اس راز کو
 دل کے اندر یار تیرا اس کو تو ہر بار دیکھ
 تو آوازیں مارے کس کو تجھ سے وہ نزدیک ہے
 گر دیکھنے کی خواہش ہے تو آپ کو دلدار دیکھ
 میں توں کا منشا چھوڑ کر قدموں پہ ہو جا سرنگوں
 گر دیکھنا ہے رام کو تو فیض کی سرکار دیکھ

غزل نمبر 26

برکت علی شاہ پیر جی تیرا فیض جہان اُتے چھا گیا
 اوہ قطباں دی وچہ شان ہو یا جو بن ساکل در آ گیا
 جو خودی دا نام گنوا گیا اوہ نقش تیرا ٹھہرا گیا

اوہ پھر انا الحق کیوں نہ کہے جو سر وحدت وچہ نہا گیا
 تیرے قدموں پہ وہ سر کیوں نہ رکھے جو بھیت تیرا ہے پا گیا
 اونے تینوں سی رب جان لیا جہنے اپنا آپ گوالیا
 فیض ہر دم عرضاں کرا ہے تیری بے پرواہیوں ڈر دا ہے
 اپنے اپنا مندر ساڑ کے ہن بھیت تیرا ہے پایا

غزل نمبر 27

برکت علی شاہ پیر جی میں آیا در تیرے ہاں
 عاصیاں دا توں مالک سائیں ہم سب تیرے چیرے ہاں
 تیں بن ساڈا ہور کپھڑا ڈبڈیاں نو بچائے جہڑا
 رب نے پائے ہاں وچہ گھیرے کڈھ اسانوں تیرے ہاں
 تیرا نام رحیم غفور سائیں تیرا نور چمکدا ہر تھائیں
 سانوں لوڑ نہ فیض رحمان دی اسیں عاجز بندے تیرے ہاں

غزل نمبر 28

برکت علی شاہ پیاریا آ کے دید کرایا کر
 عاشق روندے زاروزار آ کے ترس کمایا کر
 عاشق آہیں مار دے ہستی اپنی کھار دے
 تو آ کے نال پیار دے چھیتی گلے لگایا کر
 عاشق ہیں گر لاندے تیں بن کچھ نہ چاہوندے
 نہیں سخن غیر دے بھانو دے توں مٹھڑے بول سنایا کر
 عاشق عشق کمانودے ہر دم سبق پکاوندے
 یاد اپنا آپ نہ لیانودے توں آ کے وچہ سما یا کر
 جد عاشق عشقوں تل گئے پھر اپنے آپ توں بھل گئے
 جد عشق خلاصے کھل گئے ہن رولے گل نہ پایا کر
 فیض عاشق تیرا ہو گیا جند عشق جوئے وچہ کھو گیا
 جیہڑا بیج ازل توں بو گیا اوہنوں آ کے آپ پھلایا کر

غزل نمبر 29

برکت شوہ پیر سوہنا اللہ ملا نو دا سب نوں
 بھر بھر میخانے وچوں جام پلانو دا سب نوں
 پیر رنگیلا میرا حشر وسیلہ میرا
 عاصی گناہی آؤن دیکھو بخشا نو دا سب نوں
 جو بھی فریاد کردا اُسدی امداد کر دا
 کسلی کالی پیٹھ بیٹھا دیکھو چھپا نو دا سب نوں
 فیض غلام اُسدا چدا ہے نام اُسدا
 دیکھن نوں صورت اپنی شیشہ بنا نو دا سب نوں

غزل نمبر 30

شاہ شہباز دے پیاریا گھونگھٹ مکھوں اٹھا دے ذرا
 عاشق کھڑے دیدار نوں نیناں دی تیج چلا دے ذرا

تیرا قائم حسن خزانہ رہے شمع دیکھ جلت پروانہ رہے
 بن دید تڑپ ستانہ رہے توں آکے دید کراوے ذرا
 کچھ منگدا ہاں خزانے وچوں لگے دیر نہ خیر کے پانے کو
 لئہ چھوڑو اب بہانے کو اج شربت دید پلاوے ذرا
 ایہ فیض تیرا بھکھیاری ہے ایہ مانگت تیری یاری ہے
 اپنے خودی تکبر ماری ہے لئہ اب گلے تو لگالے ذرا

غزل نمبر 31

چینی گھوڑی والیا سایاں سن عرض غریباندی
 نہ سٹ حال پریشاں کر کے نہ دے ہار نصیباں دی
 عشق دی مرض نے زور ہے پایا تن من سارا پھوک جلایا
 جس گھر پھیرا آپ نے پایا ہو گئی عید مریضاں دی
 کی بھروسہ انہاں ساہاں میں وچہ کھڑی اڈیکاں راہاں
 تیری دید دا شربت چاہاں نہ ہے لوڑ طبیباں دی

میرے عیب نہ چت وچہ لانا لَئِله نال گلے دے لانا
 اس نون دُرک نہ پرے ہٹانا سکے بات رقیباں دی
 کردا عرضاں فیض بچارا حضرت تیرا اک سہارا
 کر کے دو جگ توں کنارا رکھدا لوڑ حیاں دی

غزل نمبر 32

چاندن تیری چاندنی جو تاریا تیری لو
 سورج دیکھے گیان کا مدہم جاوے ہو
 چاند کیا ہے مثل دیتا اصل کی تصویر کی
 دو جہاں میں چھا گئی رحمت پیران پیر کی
 لاکھوں عاصی بخش ہوتے ہیں طفیل غوث پاک
 دل سے غلامی کرتے ہیں جو شاہ برکت پیر کی
 عاصیوں کی دیکھ کثرت پاکستاں میں آگیا
 ڈھونڈ لو جس کو خواہش ہے پیران پیر کی
 اللہ اکبر کہہ کے ڈھونڈا فیض نے اندر کے بیچ

تصویر دل پہ جم گئی ہے غوثِ الاعظم پیر کی

غزل نمبر 33

عاشق کی عبادت کی اک طرز نرالی ہے
 روزہ بھی نرالا ہے نماز نرالی ہے
 حج یار کا کرتے ہیں مقتولِ نظر ہر دم
 کلمہ بھی نرالا ہے زکوٰۃ نرالی ہے
 اے زاہدا تو پہلے کلمہ کی خبر لے لے
 تیرا کلمہ عبث اُن کی لشکار نرالی ہے
 تو کرتا عبادت ہے حوروں کی انہی کا مانگت ہے
 فیض کو حاجت کملی کالی ہے

غزل نمبر 34

تڑپ میں تیرے عشق کی جان ہماری ٹڈھال ہے

عشق سے ہو جو بے خبر آدم نہیں چنڈال ہے
 عشق سے ہونا با خبر آقا تیرا کمال ہے
 سجدہ کرے جو تیرے سوا اس کے لئے وبال ہے
 تن بھی تیرا یہ جان بھی تیرا ہی مال ہے
 فیض نے پالیا تجھے کر کے تیری بھال ہے

غزل نمبر 35

قدموں پہ سجدہ یار کے میری تو یہ نماز ہے
 آنکھوں سے آنکھیں مل گئیں اس میں فقط یہ راز ہے
 دل کا آئینہ صاف کر پھر چہرہ دیکھا یار کا
 دید بتاں ہے دید حق کہتا یہ دل کا ساز ہے
 ہم برائی میں ہیں ماہر اور کئے ہیں سب گناہ
 ہم کو ہے اب فکر کیا جب تو غریب نواز ہے
 کرتا ہے آرزو یہ فیض آستان پاک پر

ایسا ہی انجامِ عشق ہو جیسا اب آغاز ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

کلام خلیفہ چمن الدین

غزل نمبر 1

برکت علی شاہ پیر جی پھیرا پاکدی تاکدی
 صدقہ شاہ شہباز دا میں ول آکدی تاکدی
 جھبڈے پھیرا میں ول پاویں، کرم کماویں لے گل لاویں
 ہویاں مدتاں وچھڑیاں نوں آ مل جا کدی تاکدی
 میرے سینے دیا توتیا تیں بن دسدا جگ اندھیرا
 شالا جگ جگ جیویں ماہی میں دل آکدی تاکدی
 چمن الدین ڈھگارے رہندا ستلج دے کنارے بہندا
 توں ہیں موج کا دریا سایاں آوگ جا کدی تاکدی

غزل نمبر 2

آیا وچہ قرآن اشارہ فاینما تولوا
 ظاہر باطن پاک نظارہ فاینما تولوا
 تانے پیٹے اکو رُوں، جتول دیکھا تو ہی تو
 ہو یا تن من پیو پیارا فاینما تولوا
 طالب سے جدا مطلوب خود مطلوب و طالب ہے
 انسان سری سارا فاینما تولوا
 چن الدین محمدؐ والی میرا غوث الاعظم والی
 برکت علی شاہ پیر ہمارا فاینما تولوا

غزل نمبر 3

ایسی محبت پالے جیسے، چند تے چکور دی
 اپنے دلبر نالے جیسے، چند تے چکور دی
 ساتی دیوے بھر بھر پیالہ، جس وچہ جلوہ وحدت والا
 ہوئیں مست قلندر شالا، جیسے چند تے چکور دی
 کر دلوں سب دوری، تینوں ہووے قرب حضوری
 لا یاری پیا سنگ پوری، جیسے چند تے چکور دی
 خودی گئی ہن ملی خدائی، ظاہر باطن ہوئی صفائی
 جد میں پیت پیا سنگ لائی، جیسے چند تے چکور دی
 برکت علی شاہ پیر معنے، چنن الدین میں پھڑیا پتا
 تینوں ہوئی دیکھ تسلی، جیسے چند تے چکور دی

غزل نمبر 4

فاینما تولوا ہر جا ہے نور تیرا
 موسیٰ کوہ طور گیا سی، دل میں کوہ طور تیرا
 دلبر ہے دل پہ بیٹھا، کعبہ امام کیا ہے
 بتخانہ کعبہ ہر دو، سنگے فتور تیرا
 چل چل پرے تو زاہد سر کو کھپا رہا ہے
 پھسیاں نون چھوڑ اڈدیاں پھڑدوں قصور تیرا
 ہم کو رہے مبارک پیارے کا ناز پیارا
 تجھ کو رہے مبارک بیت المعمور تیرا
 زاہد کے زہد سجدے جنت کی حور کارن
 مجھ کو رہے مبارک ساقی طہور تیرا
 اللہ کا ظاہر احمد احمد کا قلب اللہ
 انا من نور اللہ عالم ظہور تیرا
 جس نے نہ دیکھا پایا جانے وہ کیا بیچارہ
 ہم نے چپن ہے پایا وصل حضور تیرا

غزل نمبر 5

دم بدم آوے مزا دل کو میخانہ پیر سے
 بن گیا دیوانہ دل بس زلف کی زنجیر سے
 محو ایسا کر دیا نہ کچھ خبر ہے غیر کی
 مست ساتی نے کیا پیانہ دلگیر سے
 میں تیرے قربان تیری نظرِ رحمت پر فدا
 کر دیا جانان تو نے اک نظر اکیر سے
 جو سمجھایا عشق تو نے جو دکھایا ہے عجب
 ملتا ملتا مل گیا دل مل گیا تاثیر سے
 دونو عالم کی حقیقت پائی برکت پیر سے
 خوف دوزخ کا نہ کچھ ڈر رکھیا آخر سے
 خوف کیا ہے جب کہ چن الدین ہے شاہ کا غلام
 ہے مریدی لا تخف یہ میراں دلگیر سے

غزل نمبر 6

نگاہِ مست ساقی سے دیدار کر
 نوری صورت سیرت کا اُتار کر
 ساقی تیرے فیض کا میخانہ کھل گیا
 اک پل میں واصل کئی کئی بار کر
 نماز عید کے لئے سجدہ ریز میرا
 محراب کی جگہ قدمِ یار کر
 جناب برکتِ علی شاہ ہیں چمن الدین کہاں
 دلدار نے ہی آپ کو دلدار کر
 کیا

غزل نمبر 7

واہ واہ تیرا پاک ہے میخانہ ساقیا
 واہ واہ سے طہور واہ پیمانہ ساقیا

وہم باطل دوری سے دل صاف ہو گیا
آبادی حسن ہوا ویرانہ ساقیا
عید، حج، روزہ، نماز، شرک باخودی
دے جام بیخودی بنا دیوانہ ساقیا
نہ شوقِ جنت اور نہ خوفِ جہنم ہے
دو عالم سے ہے کر دیا بیگانہ ساقیا
نہ ذوقِ وصل اور نہ کچھ طلبِ یار ہے
جب سے ہوا ہوں آپ کا مستانہ ساقیا
احسان تیری رحمت کا بھولوں نہ عمر بھر
اک نظر سے ہے کر دیا جانانہ ساقیا
جناب شاہِ برکت ہیں چنن الدین کے ہادی
ادا ہو کیسے آپ کا شکرانہ ساقیا

غزل نمبر 8

عشق میں تب ہو مزہ جب ذرہ غیر ترک ہو
 مذہب و اسلام کفر و دین و ایمان ترک ہو
 پی پیالہ بیخودی اے زاہد جاہل نہ ڈر
 کوئی تمنا نہ رہے ہستی موہومہ ترک ہو
 شوقِ جنت خوفِ دوزخ دو جہاں کو کر ترک
 نماز، کلمہ، حج، روزہ زہد و تقویٰ ترک ہو
 جب غین ہوا عین عابد جستجو پھر شرک ہے
 ترکِ دنیا ترکِ عقبے ترکِ مولا ترک ہو
 جب کہ تو نے پیر کامل شاہِ برکت پالیا
 ہر ہر جگہ وہی چن میں تو کامنشا ترک ہو

غزل نمبر 9

گور کرپا کا پنتھ نیارا گور کرپا کا پنتھ نیارا
 پریم نگر کا راہ پیارا ، گور کرپا کا پنتھ نیارا
 دونی کا نقطہ دور ہوا انحد کا جلوہ نور ہوا
 جبکہ پایا پر اپارا ، گور کرپا کا پنتھ نیارا
 سنم سنم ہو سنم سبھی اور سوہنگ اوہنگ ہو سنم
 وہی وہی سب اک اونکار ، گور کرپا کا پنتھ نیارا
 سب سن سادھی گئی گواتی جاگ پڑی ہر موہن سرتی
 ایسے پیو پر تن من وارا ، گور کرپا کا پنتھ نیارا
 بھیت پرگھٹ آپ زنجن انحد کی جد چڑھ گئی رنگن
 ہویا آتما سرو ہمارا ، گور کرپا کا پنتھ نیارا
 امرت ساگر جد میں پیتا پوتھی تھوتھی بھل گئی گیتا
 کیا کہاں اور کیا وچارا ، گور کرپا کا پنتھ نیارا
 نہ وچہ دیکھا گورو گرنتھ اس کا سنتو نیارا پنتھ

جھگڑا کر دیا پاک سپارا ، گور کرپا کا پنتھ نیارا
 پاک محمد پایا آتم دل میرے دا ہے اوہ حاکم
 چنن الدین میں بلہارا ، گور کرپا کا پنتھ نیارا

غزل نمبر 10

موہے اپنے رنگ رنگا گورو جی واہ گورو جی واہ گورو
 اٹھا بھرم ہوا یکتا گورو جی واہ گورو جی واہ گورو
 آوانت آپ ہری ہر بھیتر پرگھٹ اندر باہر
 جتول دیکھاں واہ واہ واہ گورو جی واہ گورو
 پوتھی پڑھدے پاپی لوگ کپٹی لیندے جا جا جھوک
 برم سنگ دل برم ہوا واہ گورو جی واہ گورو
 ہر ہر اندر میاں آتم آوجگا دے پر آتم
 گھٹ گھٹ آپ رہیا سماء واہ گورو جی واہ گورو
 وہی چنن ہے وہی جا یا وہی اپنی آپ ہے کرپا

بافیض

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً لله

بابرکت

وہی درشن وہی داسا واہ گورو جی واہ گورو
کنجی ستگور کول سلوک غیر نہ اوتھے کوئی تھوک
چنن الدین کراشنا واہ گورو جی واہ گورو

غزل نمبر 11

جو گوراں کے کہنے پر رچ جائے گا
چوراسی کے چکر سے بچ جائے گا
روم روم میں رام رچ جائے گا
چوراسی کے چکر سے بچ جائے گا
صادق لوک کی اکو ذات اکو رہت اکو بات
جو ایس رمز پر بچ جائیگا چوراسی کے چکر سے بچ جائیگا
سچا گورو ہو کوئی ہو ہندو ہو یا مسلم ہو
جو گورو کا نچایا بچ جائیگا چوراسی کے چکر سے بچ جائیگا
کچا گھڑا پانی میں ناس ہے پکا پانی کا باس ہے

جو ستگور کے آوہ میں مچ جائیگا چوراسی کے چکر سے بچ جائیگا
 غلام غوث گور کا بتاؤں نشاں سلیم پور وچ شہباز خاں
 جو قدموں پہ اُنکے جھک جائیگا چوراسی کے چکر سے بچ جائیگا

غزل نمبر 12

دنیا خواب خیال میلے ہوں زندگی دے
 توں پردیسی لال میلے ہوں زندگی دے
 نہ کر غافل میری میری نہ میں میری نہ میں تیری
 تیرے سنگ نہ جانا مال میلے ہوں زندگی دے
 تینوں وہم چوراسی چکر جھوٹے رب بنائے پتھر
 تیرے گھر میں نور جمال میلے ہوں زندگی دے
 پا مرشد کامل ذاتی تینوں لبھے صرف نجاتی
 سویاں باجہ ملے نہ دیاں میلے ہوں زندگی دے
 لکھیا وچ کتاباں ٹھیک پتیم شاہ رگ تھیں نزدیک
 چھڈین قال تے منین حال میلے ہوں زندگی دے

ندہاں والے لڑ لڑ مر دے اصل بات نوں مول نہ پھڑ دے
 تینوں وت سبباں نال میلے ہون زندگی دے
 دنیا تائیں راہیں پاویں آپ شیطانی کار کماویں
 جہڑا رویا جل جلال میلے ہون زندگی دے
 کیوں تو گورو پیر نہ پھڑ دا بے مرشد کھا غیرت مردا
 تیری ہووے کار حلال میلے ہون زندگی دے
 گورو پیر نوں جھوٹھا کردا آپ شیطانی ہویا بردہ
 کر کے توبہ جلدی بھال میلے ہون زندگی دے
 چن الدین جدوں شو پایا، پایا اپنا آپ نبایا
 برکت علی محمد آل میلے ہون زندگی دے

غزل نمبر 13

آعشقا پا میں دل پھیرا بن دیکھے نہ چین رخوں
 جلدی بھر دے جام وصل دا عاشق جلوہ لین رخوں
 ایسا مست الست بناویں دین دنی دی خبر بھلاویں

جنوں دیکھاں توہی تو ہے سب جگ تیرا عین رخوں
 دو عالم نوں صدقے کرے اک پل دی خماری توں
 میں تو والا وہم اٹھے پھر ایک ہی جلوہ نین رخوں
 لوح کرسی نون وار گھتاں سب وار گھتاں میں جن انسان
 سورج چند پیا توں واراں گھول گھتاں دن رین رخوں
 پیر پیغمبر صدقے تیرے بیت اللہ نوں وار گھتاں
 کعبہ قبلہ قداماں اتوں وار گھتاں کونین رخوں
 پل پل اندر لکھ لکھ واری چن دینا گھول گھما
 تن من واراں پیتم اتوں جلوہ نور لعین رخوں

غزل نمبر 14

یا غوث الاعظم بہر خدا سن عاجز دی فریاد میری
 کریں کرم شاہا میں تیرا گدا سن عاجز دی فریاد میری
 گو بھریا ہاں تقصیراں دا پر دامن ہے ہتھ میراں دا
 میں پر خطا کافی تیری عطا سن عاجز دی فریاد میری

میں وسدا ہاں سن کن کر کے دیویں جام وصل دا بھر بھر کے
 بیخود میں رہاں کر لطف نگاہ سن عاجز دی فریاد میری
 میں طالب برکت علی شاہ ساقی دا جس بھرم گویا باقی دا
 چن تیرا گدا سیدا سن عاجز دی فریاد میری

غزل نمبر 15

اے برکت علی شاہ سیدا

مینوں تیرے باجھ اندھیرا چند بھاویں نت چڑھ دے
 اج دور وسدا ڈیرہ چند بھاویں نت چڑھ دے
 چند چڑھے نوں دنیاں دیکھے جو دیکھے سو دیکھے
 میں دیکھاں مکھ سوہنا تیرا چند بھاویں نت چڑھ دے
 کسے نہ لایے دوستی سب جگ چلن ہارا اے
 ایہہ دنیا کوڑ بسیرا چند بھاویں نت چڑھ دے
 تو بھاویں جان نہ جانی چن الدین کی لاج تہجے
 میں تیرا تو میرا چند بھاویں نت چڑھ دے

غزل نمبر 16

جھگے چوڑ جہاں کیتے ، سجاں نوں سوئی مل گئے
 جیہڑے مر گے جیتے جیتے ، سجاں نوں سوئی مل گئے
 پتھ مذہب لڑ لڑ مر دے ، اصل گل نوں مول نہ پھڑ دے
 سر دے سر جس لیتے ، سجاں نوں سوئی مل گئے
 جیہ نہ ہیلے ہونٹ نہ پھڑکے ، اصل نمازی سوئی ہوندا
 جس شوق دوگانے نیتے ، سجاں نوں سوئی مل گئے
 جیہڑے یار دے راہیں چل گئے اوہ چن الدین سے مل گئے
 اوہناں وچہ خوشیاں دن بیتے ، سجاں نوں سوئی مل گئے

بارہ ماہ

چیت

چمکیا دین دا چند اصلی جدھر دیکھیا نور محمدی ہے
طالب وچہ مطلوب دے گم ہو یا اکواک ظہور محمدی ہے
ایسے پیشوا توں قربان جائے جنے دتا ظہور محمدی ہے
مٹی آگ پانی ہوا دور کر کے چنن الدین منظور محمدی ہے
بیڑا وہم دا نفی وچہ ڈوب لہو گا اثبات محمدی ہے
عالی فاضلی قادری راہ سدھا ایہ طریقہ نجات محمدی ہے
ویلا گیا جو گذریا آون والا جو موجود صلوٰۃ محمدی ہے
چنن الدین کر دور سب وہم دلدا تاہیں سمجھی یہ بات محمدی ہے
جلوہ جو عرش تے فرش سارا عین بعین محمدی ہے
اول آخر و ظاہر تے عین باطن صورت معنی کونین محمدی ہے
حاضر ناظر تے دمبدم دسا روم روم نقلین محمدی ہے
تینوں خوف کس گل دا چنن دینا تیرا والی حسنین محمدی ہے

بساکھ

جیٹھ

ہاڑ

ہوش حواس نوں قائم کر کے ذرا اکھیاں کھول محمدیؐ ہے

جے کر دلدیاں اکھیاں دی خبر نائیں بھائی عشق نوں ٹول محمدیؐ ہے

کرو تابعداری پی جام کوثر حاضر ناظر تے کول محمدیؐ ہے

تینوں خوف کس گل دا چنن دینا حق حق توں بول محمدیؐ ہے

سمجھ پیارے تینوں ورد دساں جیکر شوق ہدایت محمدیؐ ہے

لہ کلمہ جے شوق نجات تینوں ملے مہر ولایت محمدیؐ ہے

نکتہ نادر کیمیا سمجھ پہلے لازم سند روایت محمدیؐ ہے

تینوں خوف کس گل دا چنن دینا تیرے پاس عنایت محمدیؐ ہے

بھادوں بھرم کا دارو جے لہنا ہے ڈھونڈ حلقہ طریق محمدیؐ ہے

برکت علی شاہ قادری فاضلی ہے ملے شرط معلیٰ محمدیؐ ہے

اسدے وچہ لدنی ولایت سارا علی المرتضیٰ جبہ محمدیؐ ہے

خودی اپنی دور کر چنن دینا باقی ملے تجلی محمدیؐ ہے

اصل دی گل اک ہور دساں عشق پیشوا پاس محمدیؐ ہے

من رآنی تے مکدی گل ساری کلمہ عام تے خاص محمدیؐ ہے

جس نے دیکھا رسول اس نے حق دیکھا افضل یہی شان محمدیؐ ہے

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول سمجھو چنن الدین میں داس محمدیؐ ہے

ساون

بھادوں

اسوج

کون ہیں تو درمیان ہو یا دوئی دور کر سگ محمدیٰ ہے
 تینوں تیری جدائی دا وہم شالا سکھی وسدا جگ محمدیٰ ہے
 برکت علی شاہ دتا ہے جام کوثر جھل عشق دی آگ محمدیٰ ہے
 ڈر دانس نہ جائیں تو چنن دینا سن والا الگ محمدیٰ ہے
 سن تو اک محبوب ہادی جہیڑا سددا راہ محمدیٰ ہے
 جس نوں کفر اسلام دی خبر نائیں کیتا ملنا منع محمدیٰ ہے
 غیر غیر سمجھو حق حق سمجھو رفع غیر بقا محمدیٰ ہے
 یہی راہ نجات ہے چنن دینا جلوہ خاص خدا محمدیٰ ہے
 پریم دے وچہ تو محو ہو جا ملے افضل اسرار محمدیٰ ہے
 بڑی یہی کرامت جے غیر جاوے باقی دیدار محمدیٰ ہے
 صم بکم پیارے دا راز کہندے غیروں راز کنار محمدیٰ ہے
 اہل شوق نہ مڑ دے کوئی چنن دینا دیہو ہوکا پکار محمدیٰ ہے
 من توں شرع پیغمبری نوں سودا دست خرید محمدیٰ ہے
 تینوں کعبہ دے جان دی بڑی چھیتی باہجھ عشق نہ دید محمدیٰ ہے
 باہجوں شرع دے کم خراب تیرے شرع خاص توحید محمدیٰ ہے
 غیر شرع نہ ہوویں تو چنن دینا مسئلہ پکا تاکید محمدیٰ ہے

کتک

مگھر

لوہ

ماگھ

پھگن

فکر دا وہم سب دور ہویا پایا پاک سلطان محمدی ہے
 واہ واہ عشق دا محکمہ پاک یارو بندہ بندہ انسان محمدی ہے
 برکت علی شاہ پیشوا جدوں پایا ملیا تدوں عرفان محمدی ہے
 تینوں خوف کس گل دا چنن دینا تیرا حامی جیلان محمدی ہے

چیت

چمکیا دین دا چند باطن بڑی مرض سی ملیا طبیب راتیں
 دن چھیسواں رات ستائیسویں سی ہویا یار دا وصل نصیب راتیں
 آجا دوستا دور نہ جا ساتھیں کیہیا عجیب حبیب راتیں
 چنن الدین محمد مالک امت دا بخشے عالم دونویں غریب راتیں

بساکھ

واہ واہ وصل و ساکھ وچہ آن ہویا دلاں ٹٹیاں دا ہویا جوڑ راتیں
 حضرت عشق نے آن مقام کیتا رہی کسے نہ گل دی لوڑ راتیں
 لبھا محرم طبیب مریض تائیں پیا مرض پرانی نوں موڑ راتیں
 چنن الدین بیعت محمدی وچہ ہویا داخل دتا ہویا حجاب سب چھوڑ راتیں

جلیٹھ

جگ سب چلیا طرف کعبہ ہویا طواف دل تڑت راتیں
 سدھا راہ قلوب المؤمنین والاسنی پیشوا توں ہے گفت راتیں
 بھلا دین اسلام تے بت خانہ ملی اہل میخانوں سرت راتیں
 کرو خوشی من بھانودی چنن دینا مسئلہ عین ہو گیا درست راتیں

ہو یا اول رکوع دیدار مینوں نیتی عشق دی جدوں نماز راتیں

ہاڑ

کیتا وضو میخانے دے حوض وچوں پایا مسئلہ برحق نجات راتیں

گلہ ساتھ تکبیر دے کٹیا میں ہو یا داخل وچہ جماعت راتیں

چن الدین ایہ نور سب پیشوائی ہے آئی سمجھ دے وچہ ہن بات راتیں

ساقیا شکر ہزار تیرا جیہڑا پڑھیا میں کلمہ شریف راتیں

ساون

کبھی انا احمد بلا میم کہیا آیا سمجھ دے وچہ ردیف راتیں

سچ حق رسول دا دین پکا پڑھو سنوتے کرو تعریف راتیں

سدھا راہ قلوب دا چن دینا برکت شوہ سمجھایا لطیف راتیں

بھرم کا دارو ہن لبھیا کیتا پیشوا نے سودا روک راتیں

بھاووں

دارو عشق نجات نہ کے لبھا پاؤن جلیاں بیٹھکے روک راتیں

ایسے پیشوا توں قربان جائیے رہا غیر نہ رائی تھوک راتیں

خوشیاں ہو یاں ہزار ہا چن دینا آئی جد دل پریم دی جھوک راتیں

اک نگاہ کامل پیشوا سے پایا لطف ہزار گونا گون راتیں

اسوج

بیٹھا اٹھدا تر دا سون لگا کریں خیال درست بطون راتیں

میرے پیر توں کرن قربان جاناں عیسیٰ موسیٰ تے افلاطون راتیں

میں قربان ہاں پیر توں چن دینا جسنے کلمہ بنایا جانون راتیں

کتک

کوک دکھاندے درد والی گئی ہو منظور قبول راتیں
 گنیاں گذر مصیبتاں سرآتے کسے نوں یاد نہ مول راتیں
 دوارے ربدے جہاں نوں درشن غوث پاک دے ہوئے مقبول راتیں
 ہر فضل دا و گیا چنن دینا روہڑ کھڑے سب دکھتے سول راتیں
 من مرشد کامل سچا کوئی کریں کار سپرد تمام راتیں
 باہروں میٹ اکھیں اندر پا جھاتی تینوں نظر آوؤ جلوہ عام راتیں
 ساتی پیر مغاں وچہ بھونڈری دے جہنے عشق والا دتا جام راتیں
 طالب وچہ مطلوب دے گم ہو یا آیا چنن الدین آرام راتیں
 پکڑ دامن کامل پیشوا دا کاروبار سپرد کر مال راتیں
 کریں عرشِ عظیم دا سیر جا کے اڈ جا طالبا پیشوا نال راتیں
 پھر دوہاں جہاناں دا فکر چھڈ دے حشر قبرنوں چھڈ پھڑ حال راتیں
 کرو پیروی پیر دی چنن دینا میرے اوڑ دی وچ خیال راتیں
 محو شراب جب پیتی میں نے ہر دم ڈٹھا احمد بانجھ میم راتیں
 جدوں پڑھی نماز حضور حاضر گیا اڈ دور رجیم راتیں
 زہد جنت تے حوراں دا چھڈیا میں پایا بربکت علی شاہ حکیم راتیں
 مرشد اتوں قربان میں چنن دینا لیکے حادث دتا قدیم راتیں

مگھر

پوہ

ماگھ

پھگن

پھری بہار گیا خزاں موسم کیتا احسان بے حساب راتیں
منہ جٹے تے کوڑ نکٹھے سارے باقی بھلی خیال تے خواب راتیں
پایا بربکت علی شاہ پیر سچا جتھوں نعمتاں پایاں گل راتیں
ہر کیسا کہ جیسا تو چنن دینا باغ باغ دل ہو یا پھل راتیں

سی حرفی

الف: اللہ دے واسطے کرم کر توں میراں آن کے پیر بغداد والے
صدقہ علیٰ رسولؐ دا فضل کر توں میراں آن کے پیر بغداد والے
سچا پیر ہیں عقدہ کشائی کرتوں میراں آن کے پیر بغداد والے
چنن الدین دی مشکل حل کر توں میراں آن کے پیر بغداد والے

ب: بوہڑ شتاب دیکھیں حال میرا میراں پہنچ توں پیر بغداد والے
مشکل بنی دے وقت سوال میرا میراں پہنچ توں پیر بغداد والے
دیکھیں دکھ تکلیف محال میرا میراں پہنچ توں پیر بغداد والے

چن الدین کو بخش وصال میراں، میراں پہنچ توں پیر بغداد والے
ت:- تھ اگے واسطہ رب پاواں سنی واسطہ پیر بغداد والے

میراں کریں مقصود حل سب میرا سنی واسطہ پیر بغداد والے
صدقہ نبی رسول عرب دا اے سنی واسطہ پیر بغداد والے

چن الدین تے کرم کر جھبڈے جی سنی واسطہ پیر بغداد والے

ث:- ثابتی نال پھڑے دامن جیہڑا سنی کوک تو پیر بغداد والے

ونجھیں ہاتھ نہ وہن وچ پئی بیڑی سنی کوک تو پیر بغداد والے

تیرے ملیاں مکدا کل جھیرا سنی کوک تو پیر بغداد والے

چن الدین داتیں بن ہور کیہڑا سنی کوک تو پیر بغداد والے

ج:- جاؤ بغداد نوں جا آکھیں سنی دکھڑا پیر بغداد والے

میری عرض بادِ صبا لے جاویں دسیں دکھڑے عشقِ فساد والے

میری چھٹیئے میری صدا آکھیں دیکھیں دکھڑے پیر بغداد والے

تینوں یاد کردا چن الدین آکھیں دیکھیں دکھڑے پیر بغداد والے

ح:- حد تو پرے آئی ہور مشکل میراں پہنچ توں پیر بغداد والے

میری زندگی وچ عذاب آئی میراں پہنچ توں پیر بغداد والے

میرے سر تے گھڑی خراب آئی میراں پہنچ توں پیر بغداد والے
مشکل بنی سرحد سرکار آکے میراں پہنچ توں پیر بغداد والے
خ:- خادم دی سنو پکار آکے میراں پہنچ توں پیر بغداد والے
چن الدین دی چھٹی جناب آئی میراں پہنچ توں پیر بغداد والے
صدقہ نبی دا کریں توں پار آکے میراں پہنچ توں پیر بغداد والے
چن الدین دی لیجٹیو سار آکے میراں پہنچ توں پیر بغداد والے
و:- دسین توں چھٹئے پیر تائیں سنی عرض توں پیر بغداد والے
نال عجز و سلام دستگیر تائیں سنی عرض توں پیر بغداد والے
بنی خادم تے بھیڑ توں جا آکھیں سنی عرض توں پیر بغداد والے
چن الدین دی مدح آخر تائیں سنی عرض توں پیر بغداد والے
و:- ذوق دے نال فریاد کرنی اگے جائیکے پیر بغداد والے
تینوں قسم ہے چھٹئے یاد کرنی اگے جائیکے پیر بغداد والے
کہیں پیر نوں میری امداد کرنی اگے جائیکے پیر بغداد والے
چن الدین دی عرض بغداد کرنی اگے جائیکے پیر بغداد والے
ر:- رب نے راہبر بنایا تینوں دتا مرتبہ پیر بغداد والے

علی نبی پختن دا سایہ تینوں دتا مرتبہ پیر بغداد والے
 عرش فرش لوح کرسی دکھلایا تینوں دتا مرتبہ پیر بغداد والے
 چن الدین ہن سیس جھکایا تینوں دتا مرتبہ پیر بغداد والے
 زندہ رسول دا دین کیتا دوجی وار پھیر پیر بغداد والے
 شیخ صنعان نوں باتلقین کیتا دوجی وار پھیر پیر بغداد والے
 محکم پکڑ درست یقین کیتا دوجی وار پھیر پیر بغداد والے
 چن الدین تے فضل امین کیتا دوجی وار پھیر پیر بغداد والے
 سن فریاد محبوب میرے میراں آن کے پیر بغداد والے
 کریں مدح منظور مطلوب میری میراں آن کے پیر بغداد والے
 عرض وچ دربار دے خوب میری میراں آن کے پیر بغداد والے
 چن الدین مدح اہل حُب میری میراں آن کے پیر بغداد والے
 شور کراں کوکاں مار دل تھیں جھبڈے بوہڑ توں پیر بغداد والے
 سنی واسطہ میراں سرکار دل تھیں جھبڈے بوہڑ توں پیر بغداد والے
 تیرے باجہ نہ سنے پکار دل تھیں جھبڈے بوہڑ توں پیر بغداد والے
 چن الدین دی سیوا دربار دل تھیں جھبڈے بوہڑ توں پیر بغداد والے

ص:- صد ہزار آواز دیواں سنی کوک توں پیر بغداد والے

تیرے باہجہ نہ سنے کوئی دین میراں سنی کوک توں پیر بغداد والے

صدقہ سن لو حسن حسین میراں سنی کوک توں پیر بغداد والے

چن الدین دے روند رے نین میراں سنی کوک توں پیر بغداد والے

ض:- ضرور فریاد منظور کر توں صدقہ نبی دا پیر بغداد والے

میرے دشمنان نوں میتھوں دور کر توں صدقہ نبی دا پیر بغداد والے

رتی نور دی باطن ظہور کر توں صدقہ نبی دا پیر بغداد والے

چن الدین تے فضل حضور کر توں صدقہ نبی دا پیر بغداد والے

ط:- طرف تیری آیا چل کے تیں پھڑیں بانہوں توں پیر بغداد والے

تیرے دامن لگا چھڈ تعلقے میں پھڑیں بانہوں توں پیر بغداد والے

ونجھیں ہتھ نہ وچہ جلدے میں پھڑیں بانہوں توں پیر بغداد والے

چن الدین تیرے گھڑی پل کے میں پھڑیں بانہوں توں پیر بغداد والے

ظ:- ظاہر اور باطن کے پیشوا ہیں غوث الاعظم پیر بغداد والے

حاکم حاکماں کے حامی درد خواہان غوث الاعظم پیر بغداد والے

ساتی کوثر دے ثانی مصطفیٰ ہیں غوث الاعظم پیر بغداد والے

چن الدین کے ہادی اور رہنما ہیں غوث الاعظم پیر بغداد والے
ع:- عرض قبول قبول ہووے اللہ واسطے پیر بغداد والے

صدقہ یاراں دا مدح مقبول ہووے اللہ واسطے پیر بغداد والے
میرے دل دی خواہش حصول ہووے اللہ واسطے پیر بغداد والے
چن الدین تے صدقہ رسول ہووے اللہ واسطے پیر بغداد والے

غ:-

غوث الاعظم پیر ضامن کدی آونا پیر بغداد والے
صدقہ بنی رسول امیر ضامن کدی آونا پیر بغداد والے
میرے عیب بے حد تقصیر ضامن کدی آونا پیر بغداد والے

چن الدین دی مدح دستگیر ضامن کدی آونا پیر بغداد والے

ف:-

فضل دی انت امید مینوں میراں آئے نہ پیر بغداد والے
پھیرا گھت بہاراں تے دید مینوں میراں آئے نہ پیر بغداد والے
سانوں بھیج پردیس بھلے شاید مینوں میراں آئے نہ پیر بغداد والے

چن الدین محمد بن قید مینوں میراں آئے نہ پیر بغداد والے

ق:-

قدم سر اولیاء ساریاں دے ہادی کل دے پیر بغداد والے
محرم بھیت سندے ڈبی تاریاں دے ہادی کل دے پیر بغداد والے

افضل اکمل انوروالی ساریاں دے ہادی کل دے پیر بغداد والے
 چن الدین مالک بلہاریاں دے ہادی کل دے پیر بغداد والے
 ک:- کر ضامنہ عاجز دی پاک میراں صدقہ نبی دا پیر بغداد والے
 تیری تابع لوح افلاک میراں صدقہ نبی دا پیر بغداد والے
 میرا حال احوال غمناک میراں صدقہ نبی دا پیر بغداد والے
 چن الدین عاصی لولاک میراں صدقہ نبی دا پیر بغداد والے
 ل:- لب لباب رسول دے ہیں قادر اللہ کے پیر بغداد والے
 فیض علی کے نور بتول کے ہیں قادر اللہ کے پیر بغداد والے
 جگر حسن حسین مقبول کے ہیں قادر اللہ کے پیر بغداد والے
 چن الدین حکیم درد رسول کے ہیں قادر اللہ کے پیر بغداد والے
 م:- من فریاد سلطان میراں بیڑا شوہ وچ پیر بغداد والے
 کل اولیاں تے افضل شان میراں بیڑا شوہ وچ پیر بغداد والے
 مشکل کریں کشا آسان میراں بیڑا شوہ وچ پیر بغداد والے
 چن الدین دی کوک سن آن میراں بیڑا شوہ وچ پیر بغداد والے
 ن:- نئی تکلیف تے مرض سن کوک تو پیر بغداد والے

میری عرض نئی دیویں جام نیا سن کوک تو پیر بغداد والے

مینوں سفر نیا نالے عرض سنیں کوک تو پیر بغداد والے

چن الدین اس عشق دا فرض نیا سنیں کوک تو پیر بغداد والے

واسطہ ربا پاونان ہاں صدقہ نبی دا پیرا بغداد والے

پیر سنے نہ سنے سناوناں ہاں صدقہ نبی دا پیرا بغداد والے

در تیرے دا سگ کہاوناں ہاں صدقہ نبی دا پیرا بغداد والے

چن الدین کرم تیرا چاہوناں ہاں صدقہ نبی دا پیرا بغداد والے

ہور فریاد دی جگہ ناہیں باہجوں عبداللہ پیر بغداد والے

میں عاجز دا کوئی رہنماناہیں باہجوں عبداللہ پیر بغداد والے

کھتے جاکوکاں کوئی جا ناہیں باہجوں عبداللہ پیر بغداد والے

چن الدین دا کوئی درد خواہ ناہیں باہجوں عبداللہ پیر بغداد والے

لاج تینوں تیرے بندیاں دی بوہڑیں سیدا پیر بغداد والے

پیرا کوک سنیں چنگے مندیاں دی بوہڑیں سیدا پیر بغداد والے

تینوں شرف ہے قدرتی دھندیاں دی بوہڑیں سیدا پیر بغداد والے

چن الدین فریاد ہے گندیاں دی بوہڑیں سیدا پیر بغداد والے

الف: آپیرا پیرا اوکھے وقت آ پیر بغداد والے
 میری مشکلاں کریں کشا پیرا اوکھے وقت آ پیر بغداد والے
 انت لاج تینوں پھڑیں بانہہ پیرا اوکھے وقت آ پیر بغداد والے
 چنن الدین غمناک ہے یا پیرا اوکھے وقت آ پیر بغداد والے
 ک:۔ یارو قسمت کی یوری ہیں پائے پیشوا پیر بغداد والے
 افضل صوفی طریقہ ہم قادری ہیں پائے پیشوا پیر بغداد والے
 سید برکت علی شاہ راہبر ہیں پائے پیشوا پیر بغداد والے
 چنن الدین محمد گھر حاضری ہیں پائے پیشوا پیر بغداد والے

سی حرفی ہندی حروف ابجد

اُورا

اونکار ہری پچھان ، جس دا ناہیں نام نشان
 جب تو سو جھیں گورو گیان چنن گیا رہیا بھگوان

آڑا

آپ ہری نے یارو اپنا آپ دکھایا ہے
 پرگٹ ہویا آن بندے وچ کیا کھیل بنایا ہے
 ستگوروچہ وکیل بنا کے حسن جمال دکھایا ہے
 چن الدین پریمی جانن جو کجھ گور سمجھایا ہے

ایڑی

عشق ایثور جسوں چھیتی آن لگدا ہے
 وہم تکبر تے وسواسا اُسدے اندروں بھگدا ہے
 کوئی مکہ کوئی گنگا اُلٹا پنٹھ جگدا ہے
 کر اشنان چن الدین امرت ساگر وگدا ہے

سَسا

سمرن چھیتی کرلے جو ستگور فرمادے رے
 دل وچہ کوئی وہم نہ آوے چم سیس نال لاوے رے
 بھتے ستگور پھیری پاوے وہم نہ اوتھے آوے رے

چن الدین سچے گور بن کب اس رمز کو پاوے رے

ھاھا

ہر ہر جب رے پیارے پاویں ذایقہ کمتی کا
 کام کرودھ موہ لوبھ ترکیں ملے خزانہ بھگتی کا
 گور میں رچیا مچیا وہی جو کوئی تارک ہستی کا
 چن الدین خوشدل ہو یا پی پیالہ مستی کا

ککا

کہن سنن میں ناہیں خفیہ بھیت ہری دا جی
 پاؤ ستگور نقدی سودا پورن بھیت تری دا جی
 آدانت بھیت وہی پرگٹ وچہ تری دا جی
 چن الدین سچے گور بن راہ شیطان مری دا جی

کھکھا

خودی سنتا چھڈ دے تاہیں داس کہاویں گا
 نہیں تاں رام خودی وچہ پھس کے جنم امول گواونیکا

ہمراہ سندر پتیم واہ واہ جب توں گھول گھماویں گا
پھر توں چن الدین پیارے پنگا سنت کہاویں گا

گگا

گور بن برکت علی کے انحد کون پہنچا وے وے
ستگور ملیا پھانسی کئی ہن میں کون سداوے وے
چھبدا امولک وہی جانے جس نوں گور سمجھا وے وے
چن الدین ستگور باہجوں درشن کون کراوے وے وے

گھگا

گھر میں وے نرنجن روپ دکھاوے کچھ کا کچھ
جاں میں جاگاں نالے جاگے دیکھاں تڑ دا پھردا اٹھ
اوہنگ سوہنگ کچھ نہ کروا اودھر جدھر گور کا مکھ
چن الدین کی باتیں سچی پیارے اپنے گورتوں پچھ

گھنگا

گھور گوراندی کرپا واہ واہ بھاگ سولے جی

جسوں تاہنگ گور دی ہووے ستگور اودھر چلے جی
 جو کٹھا پریم گوراں دا کتے نہ جاوے ہتے جی
 چن الدین پریمی ہو کے پکڑ گورانڈے پتے جی

چچا

چپ کریں اے سنتا انحد سنن میں دھیان کریں
 جس نوں بھیت پرگٹ وہی وہی ناں دنوں حیران کریں
 ستگور پورن کامل باہجوں کیوں دوست شیطان کریں
 تیرا تیں توں چن الدین جے دل جاں قربان کریں

چھچھا

چھن میں ستگور جس نوں پورا نونہال کرے
 ایسے گورتوں میں بلہاری سرب جائیں جمال کریں
 اپنے آپ درشن نزل سندر دین دیال کرے
 جاویں انحد چن دینا کھاہ مردار ترک حلال کریں

حجّا

جدا نہ ہر جی تیتھتوں بالکل تیرے اندر ہے
 بھیتھر پرگھٹ آپے آپ ڈشٹ کہاوے ونگر ہے
 ایسے گورتوں بل بل جاواں پیتیم ہمارا سندر ہے
 چن دینا برکت علی شاہ دیوا اندر مندر ہے

جھنجھیا

جھوٹی گل نہ پکڑیں اصلی پیارے گیانی ہو
 گور کا کہنا سر پر سہنا رہے نہ کام کرودھ اور موہ
 گور گیانی پورا ہو کے اپنی ہستی دیویں کھو
 امرت پی کے چن دینا مستی دے وچہ ہو کے سو

جھنجھیا

انگن کریں پوتر کیوں بیٹھا حیرانی میں
 گور کامل کے سرنی پے جا کیوں پھردا ویرانی میں

احمد کی چھڈ پوڑی ڈنگر دوڑیں راہ شیطانی میں

چن الدین گور پائی نعمت کل ایمانی میں

ٹینکا

ٹنکن عشق ستاراں لکیاں خوب بہاراں جی

جس تن لکیاں سوتن جانے غیر نہ خبر نہ ساراں جی

زرگن سرگن پتیم اتوں گھول گھتاں تے واراں جی

پوٹھی تھوٹھی چن دینا گیانی کرن وچاراں جی

ٹھٹھا

ٹھوکر باجہ پریم نہ ملدا نہیں پیارا ہے

میں بلہاری اپنے گور توں دوئی کنارہ ہے

دل وچہ غنچہ کھلیا کیوں پھردا آوارہ ہے

چن الدین جد شوہ پایا کھلا بھیت سارا ہے

ڈوڑا

ڈب پریم سمندر جے مطلب نوں پانا ہے

دو جگہ دا وسواس نہ کرنا ہستی سے اٹھ جانا ہے
جا کرت سپن سکوپت تریا بجھن ہری کا گانا ہے
چن الدین اسی کو سوجھے جس نے پیا پیانہ ہے

ڈھڈا

ڈھونڈو ستگور سچا رکھے جو من ڈولن توں
جے توں مکتی پاویں پیارے ہٹ جا غیر نوں ٹولن توں
گندہ گندی کار نہ چھڈے کاگ نہ وشنا پھولن توں
تن درجہ ہے کلمہ اندر چن ہیں بند کھولن توں

نتا

نر نکاری سب سے بات نرالی ہے
ترکٹی کا بجھن کریں تاں سنتا پھر والی ہے
گیا وقت ہاتھ نہ آوے بیت گیا جو قالی ہے
چن الدین مذہب پلتھوں پرے پریم جمالی ہے

بتنا

تپیا پتت کردا بھگت کردا بھگتی نون
 نام زنجن بھل گیا سب اگ لگے ایس بستی نون
 اکھیں کڈھ ڈراوے الو پرگھٹ کردا مستی نون
 چنن دینا بھل نہ جائیں یاد رکھیں استی نون

تھتھا

تھر میں تھوک مٹا وُ چھن میں گور کے چرنیں لگ
 چھبدا مولک پڑھ پریگی کام کرودھ کر الگ
 دور نہیں وچہ گھر دے تیرے توں کیوں ڈھونڈ مریندا جگ
 توڑ بتخانہ چنن دینا اپنے گور دے کہنے لگ

ددا

دوئی دور کر سب دیکھو روپ زنجن دا
 بھیت پرگھٹ ہر جی جیے چکو پردہ انگن دا
 رام رتن بھل گیا ہیرہ ڈرکتا ورنکن دا

واہ گورو جپ چن دینا کراشان رنگن را

دھدا

دھیان لگاؤ سادھو گور مکھ ہر جی آوت ہے
 سنت مرے انت جیسا سنت کدوں مرجات ہے
 بے گورنوں ڈر ہدا لوکو پوتھی حکم سناوت ہے
 چن دینا وہی جانے جسوں گورا راہ پاوت ہے

نانرداں

نام زنجن پیارا کر مورکھ پا سند ہری
 گور کے چرنیں لگ پیارے اصلی ہوپابند ہری
 اٹھ دے بہندے جپ ہری جے نند ہری جے نند ہری
 چن الدین بركت علی شوہ آند ہری آند ہری

سپا

پریم بن گور نہ ملدا گیان گور توں باجہ نہیں
 جسدے پڑھیاں معراج ناہیں ایسی پڑھ نماز ناہیں

ابلیس پڑھیاں لاکھ ہزاراں جس میں مخفی راز نہیں
چن الدین حسین سر دتا اس توں وڈی نیاز نہیں

پھپھیا

پھڑامن لگ چرئیں گور دے امرتیوں نارائین وٹوں
غین کا وہم دور کرو گور ورجے تینوں غین وٹوں
جو فرمادے سو یو کرلو موڑو نہ منہ عین وٹوں
چن الدین دو عالم صدقے وار گھتاں کونین وٹوں

ببا

برن گیانی ہو وڈی عقل دانائی ہے
گورتوں باجہ عقل نہ آوے عقلوں باجہ گدھائی ہے
سمجھے گا کوئی سمجھن ہارا نہیں پھر لعنت آئی ہے
چن الدین خودی جاوے باقی پھر خدائی ہے

بھبھا

بھوندو جم پیا ہے عقل دنیا دا مُردار گتا

جتھے کھتے گور کی بانی اوتھوں جاندا ہار گتتا
 لنڈیاں لچیاں دا پیو دا دادا سالار تے سردار گتتا
 چن الدین جت لے دنیا بن کے اک دربار گتتا

مما

من میرے من پیارے تینوں مت سمجھائیے ہن
 رام رام جپ ہری نوں رام کے گن گائیے ہن
 باجہ گوراں ہتھ خالی ساڈے دسو کتول جائیے ہن
 چن الدین اپنے گور توں پل پل گھول گھمائیے ہن

پیا

یارو قسمت اچھی پایا پیتم برن گیانی
 ایکت ایکت ایکت ہے دفع ہويا سب وہم شیطانی
 بھلا ہويا گور کاٹی پھانسی وہم گیا سب دور حیرانی
 ہر کو ہر ہر جاگہ دیکھنا چن الدین بہت آسانی

رارا

رنگن عشق حقیقی جس کو رنگت چاٹھ چلی
 گور والا کوئی خودی تکبر وہم حجاب یک نگاہے ساڑ چلی
 خاک لگاؤن جٹاں رکھاون جوگن ہوگن پاڑ چلی
 گور والا کوئی چنن دینا ہور ہو کم وگاڑ چلی

للا

لال امرت ساگر ستگور سے پی سنتا توں
 اندر باہر توہی تو آوجگاؤ آنتا توں
 دل میں تیرے درشن تیرا کیوں مردا وچہ چنتا توں
 کنجی گور ہتھ چنن دینا لبھ ملیں بھگونتا توں

ودا

واہ گوروکریا کیتی گیا سہنسا ہستی کا
 بھیت پرگٹ نزل ہويا واقف کیتا بستی کا
 برکت علی شاہ مرشد میرا پیالہ دتا مستی کا
 چنن الدین بل بل جاواں راہ ملیا حق پرستی کا

ڑاڑا

ڑاڑھ مٹی سب دلدی پایا پریتم پیارا اج
 غوث الاعظم پیر ولی ہیں والی شاہ ہمارا اج
 گھول گھتاں جند لکھ لکھ واری وارثاں جگ سارا اج
 برکت علی شاہ چن الدین کامل گور و ہمارا اج

☆☆☆☆☆☆☆☆

کلام صوفی محمد اقبال

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بحر الجود فی الدرین سیدنا عبدالقادر
 نور الشہود فی الکونین سیدنا عبدالقادر
 روح الامین حق الیقین کتاب المین محی الدین

ليس مثلك في العالمين سيدنا عبدالقادر
 انت الاول انت الاخر انت ظاهر انت الباطن
 في المشرقين والمغربين سيدنا عبدالقادر
 امام الامام ذوالاكرام ام الكتاب سمش الضحى
 تعالى المعنى في التجرين سيدنا عبدالقادر
 قال الحق يا غوث الاعظم اسمك لا ريب اسمى
 انك لى قرّة العين سيدنا عبدالقادر
 يدك يدى وجهك وجهى قدمى قال النبى
 يعطيك الله قاب قوسين سيدنا عبدالقادر
 اصل الظهور نور الحضور شانك قدمى هذا
 انت المقصود اطرمين سيدنا عبدالقادر
 وارثة الابن حسنين بركت على شاه امد دنى
 لله اقبال غوث الثقلين سيدنا عبدالقادر

غزل نمبر 1

ساکن عرش بریں بر فرش آمد شیخ شد
 عاصیاں را پاک کردہ باز غیب الغیب شد
 شہنیم مرا رسولے کعبہ و قبلہ گا ہے
 سجدہ کنم پپائیش چوں دید مش خدائے
 دل مسکینم سپرد آں تیر چشم دائے
 جانم فدائے عارض آں صبح ناز گا ہے
 اے دستگیر عالم من بے نوا گدایم
 بر حالِ این فقیرے از کرم کن نگا ہے
 من کیتم کہ گوئیم حمد و ثنائے خواجہ
 بרכת علی شاہ گوئید اقبال روت را ہے

غزل نمبر 2

کوئے شاہ جیلاں است جنت فضائے

بابرکت	یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً اللہ	بافیض
--------	---------------------------------------	-------

سگ	پیر	پیر	است	ضعیم	ادائے
روئے	غوث	پاک	است	روئے	خدائے
تجلیا	کناں	ہمچو	مہر	السمائے	
زلف	معطر	و	زریں	درخشاں	
نتہ	بہ	را	ہے	چوں	مار
عظیم	عظیم	مکسوف	گشتہ		
چون	دیدہ	جنیش	نور	العلائے	
پشمش	بلا	شک	بنائے	دو	عالم
دیار	حسن	راست	فرماں	روائے	
محراب	أبرو	درخشاں	ہلا	یے	
قبلہ	پاک	است	در	قتل	گا ہے
مشرگان	تر	برق	لرزاں	و	رقصاں
محافظ	ے	خانہ	چشم	وائے	
نبی	چہ	گویم	عجب	ذوالفقار	یست

بابرکت

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً للہ

بافیض

عارض

مثال

شمس

الضحا

ہے

لب

سرخ

دریائے

خون

است

پیدا

گوہر

دریں

بحر

دندان

شا

ہے

ز

ہے

دربا

است

زریں

کلا

ہے

ز

ہے

شہنشاہ

است

عالم

پنا

ہے

آقائے

اقبال

برکت

علی

شاہ

ز

ہے

دستگیر

است

و

مشکل

کشا

غزل نمبر 3

ساجن

من

آبے

ولین

کے

سردار

گھونگھٹ

مکھوں

اٹھائیکے

کٹے

روگ

و

چار

مورے

گھر

آئے

شام

گر

دھاری

آن

جلایو

دیک

من

کا

پ

چان

ہے

تو

چان

کا

بافیض

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً لله

بابرکت

بانگی صورتیا سندر بلم

بنین پرہا کٹاری

مورے گھر آئے شام گر دھاری

نکٹ اٹھا کر ہولی کھلیے

جیا مورا رنگیو چھیل چھیلے

سپ میں موہے مار گواپو

وہ جیتا میں ہاری

مورے گھر آئے شام گر دھاری

منموہن رے جگت کھویا

پار لگایو ڈوبتی نیا

ترلوکی مہاراج ہو بھگوان

جے سنگور نزدھاری

مورے گھر آئے شام گر دھاری

دیا کرت موہے اپنا بناپو

برہا اگن مورے تن من لائیو
 بروت علی شاہ پتیم باقی
 ناس اقبال بھیری
 مورے گھر آئے شام گر دھاری

غزل نمبر 4

سارے جگ توں نرالیاں دسیدیاں نے شہباز دے لال دیاں گلیاں
 مکی مدنی سرور عالم دے ایہہ وصل وصال دیاں گلیاں
 انہاں گلیاں نوں میں نور آکھاں یا وحدت قرب حضور آکھاں
 یا لیل قدر مشہور آکھاں ایہہ تاں بدر مثال دیاں گلیاں
 انہاں گلیاں دے وچہ یار ملے کل سوہنیاں دا سردار ملے
 اتھے دو نیناں دی تار ملے ایہہ تاں حسن جمال دیاں گلیاں
 اتھے عشق دے جھنڈے جھلدے نے اتھے حسن دے گھوونگھٹ کھلدے نے
 اتھے داغ ہجر دے دھلدے نے ایہہ تاں فضل کمال دیاں گلیاں

استھے عاصی بھج بھج آنودے نے اک پل وچ قطب ہو جاندے نے
 نت گن شوہ دے گاوندے نے واہ نظر نہال دیاں گلیاں
 اقبال کی شوہ دی شان کہاں آکھاں ہومعکم تے کماکان آکھاں
 ایہو بخشش دا سامان آکھاں جہڑی شوہ لچپال دیا گلیاں

غزل نمبر 5

بھیڑ بنی پنغیراں تائیں اووی ایہو کہندے
 بھیڑ بنی اولیاواں تائیں اووی ایہو کہندے
 بھیڑ بنی جد عاصیاں تائیں اووی ایہو کہندے
 اقبال محمد انس ملائک بھیڑ بنی تاں کہندے
 برکت علی شاہ یا سیدا عاجز تے کرم کمائیں
 میرا بیڑا بنے لائیں حق دے پیارپا

غزل نمبر 6

شاہ شہباز دے جانی بیشک آپ ہیں آپ ہیں
 مظہر شاہ جیلانی بیشک آپ ہیں آپ ہیں
 آپ ہیں سرتاج اولیاء عاجز تے کرم کماویں
 میرا بیڑا بنے لاویں حق دے پیاریا۔۔۔ برکت علی شاہ
 احد احمد ذاتی جسمی ہو گئے ہو گئے
 عبدالقادر جیلی اسی ہو گئے ہو گئے
 شان بڑی لولاک لما عاجز تے کرم کماویں
 میرا بیڑا بنے لاویں حق دے پیاریا۔۔۔ برکت علی شاہ
 جبرائیل نے ایہہ گل آکھ سنائی ہے سنائی ہے
 ظاہر باطن برکت شوہ دی شاہی ہے شاہی ہے
 آپ ہیں قابل حمد و ثنا عاجز تے کرم کماویں
 میرا بیڑا بنے لائیں حق دے پیاریا۔۔۔ برکت علی شاہ

شمس ولایت نورِ قدم ہیں بحرِ کرم بحرِ کرم
در حقیقت نضرِ طریقت شاہِ اُمم شاہِ اُمم
کل عالم کے پشت پناہ عاجز تے کرم کماؤں
میرا بیڑا بنے لائیں حق دے پیاریا۔۔۔ برکت علی شاہ
عرش فرشتے جھنڈے شوہ دے جھلے نے جھلے نے
فیض خزینے دے دروازے کھلے نے کھلے نے
غوثِ زمانہ شیرِ خدا - عاجز تے کرم کماؤں
میرا بیڑا بنے لائیں حق دے پیاریا۔۔۔ برکت علی شاہ
تیں در باہجوں ہور نہ کوئی آسرا آسرا
محمدؐ اقبال جہی پاپن دی، بخشو خطا بخشو خطا
صدقہ شاہ شہباز پیا عاجز تے کرم کماؤں
میرا بیڑا بنے لائیں حق دے پیاریا۔۔۔ برکت علی شاہ
یا سیدا عاجز تے کرم کماؤں میرا بیڑا بنے لاویں
حق دے پیاریا۔۔۔ برکت علی شاہ یا سیدا

غزل نمبر 7

جنہاں پیا سنگ لایاں اکھیاں نے
 انہاں تاہنگاں ملن دیاں رکھیاں نے
 جنہوں نین ماہی دے ڈنگدے نے اُہدی جند سولی تے ٹنگدے نے
 اوہنوں اپنے رنگ وچ رنگدے نے، انہاں وصل دیاں لذتاں چکھیاں نے
 جتھے سوہنا قدم ٹکاؤندا اے لکھاں سورج چند چمکاؤندا اے
 جدوں پاک جمال دکھاؤندا اے اودوں عقل ہوری اٹھنسیاں نے جنہاں۔۔۔
 جہدے برکت علی شاہ پیر ہوئے اوہ تاں زلف دے آن اسیر ہوئے
 سر دھر قدماں تے ظہیر ہوئے انہاں وہم کتاباں ٹھپیاں نے جنہاں۔۔۔
 دھن بھاگ اساڈے ور ملیا۔ سانوں برکت شوہ دا در ملیا
 نت وگدا فیض دا سر ملیا ہویاں نیٹاں نہا نہا اچھیاں نے جنہاں۔۔۔
 سر تاج لولاک نشانی اے۔ سوہنا مکھڑا چند اسمانی اے
 متھے بلدی لاٹ نورانی اے۔ لکھاں ناز دکھاون اکھیاں نے جنہاں۔۔۔
 جدوں سوہنا آپ دیاں ہویا اودوں بامراد اقبال ہویا
 جدوں شوہ دا فضل کمال ہویا دلوں کفر سیاہیاں لتھیاں نے جنہاں۔۔۔

غزل نمبر 8

میراں پیر دی ہاں گولیاں دی پڑ گولی
 تن من واردی ہاں جان صدقہے گھولی
 کوچی کملی اوگہناری منہ کالا دل سیاہی
 در در دھکے کھاندی پھر دی اندر حال بتاہی
 بے مراد جہانوں ہو کے درمیراں دے آئی
 دو جگ دے سلطان میراں نے جاں اک نظر دگائی
 خودیاں چھوڑ گیاں رمز عشق نے کھولی
 غوث الاعظم شاہ جیلانی عرش فرش دا سائیں
 اسم مبارک جس نے پڑھیا ہویاں رڈ بلائیں
 پاک قدم دی برکت بنے لاوے ڈردیاں تائیں
 رنگ اپنے وچ رنگی جاندا رنگدا چائیں چائیں
 در اُتے جو آیاں رج رج کھیلن ہولی

بابرکت

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً اللہ

بافیض

رحمت دا دریا میراں جی بدیاں روہڑ گوا وے
مسکیناں تے کرم کماوے چوروں قطب بناوے
در میراں تے جو بھی آوے خالی کدی نہ جاوے
عقلاں والیاں بیخود ہوں جاں اک جام پلا دے
بولن حق میراں حق میراں دی بولی
عالی ہے دربار میراں دا آپ خدا فرمایا
لا تخف فرمان میراں دا خادم تائیں آیا
قدمی ہذا سن کے سجاں در تے سیس جھکایا
رو اقبال قدم سر دھریا عجزوں آکھ سنایا
بردی تیری ہاں بھر دے میری جھولی

غزل نمبر 9

دیکھونی ایہہ لاڈلا آیا رحمان دا
ثانی ناہیں کوئی دو جگ ایہدی شان دا

برساں	دا	ڈبا	بیڑا	بنے	لانودا
میراں	دشگیر	والی	دو	جہان	دا
تاج	لولاکی	سر	تے	پاکے	آگیا
عمییاں	گناھیاں	نوں	ہے	گل	گیا
چوراں	تائیں	پھڑ	کے	قطب	بنانودا
میراں	دشگیر	والی	دو	جہان	دا
سوہنا	من	موہنا	ولاں	وچہ	وسیا
اکھیاں	دیوچہ	نشے	وانگ	رچیا	رچیا
کعبہ	تے	قبلہ	ہے	ایہہ	میری
میراں	دشگیر	والی	دو	جہان	دا
فضل	کمال	دیکھو	دشگیر	دا	دا
کھڑا	جمال	دیکھو	میرے	پیر	دا
رستہ	اپنے	قرب	والا	آ	دی
میراں	دشگیر	والی	دو	جہان	دا

بابرکت

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً اللہ

بافیض

آؤ ایہدے قدام تے جند گھولے
کفر دی سیاہی والا دل دھولے
قد می هذا دیکھونی ایہہ دی جانودا
میراں دستگیر والی دو جہان دا
نظر کرم دی کر کے پار اُتاریاں
محمد اقبال جیہاں اوگنہاریاں
گذر خطاواں گل لائی جاوندا
میراں دستگیر والی دو جہان دا

غزل نمبر 10

بادِ صبا برکت علی شاہ ہادی نوں میرا حال سنا
میں واری تو آپیا آسن لے درد کہانی
عشق تیرے نے جان جلائی رو رو دیواں دہائی

آکھیں جا برکت علی شاہ ماہی نوں میرا حال سنا
 تو شاہ شہباز دا جانی میں تیری ہاں دیوانی
 دو جگ تیریاں دھماں پیاں آویں کرم کماویں
 آکھیں جا برکت علی شاہ ماہی نوں میرا حال سنا
 میں بڑیاں عیاں والی تیری نظر ہے تارن والی
 در تیرے اقبال سواں کر دے معاف خطا
 آکھیں جا برکت علی شاہ ماہی نوں میرا حال سنا

غزل نمبر 11

شہباز کا پیارا عالم کا پیشوا ہے
 عرش بریں کا ساکن اُمت کا راہنما ہے
 مقصود عاشقوں کا معبود عارفوں کا

بابرکت

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً اللہ

بافیض

برکت علی شاہ ہادی اکمل ہے عالیجاہ ہے
صورت ہے مصطفیٰ کی سیرت ہے مرتضیٰ کی
سب حاکموں کا حاکم سر تاج اولیاء ہے
میں کیا کہوں کہ کیا ہے کہنے سے بھی ورا ہے
یہ در کنز مخفی لآ ریب کبیریا ہے
شیدائے طور سینا موسیٰ ادھر تو دیکھو
اس کی گلی کا ذرہ ذرہ خدا نما ہے
خیبر شکن نگاہ کا کافی ہے اک اشارہ
بندے سے مولا کر دے یہ نظر کیمیا ہے
سب پر کرم کیا ہے اے دستگیر عالم
اپنا بنا لے شاہا اقبال کی دعا ہے

غزل نمبر 12

پیر مغاں نے مجھ کو دیوانہ بنا ڈالا
 نظرِ عطا سے پل میں مستانہ بنا ڈالا
 آمد نے تیری شاہا کیا کیا نہ بنا ڈالا
 عالم کے بت کدہ کو مے خانہ بنا ڈالا
 اے شاہِ ناز نیناں اک بار تو نظر کر
 ہم نے بھی دل کو تیرا نذرانہ بنا ڈالا
 مردے پہ جب نظر کی اٹھا دوہائی دیتا
 اے مظہرِ احدیت جانانہ بنا ڈالا
 اے درِ شہبازی برکتِ علی شاہ ہادی
 اقبال کو بھی اپنا پروانہ بنا ڈالا

غزل نمبر 13

تیرے در پر سر جھکانہ مغفرت کا راز ہے
 تیرا چہرہ دیکھ پانا دائمی نماز ہے

مردے کو عیسیٰ بنانا یہ تیرا انداز ہے
 قلب مومن میں سمانا یہ تیرا اعجاز ہے
 آپ آئے ہیں جی جی ہم چل دیئے سوائے
 عشق کا اے جانِ جاں یہی انجام اور آغاز ہے
 جلوہ گاہِ ناز میں پہنچے تو عقدہ یہ کھلا
 آپ ہے برکتِ علی شاہ آپ ہی شہباز ہے
 شیشہ دل ٹوٹ کر اُن کے لئے شیشہ بنا
 جلوہ گر اس میں وہی ہیں مجھ کو یہی بس ناز ہے
 پوچھتے ہیں حالِ دل اقبال کہہ دے بر ملا
 اک شکستہ ساز ہے ٹوٹی ہوئی آواز ہے

غزل نمبر 14

تیری تصویر کو اے جانِ رُخِ رحمان کہتے ہیں
 تیری تنویر کو ہم ذاتِ والا شان کہتے ہیں

تیری تقریر کو شہباز کا فرمان کہتے ہیں

تیری تدبیر کو ہم درد کا درمان کہتے ہیں

تیرے الطاف کو عقدہ کشائے جان کہتے ہیں

تیری ذاتِ معلّے کو شاہ جیلان کہتے ہیں

کرم کر دے تجھے مشکل کشا سلطان کہتے ہیں

میری تقدیر کو بے شک بُری تقدیر کہتے ہیں

میری تقصیر کو بے شک بڑی تقصیر کہتے ہیں

میری ہستی کو بے شک آہنی زنجیر کہتے ہیں

میری فریاد کو بے شک بلا تاثیر کہتے ہیں

تو سن لے اے میرے مولا تجھے رحمان کہتے ہیں

تیرے درد کی گدائی کا فقط مجھ کو سہارا ہے

تیری شانِ غنائی کا فقط مجھ کو سہارا ہے

تیرے درد سر جھکائی کا فقط مجھ کو سہارا ہے

تیری اس درباری کا فقط مجھ کو سہارا ہے

کرو نظرِ عطا لِّلہ اسی کو دان کہتے ہیں
 تیرے ناز و ادا کو حشر کا سامان کہتے ہیں
 تیری برقِ نظر کو عشقِ کا طوفان کہتے ہیں
 تیری اس خاکِ پا کو سرمہ عرفان کہتے ہیں
 غلامی کو تیری اقبال کا ایمان کہتے ہیں
 میرے والی تجھے شہباز کا دل و جان کہتے ہیں



کرم کیا ہے

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے

فرمایا: ”کرم صرف مومن کا دل ہے (انما الکرم قلب المومنین)“

☆ مذکورہ بالا حدیث کے مطابق جب علامہ محمد اقبال کو دلِ مومن اور اُس کی

قدر و منزلت کا علم ہوا تو اُس کی تلاش اور جستجو کا خیال پیدا ہوا تو وہ فوراً چلا اُٹھے:۔

میرا وہ رونق محفل کہاں ہے

میری بجلی میرا حاصل کہاں ہے

مقام ہے اُس کا دل خلوتوں میں

خدا جانے مقام دل کہاں ہے

☆ خواجہ معین الدین چشتی صاحب نے اپنی کتاب ”اسرارِ حقیقی“ میں حضور

پاک ﷺ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان قلبِ مومن کے بارے جو

گفتگو ہوئی اُس کو تحریر کیا ہے۔

☆ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پاک ﷺ سے عرض کی کہ بندے کا

دل کہاں ہے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا قالبِ انسان میں لیکن یاد رہے کہ دل

دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک دل مجازی اور دوسرا دل حقیقی۔ اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقی دل وہ ہے جو نہ داہنی جانب اور نہ بائیں جانب نہ اوپر کی طرف ہے نہ نیچے کی طرف، نہ دور نہ نزدیک لیکن اس حقیقی دل کی شناخت کوئی آسان کام نہیں ہے یہ محض مقربان کا حصہ ہے جو حضور الہی میں ہمیشہ غرق رہتے ہیں کیونکہ مومن کا دل درحقیقت عرش پر ہوتا ہے اور یہ قرب حضوری بجز صحبت مرشد کامل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ کامل لوگ اور طالبان حق سوال جواب نہیں کیا کرتے۔ لیکن خاموش اور باادب رہتے ہیں چنانچہ جناب رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مومن کے دل میں ذکر خفی ہر وقت موجود رہتا ہے لہذا اُسے حیاتِ جاودانی حاصل ہوتی ہے اور عام مسلم کا دل خفی ذکر سے چونکہ خالی ہوتا ہے اس لیے وہ درحقیقت مردہ شمار ہوتا ہے۔

☆ جناب غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ”دیوانِ غوث“ میں اس دل یعنی قلبِ مومن کا ذکر کیا ہے:-

گردل دہی بمادہ عاشق کہ ما امینم

با آنکہ دل بماداد در روز شب قرینم

☆ اے بندے اگر تو نے مجھے دل دیا ہے اپنی محبت بھی پیش کر کہ میں امانت

دارہوں جو مجھے دل دے دے میں دن رات اس کے قریب ہوتا ہوں۔

☆ اس طرح مذکورہ بالا شعر کے مطابق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندے میرے پاس اپنا مطمئن دل لے کر آ جو میرا عرش بننے کے قابل ہو۔ اگر تو نے مجھے وہ دل دے دیا اور اُس کے ساتھ اپنی محبت بھی پیش کر کہ میں ایماندار ہوں جو مجھے دل دے دے میں دن رات اُس کے قریب رہتا ہوں۔

گر ما دل تو یا بزم تسلیم تو بسازم

تا دان یک دل تو صد دل بیا فر نیم

☆ اگر ہم نے تیرا دل لے لیا تو ہماری رحمت تیرے موافق ہو جائے گی تیرے ایک دل کے بدلے ہم سو دل پیدا کر دیں گے۔

☆ دوستو! میاں صاحب نے اکثر دفعہ فرمایا ہے کہ کرم کیا ہے اس کے بارے میں نور ہدایت فرمائی ہے۔ دوستوں کے ذوق و شوق کو دیکھتے ہوئے یہ تحریر کیا گیا ہے کہ جس شخص نے جس سے نور ہدایت حاصل کی اُس کے لیے وہی ہادی ہے۔

کھلے جاتے ہیں اسرارِ نہانی
 گیا دورِ حدیثِ لن ترانی
 ہوئی جسکی خودی پہلے نمودار
 وہی مہدی ، وہی آخرِ زمانی
 (حضرت علامہ اقبال)



شجرہ شریف

(خورد)

عالیہ قادریہ فاضلیہ بابرکت بافیض

اے خدا تو ذات کبریا کے واسطے
 رحم کن بر حال مسکین مصطفیٰ کے واسطے
 مرتضیٰ کے خم سے بھر دے میرا جام
 حسنین و شہیدان کربلا کے واسطے
 شاہ زین العابدین کی مہر سے خوشنود ہو
 باقر و جعفر کاظم اقتدا کے واسطے
 کھول دے پردے میرے دل کے از سبب موسیٰ رضا
 خواجہ معروف کرخی و سری سقطیا کے واسطے
 کوہ ہستی کر فنا جنید کی امداد سے
 عین وحدت کر تو شبلی مقتدا کے واسطے
 بے عبدالوحداں کر دے محقق در سلوک
 شیخ یوسف ماہ بدرالدجے کے واسطے
 ابو الحسن کی معرفت کا علم سب کو تعلیم کر

بو سعیداں مخزن نور العلاء کے واسطے
 اس گدا مسکین کی کر دستگیری ہر زماں
 یا غوث الاعظم محی الدین مشکل کشا کے واسطے
 رہنما کر اس طریقہ سے مجھے عبدالرزاق
 شاہ شرف اعلیٰ مرتضیٰ کے واسطے
 دو جہاں میں کر وسیلہ مجھ کو اے عبدالوہاب
 خود بہاؤ الدین عقیلاں اصفیاء کے واسطے
 شاہ ولایت شمس الدین شاہ گدا رحمان کا عالی ظہور
 کر عطاء تو مجھ پر شمس الدین گدا کے واسطے
 فیض جاری عام ہو شاہ فیض از لطف تو
 شاہ کمال الدین سکندر راہنما کے واسطے
 شیخ طاہر بندگی کا سر بسر جلوہ دکھا
 بو محمد شیخ کامل پیشوا کے واسطے
 شیخ افضل کی نظر سے مست کر دے جسم و جاں
 شاہ فاضل بو الفرح ماسوا کے واسطے
 سید غلام قادر شاہ القلب کا نقش و نور
 شاہ غلام غوث اولیاء کے واسطے
 کھول میرے پاؤں سے سب بند مشکل کے زنجیر
 خود سید محمد شاہ شاہ ارض و سما کے واسطے

بافیض

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً لله

بابرکت

نور احمد شاہ کر روشنائی تا قیام
شاہ حسین و بادشاہ دو جہاں کے واسطے
دین و دنیا کی شرم رکھ شاہ کرم علی کے طفیل
مست کر دے عشق اپنے میں خدا کے واسطے
نور ذات کبریا شاہ شہباز خاں ہادی دیں
پیشواؤ اولیاء اصفیاء کے واسطے
سید برکت علی شاہ منظور کر اس خاک پاکی کی التجاء
محو کر دے عشق اپنے میں عما کے واسطے
سید برکت علی شاہ پیر میرا راہنما
ہو رہائی دو جہاں میں خاص ان کے واسطے
سید برکت علی شاہ دل نور ہو غفلت الہی دور ہو
بخشو خطا جو ہو گناہ آل نبی کے واسطے
سید فیض محی الدین شاہ آدید دے وقت نزع
اپنے پیر و مرشد و راہنما کے واسطے
سید اشفاق محی الدین کرم کر میری خطاؤں کو نہ دیکھ
اپنے آقا و مولا سید فیض محی الدین شاہ ماہ لقا کے واسطے
حل ہووے مشکل میری ان سب بزرگوں کے طفیل
یہ عاجز ہاتھ اٹھاتا ہے دُعا کے واسطے

شجرہ شریف کلاں

عالیہ قادریہ فاضلیہ بابرکت بافیض

رَب نون حمد ہزار ثنائیں پاک درود محمد تائیں
اہل بیت توں بل بل جائیں شاہ جیلاں توں قربان
یارب مشکل کریں آسان

اس عاجز دی ہووے عرض قبول رحمت ہووے رب رسول
ہر دم رہے وصال وصول ہستی دور رہے ہر آن
یارب مشکل کریں آسان

سید اشفاق محی الدین شاہ عالی در تے آوے جو سوالی
بھر دیندا اے جھولی خالی ہر منگتے دا رکھے مان
یارب مشکل کریں آسان

جگ وچہ سوہنا پیر میں پایا میرے سرتے اوہدا سایہ
سوہنے حق دا بھیت بتایا ولیاں دے وچہ اچا شان
یارب مشکل کریں آسان

سید فیض محی الدین! حسن رنگیلا حق مبین
لاٹاں مارے نور جبین روشن ہوئے کون و مکان
یارب مشکل کریں آسان

سید فیض محی الدین میرے پیر جس دی مینوں ہر دم دھیر
ہون ویندے نہ دلگیر دین دنی وچہ رکھے مان
یارب مشکل کریں آسان

حضرت سید برکت علی شاہ پیر جو عالی ہر مشکل تے کرن کشالی
ہستی دی چا توڑن جالی باطن کر دے رمز عیان
یارب مشکل کریں آسان

شاہ شہباز خاں ہادی پیر نور ظہور خدائے قدیر
خوب بتایا بھیت فقیر ان پر جان کروں قربان
یارب مشکل کریں آسان

کرم علی شاہ پیر جو پایا راہ حق کا خوب بتایا
الانسانیہ کو سمجھایا لکھ لکھ وار ہوواں قربان
یارب مشکل کریں آسان

سید پیر حسین شاہ سائیں میں دکھیا نوں چرئیں لائیں
تاں سب ہوون رد بلائیں کھڑا بیمار کرے فغان
یارب مشکل کریں آسان

نور احمد شاہ جی واہ واہ نور نبی علی کا عین ظہور
سر خدا کا وہ مستور جامعہ کامل وچہ انسان
یارب مشکل کریں آسان

سید محمد شاہ جی نوری ملک جہاں دے رہن حضوری
سب مقصد دی پاون پوری مہتر اندر زمین زمان
یارب مشکل کریں آسان

سید غلام غوث مکمل کریو آکر نظر تجمل
دین دنی وچہ رکھیو سنبھل میرا تھہ ول رہے دھیان
یارب مشکل کریں آسان

سید غلام قادر شاہ سائیں میں در عاصی کراں دعائیں
بھکھیا در اپنے تھیں پائیں توں ہیں داتا سگل جہان
یارب مشکل کریں آسان

بافیض

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً لله

بابرکت

فاضل شاہ ابوالفرح منخر غوث زماں قطب مقرر

عین عنایت کریو آ کر کھڑا اڈیکاں ہو حیران

یارب مشکل کریں آسان

شیخ محمد افضل داتا محرم ہو جس راز چھاتا

سبھناں دل توں اک کر جاتا شرف قلندر ہیں مستان

یارب مشکل کریں آسان

ابو محمد قطب معلّے مکھ پر برسے نور تجلی

سبھناں ہوندی دیکھ تسلی دھن دھن کہندے واہ سبحان

یارب مشکل کریں آسان

شیخ طاہر لاہور سمائے بندگی حضرت لقب دھرائے

سبھناں ان پر سیس نوائے روشن ہوئے وچہ عرفان

یارب مشکل کریں آسان

شاہ سکندر پیر ہمارے میں در گریا آن تمہارے

دین دنی سب تیرے ہارے خبر لیو آ قسم قرآن

یارب مشکل کریں آسان

کنیتھل ہوئے شاہ کمال رہندے اندر جذب جمال
 جتول دیکھن کرن نہال غوث مراتب قطب زماں
 یارب مشکل کریں آسان

شاہ فضیل فضل کر سائیاں میں تدھ اتوں گھول گھمایاں
 جوگن ہو در تیرے آئیاں در اپنے کا دیجیٹو دان
 یارب مشکل کریں آسان

شمس الدین گدا مقبول میں وچہ عصیاں بہت ملول
 لہ کر یو عرض قبول بخش لیو ہن میری جان
 یارب مشکل کریں آسان

شاہ گدا رحمن اُجالا جس نے پیتا پریم پیالہ
 مستی اندر ہو متوالا مخفی کیتا سرّ عیان
 یارب مشکل کریں آسان

شاہ ولایت شمس الدین نور حقیقت اہل یقین
 ہادی مطلق بدر معین ان پر حق کا بہت احسان
 یارب مشکل کریں آسان

شاہ عقیل کرم کر آئے ظاہر ہو کے بھیس وٹائے

حق نو چا اس بہت ملائے میں بھی کر دا عرض بیان

یارب مشکل کریں آسان

شاہ بہاؤ الدین منور سید حسنی ذات مقرر

نام لیا کر دیہو تصور شیریں ہووے پاک زبان

یارب مشکل کریں آسان

سید عبدالوہاب پچھانوں دین دنی وچہ روشن جانوں

قرب انہاں کا حق کر مانو جھولن جن کے لال نشان

یارب مشکل کریں آسان

شاہ شرف الدین سید پاک سر پر جن کے چھتر لولاک

دیہن سلامی سب افلاک رماں نازاں کرن گمان

یارب مشکل کریں آسان

سید عبد الرزاق آئینہ میں در تیرے کھڑا کمینہ

صاف کرو تم میرا سینہ رحمت بر سے ہو رضوان

یارب مشکل کریں آسان

شاہ جیلانی عبد القادر پیر ہمارے واہ واہ نادر
 سب خلقت نوں دیوں آور مسند جن کے عرش مکان
 یارب مشکل کریں آسان

میں ہاں عاصی تیرا چیرا ہور نہ کوئی تکیہ میرا
 در تیرے نت پاواں پھیرا بھاویں توں ہن جان نہ جان
 یارب مشکل کریں آسان

حضرت ابو سعید مخدومی میں وچہ عصیاں غفلت شومی
 آو تم حال کرو معلومی شیطان کر دا نفس زیان
 یارب مشکل کریں آسان

ابو الحسن علی قریشی پیر دشمن میرے بہت شریہ
 زہر آلودہ مارن تیر مدد کرو کجھ لائیو تان
 یارب مشکل کریں آسان

ابو یوسف طرطوسی شاہ مینوں تیری پشت پناہ
 وقت نزع دے کریں نگاہ دشمن ہووے رد شیطان
 یارب مشکل کریں آسان

عبدالواحد رہبر سائیں روزِ حشر دے ماراں ڈھائیں

جاں رب کچھے عمل تداہیں نہ کچھ پلے زور سراں

یارب مشکل کریں آسان

حضرت شیخ شبلی ہادی وچہ عرشاں دے کرن منا دی

بندل پکڑ دلاویں شادی راضی تیتھوں خود رحمان

یارب مشکل کریں آسان

حضرت شاہ جنید بغدادی وقت ترازو ہوویں ہادی

جان پھڑ دفتر کریں کشادی پورا تولیں وچہ میزان

یارب مشکل کریں آسان

حضرت سری سقطی رہبر پار کریں چاہل تھما سرور

میں ہاں بندہ تیرا پرور جاں ہوویں توں کشتی بان

یارب مشکل کریں آسان

حضرت خواجہ معروف معترف جگ وچہ جن کا پیا تصرف

دیکھ فرشتے کرن مصاعف واہ واہ رتبہ ان کی شان

یارب مشکل کریں آسان

موسیٰ رضا ہیں خاص امام عالم جن کا سبھی غلام
جن فرشتے کرن سلام میں درگریا ان کے آن
یارب مشکل کریں آسان

امام کاظم ہیں میرے پیر میں در ان کے محض فقیر
عرض کراں ہو بہت ظہیر تاں وچہ دنیا ہاں غلطان
یارب مشکل کریں آسان

ذات مقدس ہوئے امام جعفر صادق جن کا نام
میں پر فضل انہی کا عام وہی وہی میرا تکیہ تان
یارب مشکل کریں آسان

حضرت امام باقر کی ذات واہ واہ انکے نیک صفات
عالی ان کے ہیں درجات کیا تعریف اس کراں بیان
یارب مشکل کریں آسان

زین العابدین وہ غمخوار کرن شفاعت روز شمار
امت لے سب لنگھن پار وچہ بہشتاں دیہن امان
یارب مشکل کریں آسان

شاہ شہنشاہ امام حسین نبی علی کے نورالعین
 علی ولی کے وہ سکھ چین سب شہیداں میں غفران
 یارب مشکل کریں آسان

اسد اللہ الغالب غازی جان شان ہے جن کی وچہ قرآن
 علی ولی توں ہاں قربان سب فقر پر ہیں سلطان
 یارب مشکل کریں آسان

سِرّ نبیاں سِرّ نبی رسول میں اس کیتا دین قبول
 پڑھیا کلمہ ہو مقبول واہ برحق محمد ﷺ جان
 یارب مشکل کریں آسان

یا رب برکت نبی کریم خاص بزرگاں اہل یقین
 تاں وچہ دنیا رہاں مقیم اوڑک ہووے امن امان
 یارب مشکل کریں آسان

پیر میرے حضرات تمامی! میں گل رکھدا طوق غلامی
 انہاں دراں سگ رہاں مدامی کلکڑا بھیج دیو بھر خوان
 یارب مشکل کریں آسان

ختم نبی ختم رسل! ہے وچہ نبیاں ماہ چوگل
ہادی سبھنا پیش امام! خادم جن کے زمیں زماں
یارب مشکل کریں آسان
جو کوئی شجرہ قادر پاک پڑھے سنے کر نال اتفاق
وڑے بہشتیں چڑھ افلاک ضامن ان کے شاہ جیلان
یارب مشکل کریں آسان

مقدمہ

☆ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کی حیاتِ جاوداں کا تذکرہ دراصل سفرِ نور الہی و مصطفائی ہے۔ اس کتاب کے آغاز میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے مطابق چونکہ اللہ تعالیٰ اکیلا تھا۔ اُس نے اپنے نور سے حضرت محمد ﷺ کا نور علیحدہ کیا۔ پھر اس نور سے کل خلایق پر مشتمل کائنات تخلیق کی اس کائنات کی تمام تخلیقات (کثرت دنیا) اپنے مالک کی مظہر ہیں اور دوسرے لفظوں میں یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ حضور پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے مظہر ہیں اور کائنات کی ہر ذی روح شے حضرت محمد ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی مظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ایک حدیث قدسیہ کے مطابق جو میرا ہو گیا ”عبدہ“ تو میں اُسے رہنے نہیں دیتا میں اُس کے ہاتھ، پاؤں، زبان، کان، آنکھ بن جاتا ہوں۔ چونکہ حضور پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ میں ”عبدہ“ ہوں اس سے مذکورہ حدیث کے مطابق حضور پاک ﷺ کا جو وجود ہے وہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح آیت نمبر 10 میں فرمایا ہے کہ: ”جو لوگ آپ ﷺ سے بیعت کر رہے ہیں (تو واقع میں) اللہ تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں خدا کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے“

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ کہا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس کے یہ ہاتھ ہیں باقی وجود بھی اُس کا ہے۔

ایک حدیث قدسیہ: ”كنت كنزا مخفيا فاحبت ان اعرف

فخلقت الخلق لكي اعرف“ ترجمہ: ”میں ایک چھپا ہوا خزانہ ہوں

میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو میں نے خلق کو پیدا کیا اور پہچانا گیا“ اس سے یہ

ثابت ہوتا ہے کہ حضور پاک ﷺ کا وجود اقدس ایک خاص خزانہ ہے۔ باقی

تمام خزانے اس ایک خزانے کے محروم منت ہیں تو ایک اور حدیث کے مطابق

جس کو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے اس حدیث

میں حضور پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ: ”میرے پاس تمام دنیا کے خزانوں کی

چابیاں ابلق (چترے) گھوڑے پر لاد کر لائیں گئیں جس پر جنتی ریشم کی چادر

ڈالی ہوئی تھی اور وہ میرے حوالے کر دی گئیں“ جو عبد الرحمن جوزی کی کتاب

الوفا باحوال مصطفیٰ کے صفحہ 431 پر درج ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ محمد ﷺ کا

وجود اللہ تعالیٰ کا پاک وجود ہے جو یہ خزانہ ہے اس کی چابیاں حضور پاک ﷺ

کو سونپ دی گئیں ہیں اب اس وجود کا سفر شروع ہوتا ہے۔ حضور پاک ﷺ

کے دست مبارک پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت کی تو رسولی وجود

حاصل کر لیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضور پاک ﷺ کا وجود موجود ہونے کی مختلف احادیث نے تصدیق کر دی ہے۔ دیکھیے کتاب (مخزن فیض) کے صفحہ 115، حدیث نمبر 4، میں حضور پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ: ”جس کا میں مولا اُس کا علی مولا“ اس کے علاوہ صفحہ 120، حدیث نمبر 19 پر یہ فرمان ہے کہ: ”اے علی! میرا گوشت تیرا گوشت اور تیرا گوشت میرا گوشت ہے“ اس کے بعد یہی پاک رسولی وجود حضرت امام حسین علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کی تو یہ وجود حضرت امام حسین علیہ السلام کو ملا تو حضور پاک ﷺ نے ایک اور حدیث (کتاب مخزن فیض) صفحہ 118، حدیث نمبر 12 میں فرمایا کہ: ”حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں“ اس طرح نور الہی و مصطفائی حضرت امام زین العابدین سے ہوتا ہوا جناب حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا اور جناب حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے مختلف واسطوں سے سفر کرتا ہوا یہ پاک وجود جناب حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کے پاس آ گیا۔ جس کی وجہ سے ہر طرف برکت، برکت ہی ہو گئی۔ نور الہی و مصطفائی کا یہ سفر حضور پاک ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شروع ہوا ہے اور یہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا

اس نورانی وجود کے سفر نے مختلف مقامات پر مختلف لوگوں کو مستفید کیا اور ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ حضور پاک ﷺ سے واصل کر کے دوست اور اولیا اللہ کے درجات عطا کیے۔ دیکھیے شجرہ شریف خوردا وکلاں صفحہ نمبر 240 تا 253 اوپر کی سطروں میں جس خزانہ (کُنْتُ كَنْزاً) کا ذکر کیا گیا ہے اس کی وجہ سے کائنات کو وسعت عطا ہو رہی ہے یہ خزانہ جس کسی کو نصیب ہو گیا وہ انسان پھر کسی دوسرے خزانے کی طلب نہیں رکھے گا اور نہ ہی رہتی ہے:

تو نے اپنا آپ دے کر احسان کیا مجھ پر

اُٹھتے نہیں ہیں ہاتھ اب کسی دعا کے لئے

☆ اس خزانے کی کئی اقسام ہیں اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کو مختلف صفات سے نوازا ہے مثلاً کہیں مشکل کشائی عطا کی ہے اور کہیں مردہ دین زندہ کرنے کی صفت (محی الدین) عطا کی ہے کہیں لوگوں کی دستگیری (مختلف حاجات پوری کرنے) کے لیے دستگیر بنا دیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے دوستوں نے اس پاک رسولی وجود کی بدولت مختلف علاقوں میں عوام الناس کی حاجات پوری کر کے خدمات سرانجام دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دوستوں کے پاس مختلف مذہب، ذات، رنگ، نسل کے لوگ اپنی حاجات پوری کرنے کے لیے حاضری

دیتے رہے ہیں، دے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے بلکہ ان لوگوں نے غریبوں اور مسکینوں کو زیادہ ترجیح دی ہے۔

☆ ایک ہندو دلو رام کوثری لکھتا ہے کہ میں حضور پاک ﷺ کے در پر جھولی پھیلا کر گیا تو آپ ﷺ نے میرے تمام گناہ معاف کر دیئے اور میری شفاعت کر دی:

عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں

صرف محمد ﷺ پہ مسلم کا اجارہ تو نہیں

☆ ذرا غور کریں کہ خواجہ معین الدین چشتی صاحب بغیر کسی نسلی امتیاز کے اسی

وجود کی بدولت برصغیر ہندو، پاکستان میں عوام الناس کی حاجات پوری کر رہے ہیں

☆ ہمارے محبوب پیشوا سرکار جناب حضرت سید عبدالقادر جیلانی محبوب ربانی اور

آپ کے نمائندے پوری دنیا میں لوگوں کو نورِ ہدایت عطا اور دوسری تمام حاجات

پوری کر رہے ہیں مثلاً کسی کو اولاد ذریعہ معاش اور بیماریوں سے نجات اور شفاعت

عطا کر رہے ہیں یہ سب اسی وجودِ ازلی کی وجہ سے ہے اور یہ نورِ ہدایت قیامت

تک چلتا رہے گا۔

☆ اس پاک وجود کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام

نے اپنی نبوت کی نسبت حضور پاک ﷺ کی امت میں سے ہونے کو ترجیح دی ہے

اور افلاطون جیسے مفکروں نے بھی اس کی طلب کی ہے۔ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کا فرمان ہے:۔

ترسدے گئے پیامبر جس نون اوہ نعمت ورتاواں

کفر ضلالت وچوں کڈھاں کو بجیاں نون گل لاواں

☆ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب نے اسی بنا پر مختلف مذاہب، رنگ، نسل اور ذات کے لوگوں کو نورِ ہدایت عطا کر کے اُن کو دیدارِ الہی سے نوازا اور جو گناہ گار دوزخ کے کنارے پر کھڑے تھے اُن کو گناہوں سے توبہ کروا کر اُن کی عاقبت اور آخرت سنواری۔ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب کے حالاتِ زندگی میں باغورِ نظر دیکھا جائے تو آپ نے اپنی زندگی کے ایک لمحے کو ضائع نہیں کیا اور دن رات ایک کر دیا۔ اپنے آرام، صحت کو یکسر نظر انداز کر دیا اور اپنے پیشوا سرکار پیر شہباز خاں کی خدمت کے لئے دن رات ایک کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے دوستوں کو نورِ ہدایت عطا کرنے اور اُن کی تربیت کے لئے موسم کا خیال نہ کیا۔ اگر بارش ہو رہی ہے تو بارش میں بھیگتے ہوئے دوستوں کے بھلے کی خاطر اُن کے ہاں پہنچے ہیں۔ سفر کے لیے اگر کسی سواری کا انتظام نہیں ہو سکا تو آپ نے کئی کئی میل تک پیدل سفر کیا۔ ایک دوست کے ہاں گھر میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے ساری رات

بارش میں پیڑی پر بیٹھ کر گزار دی۔

☆ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بازار میں ایک عورت جس کا رنگ سیاہ اور منہ پر ماتا کے داغ تھے اور کپڑے بھی میلے کچلے تھے اُس نے بازار میں کھانا بیچنے کے لیے رکھا ہوا تھا دوست کہتے ہیں کہ وہاں سے کھانے کو جی نہیں کرتا تھا لیکن آپ نے بمعہ دوستوں کے اس عورت سے لے کر کھانا کھایا۔

☆ ایک دفعہ سخت گرمی کے دنوں میں ایک بوڑھی عورت آپ کے در پر آئی تو دوستوں نے کوئی توجہ نہ دی تو وہ عورت روتی چلاتی واپس جا رہی تھی کہ آپ کو خبر ہو گئی آپ نے دوستوں کو پیار محبت سے سمجھایا کہ جاؤ اُس عورت کو واپس لے آؤ۔ اُس کو ٹھنڈا پانی اور کھانے سے اُس کی خدمت کرو۔

☆ آپ کا پیشہ کھیتی باڑی تھا آپ رات کو پیشوا سرکار کی خدمت میں گزارتے اور دن کو کھیتی باڑی کرتے تھے۔ آپ نے اس کام کے لیے نوکر چاکر بھی رکھے تھے۔ آپ ان کو بڑے اخلاق، پیار محبت اور جی کہہ کر پکارتے تھے۔ موضع کے دوسرے معزز لوگ چوہدری، خان وغیر کہنے لگے کہ حضرت پیر سید بרכת علی شاہ صاحب نے اپنے نوکروں کو جی جی کہہ کر بیگاڑ دیا ہے۔ ان کو دبا کے رکھنا چاہیے تھا یہ لوگ اوائے توئے اور سختی کے لائق ہیں ”تسی انہاں نوں خاں صاحب اور چوہدریاں

دے نال رلا دتا ہے۔“ حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہم نے سرنذرانہ دے کر جی کہنا سکھا ہے۔ اس اوئے توئے دی بولی وچوں ہمیں خودی کی بو آتی ہے۔ میں صدقے اپنے پیشوا سرکار پیر شہباز خاں کے جس نے ہمیں یہ سبق سکھایا اور جی جی کر کے ہم نے وصل کی لذت حاصل کی ہے۔

☆ ایک دن حضرت پیر سید برکت علی شاہ صاحب موضع شریں شکر تشریف لے گئے یوں ہی دوستوں کو حضور میاں صاحب کی تشریف آوری کا علم معلوم ہوا تو دوست پروانہ وار حضور میاں صاحب کی خدمت میں جمع ہونے لگے۔ وہاں ایک دوست علی بخش مرانی تھا پیشہ کے لحاظ سے وہ گدائی کیا کرتا تھا اُس کی بیوی جیونی نے اُسے کہا کہ سارے دوست اپنے گھر نیاز پیشوا سرکار سے منظور کرواتے ہیں تو نے کبھی نیاز منظور نہیں کروائی تو کیسا مرید ہے اس طرح علی بخش مرانی نے بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزاری کہ جناب میری نیاز منظور کرو۔ حضور میاں صاحب نے فرمایا کہ علی بخش اگر آپ کا یہی ارادہ ہے تو جو اناج تیرے گھر میں موجود ہے مثلاً چنے، جو، گندم، باجرہ، مونگ، موٹھ اور مکئی ہے ان کو پیس لو اور ان میں نمک پیاز اور مرچ رگڑ کر ملاؤ اور مستی روٹی پکاؤ۔ ہمیں یہ نیاز منظور ہے۔ علی بخش دوست نے حضور میاں صاحب کے حکم کے مطابق نیاز تیار کی

حضور میاں صاحب نیاز کھا کر جہاں بھی گئے اس نیاز کی بہت تعریف کرتے کہ ایسی نیاز کبھی نہیں کھائی۔ اس طرح حضور میاں صاحب نے غریب دوست کا بھرم رکھنے کے لیے نیاز کی تعریف کی۔

☆ ایک دفعہ دو سنیا سی ماہر کیمیا گر آپ کے دربار میں آئے تو آپ حضور میاں صاحب نے دوستوں کو فرمایا کہ ان کو حقہ پانی دو بڑی دور سے آئے ہیں۔ دونوں حقہ پینے لگ گئے اور دونوں نے آپس میں آنکھوں سے اشارے کیے کہ حضور میاں صاحب کو آزما یا جائے۔ وہ حقے کی چلم اٹھا کر باہر لے گئے اور تمباکو پلٹایا تو پتھر کی کنکری کے بدلے سونے کی ڈلی رکھ دی۔ پھر تھوڑی دیر حقہ پینے کے بعد واپس چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد چلم کو پلٹایا تو اس میں سے سونے کی وزنی ڈلی نکلی۔ آپ حضور میاں صاحب نے فرمایا کہ اسے سامنے والے طاق میں رکھ دو۔ دو سال تک وزنی سونے کی ڈلی وہی پڑی رہی۔ کافی مدت کے بعد دونوں سنیا سی آئے اور حضور میاں صاحب سے کہنے لگے کہ ہم دو سال پہلے حقے کی چلم میں سونے کی ڈلی رکھ کر گئے تھے۔ حضور میاں صاحب نے دوست کو اشارہ کیا کہ طاق میں ڈلی پڑی ہوئی ہے ان کو دے دو۔ تو وہ سنیا سی لے کر حیران و پریشان ہوئے۔

☆ مذکوہ بالا حالات کو پڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کہ مطابق ”اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے“ اور یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان حق ہے اور یہ سارا سلسلہ حضور پاک ﷺ کے پاک رسولی جنم کا نتیجہ ہے اور اس وجود کا سفر جاری ہے اس سلسلہ میں دربار عالیہ قادر یہ فاضلیہ بابرکت بافیض کوٹ شریف سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

نوٹ

☆ اس کتاب میں مخفی اشاروں کو سمجھنے کے لیے ذیل کی ہدایت پر عمل کریں:-

دو زانو بیٹھ کر، شوق و نیاز و عجز اور ایثار و محبت کے سانچے میں ڈھل کر خشوع و خضوع سے اپنے پیشوا سرکار سے رجوع کریں۔

اے ذاتِ پاک، بابرکت بافیض، ازل سے ابد تک ہو گا نشاں تیرا
تھا، ہے، نہ ہو گا کوئی نشاں میرا

بابرکت

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً لله

بافیض

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَأٰلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَزْوَاجِهِ

أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ

أَمِينَ

تمت بالخیر

بافیض

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاً اللہ

بابرکت

خوشخبری

سالانہ عرس پاک

21 تا 23 ستمبر بمطابق 5 تا 7 اسوج

در بارکوٹ شریف

سالانہ عرس پاک

حضرت سید برکت علی شاہ صاحب

21-22 دسمبر بمقام: (دنیا پور) قطب پور شریف ڈیرہ ڈوگراں

سالانہ عرس پاک

حضرت سید فیض محی الدین شاہ صاحب

21-22 فروری بمقام: در بارکوٹ شریف

ختم گیارہویں شریف

ہر ماہ چاند کی دس تاریخ

ختم بڑی گیارہویں شریف

چونگی نمبر 8، عارف والا روڈ، بورے والا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اقراء كتابك

ذلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين

عظيمة ذكره
سید برکت علی شاہ
اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ جناب
صاحب قادری

یعنی
مذکر الکرامہ سیرت و تراویح الہی و مصطفائی

بابیل حضرت جناب پیر سید فیض محی الدین شاہ صاحب قادری

تالیف و ترتیب

امراء الوقت جانشین حضرت پیر سید اشفاق محی الدین شاہ صاحب قادری